شخصیت ساز اقوال اور پرحکمت نکات کا مجموعہ

حکمت کے موتیوں کی تلاش میں رہنے والوں کے لیے قیمتی تحفہ

خوانِ حکمت

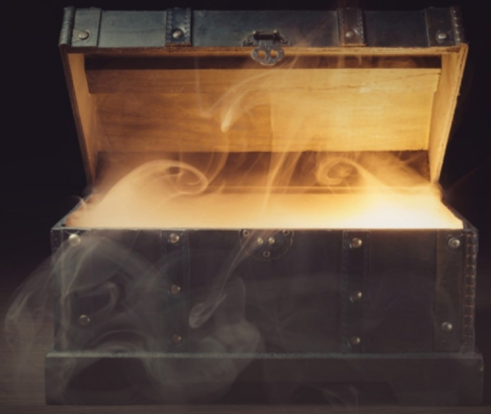

محمد سلیم رضوی

(پرنسپل الکافی اسلامک اکیڈمی کراچی)

DARUT TAHQIQAT INTERNATIONAL

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

کتاب یا رسالے کا نام:

خزانِ حکمت

مصنف، مؤلف:	محمد سلیم رضوی
موضوع:	اقوال و فرامین
ناشر:	SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
پیشکش:	DARUT TAHQIQAT INTERNATIONAL
ڈیزائننگ اور کمپوزنگ:	PURE SUNNI GRAPHICS
سنہ اشاعت:	OCTOBER 2022
صفحات:	150

© All Rights Reserved.
SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
POWERED BY AMO

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

شخصیت ساز اقوال اور پر حکمت نکات کا مجموعہ

حکمت کے موتیوں کی تلاش میں رہنے والوں کے لیے قیمتی تحفہ

خوانِ حکمت

از قلم:

محمد سلیم رضوی

ناشر:

Sabiya Virtual Publication

CONTENTS

(اس فہرست میں کسی بھی عنوان پر فقط ایک کلک کرنے سے آپ متعلقہ صفحے پر جاسکتے ہیں۔)

ایک اہم وضاحت 4

پیر کرم شاہ ازہری صاحب کے اقوال ماخوذ از کتاب "جیت کی جانب" 5

ملفوظات حافظ ملت علامہ عبدالعزیز مبارکپوری علیہ الرحمہ 62

ملفوظات حافظ ملت، مولانا اختر حسین فیضی مصباحی 65

بُزرگانِ دین کی باتیں 65

فرامینِ حضرت مَیمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ 65

فرامینِ حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ 67

فرامینِ حضرت شُمَیط بن عَجلان رحمۃ اللہ تعالی علیہ 68

فرامینِ حضرت محمد بن منکدر رحمتہ اللہ تعالی علیہ 68

فرامینِ حضرت زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ 68

فرامینِ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ 68

فرامینِ حضرت سفیان بن سعید ثوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ 69

فرامینِ حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ 69

فرامینِ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالی علیہ 70

فرامینِ حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ 70

فرامینِ حضرت عبداللہ بن عون رحمتہ اللہ تعالی علیہ 70

فرامینِ حضرت احمد بن حرب رحمۃ اللہ تعالی علیہ 71

فرامینِ حضرت یحیی بن خالد رحمۃ اللہ تعالی علیہ 71

فرامینِ حضرت محمد بن کعب قُرظی رحمۃ اللہ تعالی علیہ 71

فرامینِ حضرت ابوحازم رحمۃ اللہ تعالی علیہ 72
فرامینِ حضرت یحیی بن ابوکثیر رحمۃ اللہ تعالی علیہ 72
فرامینِ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ 73
فرامینِ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ 74
فرامینِ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ 74
فرامینِ حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالی علیہ 75
ارشاداتِ امام زین العابدین علیہ الرحمہ 75
امیرِ دعوتِ اسلامی کے ارشادات 78
گفتگو کے آداب اور فضول باتیں 89
حکیم الامت (مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ) کے حکمت بھرے اقوال 118
سیدنا امام احمد کبیر رفاعی علیہ الرحمہ کے ملفوظات 119
حضرت بابا بلھے شاہ علیہ الرحمہ کے مبارک ارشادات 121
فرامینِ امام باقر علیہ الرحمہ 122
اقوال کا انسائیکلوپیڈیا 125
ہماری اردو کتابیں: 144

ایک اہم وضاحت

صابیا ورچوئل پبلی کیشن مختلف ذرائع سے موصول شدہ مواد کی اشاعت کر رہی ہے۔ کئی لکھنے والے اپنا سرمایہ ہمیں شائع کرنے کے لیے ارسال فرمارہے ہیں۔ ہم ایک اہم وضاحت بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں اور رسالوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ بالکل ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے اور پھر علماے اہل سنت کی کتابوں کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا جارہا ہے جن کے بارے میں کسی کو کوئی شک نہیں ہونا چاہیے اور پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی وغیرہ غلطیوں کی تو جو اشاعت خاص ہماری جانب سے ہوتی ہے یعنی وہ کتابیں اور رسالے جو **"ٹیم عبد مصطفی افیشل"** کی پیشکش ہوتی ہے ان کی ذمہ داری ہم لیتے ہیں اور جو ہمیں دوسرے ذریعوں سے موصول ہوتا ہے ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے۔

ٹیم عبد مصطفیٰ آفیشل کی علمی تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہٰذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں اطلاع فرمائیں۔

عبد مصطفیٰ آفیشل

دار التحقیقات انٹرنیشنل تعارف واہداف:

دار التحقیقات انٹرنیشنل علاقائی لسانی اور عصبی خیالات سے مبرا خالصۃ مذہبی اور اسلامی ٹیم ہے، جس کا مقصود بطورِ خاص تحریر اور تصنیف کے ذریعے تبلیغِ دین کرنا ہے، تحریر و تصنیف کی اہمیت و ضرورت سے کسے انکار؟ کہ علم جو کہ مردہ قوموں کو زندگی دیتا اور بے مروت لوگوں کو جینے کا ڈھنگ سکھاتا ہے، اس علم کو محفوظ کرنے کا بہترین ذریعہ تحریر و تصنیف ہے لیکن۔۔۔افسوس تحریر و تصنیف کا سلسلہ بھی قدرے ماند پڑتا جارہا ہے، ولہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ نسلِ نو کو تحریری ذہن دیا جائے،

الحمد للہ عزوجل

دار التحقیقات کا ایک بنیادی مقصد: مختلف ممالک کے علمائے کرام اور محررین حضرات کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کرنا جس کے ذریعے اچھے پیمانہ پر اسلام کی خوب صورت تعلیمات لوگوں تک پہنچ سکیں،

دار التحقیقات انٹرنیشنل کے اہداف:

دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے بالخصوص اور اسلام سے تعلق رکھنے والوں کے لئے بالعموم دینی کتب کا آسان اور جدید انداز میں ترجمہ، وتشریح کرنا، سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمز پر دروس و خطابات کے ذریعے دنیا کے مختلف ممالک کے لوگوں تک تعلیماتِ اسلام پہنچانا، دنیا بھر میں اسلام کے خلاف اٹھنے والے فتنوں کی روک تھام کے لئے لائحہ عمل کی تیاری اور اس کے نفاذ کے لئے کوشاں رہنا،

علماء وطلبا سے گزارش:

علمائے کرام و طلبائے عظام سے التماس ہے کہ ہمارے دست و بازو بنیں، اپنی تحریری صلاحیتوں کے ذریعے دینِ متین کی خدمت کریں،

اخوکم عبد المصطفیٰ سعدی الازہری (جامعۃ الازہر مصر)

رکن دار التحقیقات انٹرنیشنل

جو محررین حضرات اس خوب صورت کاروان کا حصہ بننے کے خواہش مند ہیں وہ اس واٹسیپ نمبر پر میسج کریں: 923130554608+

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء و المرسلین اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ عزوجل کے فضل سے احقر کی تالیف **"جہان حکمت"** کو بہت پذیرائی حاصل ہوئی اور کئی احباب نے پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ یوں تو "جہان حکمت" کی اشاعت کے وقت ہی اس کے دوسرے حصہ یعنی **"خوان حکمت"** کی اشاعت کا ارادہ تھا لیکن یہ کام اتنی جلد ہو جائے گا اس کا اندازہ نہیں تھا۔ خوان حکمت کی تکمیل میں دوستوں کے اصرار کو بڑا دخل ہے جنہوں نے مجھے جلد از جلد دوسرا حصہ مکمل کرنے پر مائل کیا۔

اس کتاب کے حوالے سے چند باتیں عرض کرتا چلوں۔۔۔

"جہان حکمت" کے مقابلے میں آپ اس میں حوالہ جات کا اہتمام دیکھیں گے۔ اس کتاب میں دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتب و رسائل سے کافی اقوال لیے گیے ہیں۔

اس کتاب کی تالیف میں برادرم **مولانا ثقلین ترابی** حفظہ اللہ تعالی کا بہت زیادہ تعاون شامل رہا ہے۔ انہوں نے میرے کام کو بہت سہل کر دیا۔ اللہ کریم انہیں جزائے خیر سے نوازے۔ ان کا ساتھ میسر آنے کے بعد احقر نے اس سلسلہ حکمت کو دراز کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان شاء اللہ جلد اس طرز کی مزید کتابیں آپ کو دیکھنے اور پڑھنے کو ملیں گی۔

دعاگو و دعاجو

احقر سلیم رضوی

تقریظ

مصنف کتب کثیرہ، حضرت **علامہ مولانا محمد شہزاد قادری ترابی**

دام ظلہ العالی

زیر نظر کتاب "**خوان حکمت**" واقعتا "خوان حکمت" ہے۔ اس کی سطر سطر سے حکمت کے چشمہ پھوٹتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ یوں تو بازار میں "اقوال و ملفوظات" پر کئی کتب بآسانی مل جاتی ہیں لیکن "**مولانا محمد سلیم رضوی**" صاحب کی یہ تالیف ان سب سے منفرد اور ان پر فائق ہے۔

مجھے خوشی ہے کہ مولانا نے قلم و قرطاس سے اپنے تعلق کو بحال رکھا ہوا ہے ورنہ درس و تدریس اور جن دیگر مصروفیات و الجھنوں میں مولانا گرفتار ہیں اسے دیکھ کر مشکل ہی کسی کو یقین آئے کہ مولانا اس معیار کی تالیف بھی کر سکتے ہیں۔ مجھے پوری امید ہے کہ ان شاء اللہ حضرت کے قلم سے حکمت کے پھول کھلتے رہیں گے اور گراں قدر تصانیف و تالیفات کا سلسلہ جاری رہے گا۔

آخر میں اس بات کو دہرانا چاہتا ہوں کہ یہ کتاب، کوئی اقوال کے حوالے سے ملنے والی عام دستیاب کتب کی طرح نہیں ہے۔ ایک ایک قول اس قابل ہے کہ اسے بغور پڑھا جائے اس میں تفکر کیا جائے اور شاہراہ زیست پر کامیابی کے سنگ میل عبور کیے جائیں۔ میں آپ سے کہوں گا اس کتاب کو دیگر کتب کی طرح روانی سے پڑھنے کے بجائے ٹھہر ٹھہر کر اور ہر قول کو سمجھ سمجھ کر پڑھیں چاہے ایک دن میں چند اقوال ہی پڑھ سکیں۔ دعا ہے کہ اللہ کریم حضرت مولانا محمد سلیم رضوی صاحب کے علم و عمر میں برکتیں عطا فرمائے۔ اور حضرت جو اس سلسلہ کی بارہ کتابیں تیار کرنے بالالفاظ دیگر **بارہ ہزار پر حکمت اقوال** کا انسائیکلوپیڈیا تیار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اللہ کریم اس کام کو ان کے لیے آسان فرما کر تکمیل و قبولیت کی توفیق و نعمت عطا فرمائے۔ آمین

پیر کرم شاہ ازہری صاحب کے اقوال ماخوذ از کتاب "جیت کی جانب"

1: منزل کا تعین کیے بغیر کوئی بھی کاوش کارگر ثابت نہیں ہوتی۔

* * *

2: منزل کا تعین کرو، بغیر منزل کے تھک کر چور ہو جاؤ گے، لیکن حسرت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

* * *

3: دیوانہ وہ ہے جو بغیر منزل کے چلتا رہتا ہے اور فرزانہ وہ ہے جس کا ہر قدم منزل کی طرف اٹھتا ہے۔

* * *

4: قدم اٹھانا تیرا کام ہے اور پھر منزل تک پہنچانا اس (اللہ) کا کام ہے۔

* * *

5: دنیا بھی بڑی میٹھی ہے، دولت و ثروت میں بھی بلا کی کشش ہے، اس کا جاہ و جلال بھی دل موہ لینے والا ہے، لیکن یہ سب کچھ اس وقت تک ہے جب تک حسن ازل آنکھوں سے مستور ہو۔

* * *

6: رضائے الٰہی کے بغیر کوئی ایک چیز (بھی ایسی) نہیں جو انسان کا مقصد حیات بن سکے۔

* * *

7: جس طرح قبولیت نماز کے لئے چہرے کا سوئے قبلہ ہونا شرط ہے، اسی طرح کسی بھی عمل کی قبولیت کے لئے دل کی سوئی بسوئے رضائے الٰہی ہونا شرط اولین ہے۔

* * *

8: اسلام کی ساری تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنی ہر چیز کو اپنے مالک حقیقی کی رضا کے لئے قربان کر دینا۔

9: جن کی زندگی کا مقصد، مرکز اور محور خدا کی رضا ہو، وہی مجاہد ہیں۔

* * *

10: اللہ تعالیٰ کی رضا ہی ہماری منزل ہو اور اس کی تائید و نصرت ہی ہمارا زاد راہ ہو۔

* * *

11: منزل صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے رسول مکرم حبیب معظم ﷺ کی خوشنودی کا حصول ہے، اس منزل تک رسائی کی سعادت فقط ان خوش نصیب لوگوں کو ہوتی ہے جو عمر بھر خلوص نیت سے اس کے دین کی سربلندی کے لیے اپنی جملہ صلاحیتیں اور وسائل وقف کر دیتے ہیں۔

* * *

12: منزل رضا کے راستہ پر پھول بچھے ہوئے نہیں ہیں کہ آپ خراماں خراماں چلے جائیں گے، بلکہ اس راستہ میں گمنامی کے کنوئیں، بازار مصر کی رسوائی، محلاتی زندگی کی راہزنی اور طویل قید و بند کی سختیاں ہیں، اگر ان مرحلوں سے ثابت قدمی سے گزرنے کی ہمت ہے تو آؤ! بسم اللہ۔

* * *

13: بے شک اہل عشق و محبت تو فقط اسی کے متلاشی رہتے ہیں، محبوب حقیقی کی خوشنودی سے کم وہ کسی چیز پر مطمئن نہیں ہوتے۔ ان کی شب بیداریاں، ان کی ریاضتیں اور ان کی آہ و زاریاں اسی لئے تو ہوتی ہیں کہ ان کا محبوب ان پر راضی ہو جائے۔

* * *

14: کیا یہ بہتر نہیں کہ آج جب کہ در رحمت کھلا ہے اور تھوڑی سی کوشش سے اللہ تعالیٰ کو راضی کیا جا سکتا ہے تو کیوں نہ اس موقع کو غنیمت سمجھا جائے اور اپنے رب کریم کو راضی کر لیا جائے، دنیا کی متاع قلیل کی خاطر جو ضرورت اور مشکل کے وقت کھوٹا سکہ ثابت ہوگی، اپنے مولائے کریم کو ناراض کر لینا آخر کہاں کی دانشمندی ہے؟

15: بندہ بندے سے کبھی راضی نہیں ہوا، آپ ایک بندے کے لاکھوں کام کریں اور کسی موقع پر اس کا ایک کام نہ کریں، تو وہ ہر کیے ہوئے پر پانی پھیر دے گا اور اس کام کے نہ ہونے کی وجہ سے آپ سے ناراض ہو جائے گا۔ اس لئے زندگی میں کبھی بھی کوئی کام کسی بندے کی رضا کے لئے نہ کریں بلکہ جو بھی کام کریں صرف اللہ کی رضا کے لئے کریں، کیونکہ صرف یہی وہ ذات ہے جو اپنے بندوں سے بہت جلد راضی ہو جاتی ہے اور ہمیشہ راضی رہتی ہے۔

* * *

16: ہم بندے ہیں اور بندے کا کام اپنے رب کی توفیق سے قدم اٹھانا ہے۔ منزل پر پہنچانا اس کریم کا کام ہے۔ مخالفین کی پرواہ نہ کیا کریں، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے قدم بڑھاتے چلیں، اندھیرا خود ہی دور ہوتا جائے گا۔

* * *

17: ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم خلوص نیت اور پوری دل سوزی کے ساتھ منزل محبوب کی طرف لوگوں کو دعوت دیں اور اس کارواں کے حدی خواں بنیں جو منزل حبیب کی طرف رواں دواں ہے، اب کون قافلہ میں شامل رہتا ہے اور دیدار یار سے شاد کام ہوتا ہے اور کون بچھڑ جاتا ہے اور راستہ کے پیچ وخم میں گم ہو کر رہ جاتا ہے، یہ ہماری ذمہ داری نہیں۔ ہمیں اپنا فرض پوری یکسوئی اور ثابت قدمی سے انجام دیتے رہنا چاہیے۔

* * *

18: جن مسافر کے سامنے رضائے الٰہی کی منزل ہو، وہ دائیں بائیں سے اٹھنے والی آوازوں کی طرف توجہ نہیں دیتا۔ کیونکہ اسے ایسے کاموں کے لئے فرصت ہی نہیں۔

* * *

19: زندگی کے راستہ میں کئی نشیب وفراز آتے ہیں۔ باہمت لوگ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیے ہوئے، اپنی

منزل کی طرف رواں دواں رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے مقصد میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔

* * *

20: وہ شخص جو اپنی زندگی اسلام کی سربلندی کے لئے وقف کرنا چاہتا ہو اور دنیا کے گوشے گوشے میں اس پیغام حق کو پہنچانے کے لیے میدان میں نکلنا چاہتا ہو، اس کے لئے ناگریز ہے کہ پہلے وہ تزکیہ قلب اور تربیت نفس کے کٹھن مرحلہ کو کامیابی سے طے کرے۔ اگر اس میں ذرا بھی خامی باقی رہ گئی تو اس کی ادنٰی سی لغزش اسلام کے وقار کو سخت نقصان پہنچانے کا باعث بنے گی۔

* * *

21: وہ آنکھ جو عالم ارواح کے اسرار و لطائف کو دیکھ سکتی ہے، وہ تو اس وقت روشن ہوتی ہے جب ریاضت و مجاہدات، تزکیہ نفس ہو اور دل کا آئینہ چمکنے لگے۔

* * *

22: جب ایک انسان اپنے تن کی اقلیم (سلطنت) کو فتح کرتا ہے، تو کبھی اسے بایزید اور کبھی ابوالحسن خرقانی بنادیا جاتا ہے۔

* * *

23: اپنا اخلاق و کردار اتنا بلند رکھو کہ تمہیں وعظ کی بھی ضرورت نہ پڑے، تمہارے حسن عمل اور صاف ستھری سیرت کو دیکھ کر لوگ اپنی ہدایت کے راستہ اپنائیں۔

* * *

24: عمل میں جتنا حسن و جمال ہوگا، جتنا سوز و گداز ہوگا اور جتنی للّٰہیت ہوگی، کشور دل میں اس کی فتوحات کا دائرہ اس قدر وسیع ہوگا۔

* * *

25: شیطان بڑا عیار ہے۔ اگر انسان کو وہ کسی اور دام میں نہ پھنسا سکے، تو اس میں عجب اور خود پسندی

کے احساسات کو بیدار کرتا ہے اور انسان کے خلوص بھرے اعمال میں ریا کی آمیزش کرنے سے باز نہیں آتا۔ جب بھی آپ کو اس قسم کی صورت حال کا سامنا ہو تو فوراً استغفار شروع کر دیا کریں اور پوری کوشش سے اس قسم کے خیالات کو اپنے دل سے جھٹک دیں۔

اگر کوئی کام اچھا ہو جائے تو اسے ہرگز اپنی طرف، اپنی قابلیت کی طرف، اپنی علمیت کی طرف، اپنے تقویٰ اور پارسائی کی طرف منسوب نہ کریں، بلکہ اس کو محض اور محض اپنے اوپر اللہ تعالی کا احسان سمجھیں، جو اس نے اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل آپ پر کیا اور توفیق الٰہی پر دل کی گہرائیوں سے اس کا شکریہ ادا کریں اور کوئی کوتاہی ہو جائے تو اسے اپنی ذات کی طرف منسوب کریں اور اللہ تعالی سے اس کے محبوب کریم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے معافی کی درخواست کریں۔ اور ہر لحظہ نفس کی غارت گریوں سے چوکنا رہیں اور یہ بات کبھی نہ بھولیں "ان اعداء عدوك نفسك فی جنبك" (حدیث: تیرا سب سے خطرناک دشمن تیرا نفس ہے جو تیرے پہلو میں ہے)۔

* * *

26: شیطان کا تو کام ہی لوگوں کو بہکاتے رہنا ہے۔ وہ برے کاموں اور سنگین جرموں کو بھی اتنا حسین اور دلکش بنا کر پیش کرتا ہے کہ اچھا بھلا عقلمند انسان بھی دھوکا کھا جاتا ہے۔

* * *

27: جب شیطان تمہیں ڈگمگانے لگے تو فوراً جھرجھری لے کر لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا کریں، کلمہ شہادت پڑھا کریں اور اللہ سے خلوص نیت سے توبہ اور بندگی کی تجدید کیا کریں۔

* * *

28: یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ عقل و خرد کی آنکھ اس وقت تک نہیں دیکھ سکتی جب تک علم کی روشنی نہ ہو۔ علم کی شمع گل ہو جائے تو انسانی سوچ کو اوہام و خرافات اپنی گرفت میں لے لیتے ہیں۔ اس کی توانائیاں تعمیر سے زیادہ تخریب کے عمل میں استعمال ہونے لگتی ہیں۔

29: علم کی شمع اگر گل ہوجائے تو نسلی، قومی، لسانی اور وطنی عصبیتیں انسان کو خونخوار درندہ بنا دیتی ہیں۔

* * *

30: یہ دور علم کا ہے، علم ہی سب سے بڑی کرامت ہے، علم سے لوگوں کو متاثر کرو۔

* * *

31: حصول علم کے لئے جل کر اپنا وجود ختم کردو تاکہ ماحول کے گھٹاٹوپ اندھیرے ختم ہوجائیں۔

* * *

32: علم آپ کی گم گشتہ میراث ہے۔ یہ آپ کے اسلاف کی متاع گراں بہا ہے، جہاں سے ملے اسے لے لو۔

* * *

33: ایک طالب علم کو اپنی ساری ہمت اور طاقت حصول علم کے لئے وقف کردینی چاہیے۔

* * *

34: علم سب سے بڑا صاحبزادہ ہے۔ جو اس کی خدمت کرتا ہے، وہی مخدوم بن سکتا ہے اور جو غفلت برتتا ہے، اسے یہ رفعتوں اور بلندیوں سے اٹھا کر ذلت کی اتھاہ گہرایوں میں ڈال دیتا ہے۔

* * *

35: تکبر اور علم ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتے۔ جب علم آجائے تو تکبر رخصت ہوجاتا ہے۔

* * *

36: علم بذات خود بڑا "حضرت صاحب" ہے کسی اور کی "حضرت صاحبی" کو قبول نہیں کرتا۔ جو اس کے پاس طالب بن کر آئے گا اس کو ہی کچھ مل سکتا ہے۔

* * *

37: علم اس چیز کا نام نہیں کہ آپ بڑی روانی سے انگریزی بول سکیں یا آپ عربی زبان میں متنبی اور امراؤ

القیس کی طرح مہارت تامہ رکھتے ہوں، بلکہ علم اُس کو کہتے ہیں جو ذروں پر شعائیں ڈالتا ہے، تو انہیں مہر وماہ کی تابانی عطا کرتا ہے، قطروں کو اپنی آغوش میں لیتا ہے، تو انہیں گوہر نایاب بنا دیتا ہے۔

* * *

38: آپ کا ایک ایک لمحہ اور ایک ایک پل بڑا قیمتی ہے۔ آپ کے شب و روز، حصولِ مقصد کے لیے، جاں گسل جدوجہد میں صرف ہونے چاہییے۔ اب آپ اپنے وقت کے خود بادشاہ ہیں۔ کوئی آپ کے اوقات میں مخل نہیں۔ اگر اب بھی آپ نے غیر اہم مصروفیات میں اپنے آپ کو پھنسا دیا تو اس کا خسارہ ناقابل برداشت ہوگا۔

* * *

39: یہ قیمتی لمحے آپ سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ آپ ان کو اس طرح استعمال کریں جن کے باعث آپ اہل سنت کے مطلعِ حیات پر ماہ چہاردہم بن کر چمکیں۔

* * *

40: ابتداء سے ہی عربی بولنے، عربی لکھنے اور عربی میں تقریر کرنے کی مشق شروع کر دیں تاکہ آپ کے دامن میں علوم وفنون کے دمکتے موتی ہی نہ ہوں بلکہ آپ کی زبان اور آپ کا قلم ان موتیوں کو لٹانے کی صلاحیت سے بھی بہرہ ور ہو" و جاھدوا فی اللہ حق جھادہ ھو اجتبٰکم "(قرآن: اور سر توڑ کوشش کرو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جس طرح کوشش کرنے کا حق ہے، اس نے چن لیا ہے تمہیں حق کی پاسبانی اور اشاعت کے لئے) اس آیت کو خوبصورت لکھ کر اپنے مطالعہ کی میز پر رکھیں تاکہ آپ کو اس آیت کے انوار خواب غفلت میں گم ہونے سے بچاتے رہیں۔

* * *

41: آپ کے جو اچھے استاد ہیں، چھٹیوں کے دوران ایک دو مرتبہ ان کے گھروں میں ان سے ملاقات کریں تاکہ ان سے آپ کے ذاتی تعلقات قائم ہوجائیں۔ یہ آپ کے لئے بڑا قیمتی سرمایہ ثابت ہوں گے۔

جب ملاقات کے لیے جائیں تو کیک یا ایسا تحفہ جو آپ برداشت کر سکتے ہیں وہ لے جایا کریں۔ آپ کا ہر دن بہت قیمتی ہے۔ کوئی دن ایسا نہ گزرے جب آپ کو یہ حدیث پڑھ کر نادم ہونا پڑے "من استوی یوماہ فھو مغبون" (حدیث: جس نے دو دن برابر گزارے خسارے میں ہے)۔

* * *

42: میں آپ کو امام غزالی علیہ الرحمہ کی کتابوں کے مطالعہ کی وصیت کرتا ہوں۔ یہ اس قابل ہیں کہ آب زر سے لکھی جائیں۔ مجھے تصوف کی سمجھ امام غزالی علیہ الرحمہ کی کتابوں کے مطالعہ سے آئی ہے۔

* * *

43: میں آپ کو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی کتابوں کا مطالعہ کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ یہ آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے سلام کے چند اشعار تو ہر شخص کو بطور تبرک ضرور یاد ہونے چاہیے۔

* * *

44: مسلسل مطالعے سے انسانی ذہن تھک جاتا ہے اور تھکا ہوا ذہن کند ہتھیاروں کی طرح ہوتا ہے۔ اگر کوئی مستری کند ہتھیاروں سے کام کرتا رہے اور ان کو تیز نہ کرے اور اس کے مقابلے میں دوسرا مستری اپنے اوزار تیز کرنے میں ایک گھنٹہ صرف کر دے تو وہ کند اوزاروں سے کام کرنے والے مستری کی نسبت تھوڑے وقت میں زیادہ کام سر انجام دے سکتا ہے۔ ذہن کی بھی یہی کیفیات ہوتی ہیں۔ تازہ ذہن سے سبق جلدی یاد ہو جاتا ہے۔

* * *

45: طالب علم کے لئے تین کاموں میں سے کسی ایک کام میں مصروف ہونا ضروری ہے:

۱) مطالعہ کرنا، ۲) کھیلنا، ۳) سونا۔

مطالعے سے علمی قابلیت پیدا ہوتی ہے اور کھیلنے سے جسم صحت مند ہوتا ہے اور سونے سے ذہنی راحت

اور سکون حاصل ہوتا ہے۔

* * *

46: عشق کے بغیر فرد ہو یا قوم فنا پذیر ہے۔

* * *

47: عشق وہ چشمہ ہے جس سے پاکیزہ اور پرجوش عمل کے دھارے پھوٹتے ہیں۔

* * *

48: عشق مرثیہ خواں یا نوحہ کناں نہیں ہوتا بلکہ حیات بخش و قوت آفریں ہوتا ہے۔

* * *

49: جب تک زندگی ہے انسان کو غم سے مفر نہیں تو کیا یہ بہتر نہیں کہ غمِ دوراں کی جگہ غمِ عشق پالا جائے۔

* * *

50: عشق سب سے بڑا استاد ہے یہ خود ہی آداب و رموز سکھا دیا کرتا ہے۔

* * *

51: یہی شرک ہے جس سے ہم ہزار بار پناہ مانگتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے علاوہ کسی کی محبت دل میں ہو اور کسی دوسرے کو خوش کرنے کے لیے عمل کیا جائے۔ شرک ایک ایسا سم قاتل اور زہر ہلاہل ہے کہ جس کا ایک قطرہ بھی انسان کے تمام اعمال صالحہ کو نیست و نابود کر کے رکھ دیتا ہے۔ یہ وہ آگ ہے جس کی ایک چنگاری خرمن اعمال کو جلا کر خاکستر کر سکتی ہے۔

* * *

52: آج ہر اس مسلمان کو جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کے محبوب کریم ﷺ کی محبت ہو اور اولیاء کرام سے عقیدت ہو، اس کو مشرک کہنا ایک فیشن بن کے رہ گیا۔

* * *

53: اگر ہم درود شریف پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالی کا محبوب رسول ﷺ اپنے روضہ مطہرہ مقدسہ میں اللہ تعالی کی دی ہوئی طاقت سے سماعت فرمارہا ہے تو اس سے کوئی شرک لازم نہیں آتا۔

* * *

54: اپنے رب کریم کی محبت کا موتی تلاش کیا کرو، اگر مل گیا تو گویا سب کچھ مل گیا۔

* * *

55: اگر تم چاہتے ہو کہ دنیا میں تمہیں اپنا مقام نصیب ہو جائے، تو اپنے دل کو محبت الٰہی سے سرشار کر لو اور حضور ﷺ کی اطاعت میں عمر گزار دو۔

* * *

56: اپنے رب سے اس کی رضا اور نبی کریم ﷺ کی محبت مانگا کریں۔ کاریں وغیرہ سب بے کار چیزیں ہیں، اگر اس کی رضا حاصل ہو جائے تو زمین و آسمان اپنے ہو جاتے ہیں. اور اگر کاریں ہوں اور اس کی رضا نہ ہو تو کیا حاصل ہے۔

* * *

57: اللہ تعالی کے بندے بن کر رہیے، باقی ہر چیز اس کے سپرد کر دو، ہماری ناچیز کاوشوں کا اس سے بڑا صلہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالی اور اس کا پیارا حبیب ﷺ راضی ہو جائے۔

* * *

58: انسان کو چاہیے کہ وہ ظاہری حسن و زیبائی کی پرستش میں وقت برباد نہ کرے بلکہ اپنے خالق حقیقی کی معرفت اور قرب حاصل کرنے کے لیے اپنی ساری توانائیاں وقف کر دے۔

* * *

59: اگر اللہ تعالی کا خوف نہ ہو تو انسان کو کوئی چیز سنوار نہیں سکتی۔ انسان ایسی بلا کا نام ہے کہ کوئی قانون اسے قید نہیں کر سکتا۔ یہ کسی نہ کسی شق سے راہ مفر نکال ہی لیتا ہے۔ صرف خدا کا خوف کہ اسے قید کر

سکتا ہے۔

* * *

60: جو اپنے رب سے ڈرتا ہے، ساری دنیا اس سے لرزہ براندام رہتی ہے۔

* * *

61: جو اپنے دل میں اللہ تعالی کے محبوب، رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے لیے محبت محسوس نہیں کرتا وہ یہ سمجھ لے کہ اسے اللہ تعالی سے محبت بھی نہیں۔

* * *

62: جب انسان حضور نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا دامن رحمت پکڑ لیتا ہے، تو اسے اللہ تعالی کا قرب بھی نصیب ہو جاتا ہے۔

* * *

63: اللہ تعالی سے جھولی پھیلا کر حبیب کبریا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا عشق مانگا کریں۔

* * *

64: ہمارے پاس دونوں جہاں کا سرمایہ محبتِ رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے سوا کچھ نہیں۔

* * *

65: سچ تو یہ ہے کہ ایمان کا لطف ہی تب آتا ہے، جب دل میں اللہ اور اس کے رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا عشق شعلہ زن ہو۔

* * *

66: ہر بندہ مومن کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کے ہادی و مرشد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی اس پر نگاہِ لطف و کرم ہو اور قیامت کے روز اسے اپنے آقا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے قرب میں جگہ ملے۔

* * *

67: آپ زندگی کے جس شعبے میں جائیں، جہاں ہوں، جس حالت میں ہوں، دل کی سوئی کا رخ مکینِ گنبدِ خضرا ﷺ کی طرف رہنا چاہیے۔

* * *

68: اس شخص کو عزت و بلندی کے آسمان پر جگہ ملتی ہے جو صدق و یقین کے ساتھ درِ مصطفی ﷺ کی خاک بن جاتا ہے۔

* * *

69: ہماری پسند اور ناپسند حضور نبی کریم ﷺ کی پسند و ناپسند پر منحصر ہونی چاہیے۔ جو آپ ﷺ کی پسند، وہ ہماری پسند، جو آپ ﷺ کو ناپسند، وہ ہمیں ناپسند!

* * *

70: جب حضور نبی کریم ﷺ کی شان بیان کی جاتی ہے تو قدرتی طور پر اتنی خوشی محسوس ہوتی ہے جتنی کسی اور چیز میں نہیں۔

* * *

71: جب بندہ اپنے آقا ﷺ کا ذکر کرتا ہے تو رحمت جوش میں آجاتی ہے اور موسلا دھار بارش کی صورت میں اس بندے پر برسنا شروع ہو جاتی ہے۔

* * *

72: ہم شکستہ دلوں، غفلتوں، کاہلی کے اسیروں، نفس و شیطان کے دام فریب میں پھنسے ہوؤں کے لیے، اگر امید کی کوئی کرن ہے تو یہی ہے کہ اے چشمِ مصطفی ﷺ! تو ہم پر مائل بکرم ہو گی۔ اے لبِ حبیب ﷺ! تو ہماری آمرزش (بخشش) کے لیے وا ہو گا اور اے دستِ رحمت! تو چارہ سازی فرمائے گا۔

* * *

73: جب سرورِ عالم و عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے بندہ مومن کا رشتہ عقیدت کٹ جائے تو اس کو ہر صیاد اپنا نخچیر زبوں بنا سکتا ہے۔

* * *

74: جو شخص اللہ تعالیٰ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں گستاخی کا مرتکب ہوتا ہے اس کی عزت کیسے محفوظ رہ سکتی ہے؟ عزت تو رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے قدموں کے طفیل ملتی ہے۔

* * *

75: ترقی کا راز اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت اور اللہ تعالیٰ کے محبوب کی غلامی میں ہے نہ کہ اس کی نافرمانی میں اور قارون کی طرح مال جمع کرنے میں۔

* * *

76: اگر آپ کے سامنے بے شمار چیزیں پڑی ہوں، مٹی کے روغنی برتن، تانبے کے چمکیلے برتن، چاندی اور سونے کے زیور ان کے ساتھ ہی ایک الماس کا ٹکڑا پڑا ہو اور آپ کو اجازت دی جائے کہ ان میں سے جو چیز چاہو لے لو تو آپ کیا اٹھائیں گے؟ یقیناً الماس کا ٹکڑا، کیونکہ اس کے مقابلے میں اور تمام چیزیں ہیچ ہیں۔ اور اگر کوئی الماس کو چھوڑ کر مٹی یا تانبے کا برتن اٹھالے کیونکہ وہ بہت چمکدار ہے یا چاندی کی پازیب اٹھائے کیونکہ اس سے پاؤں خوبصورت ہوجاتے ہیں یا سونے کا ہار اٹھالے تو کیا آپ اسے کہیں گے نہیں کہ یہ تو بے وقوف ہے یا جاہل ہے۔ اگر الماس اٹھاتا تو اس میں سب کچھ آجاتا۔ یہی حال ہے ہمارا ہے۔ ہمارے سامنے دولت ہے، مال ہے، مکان ہے، عزت ہے اور ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہے اور اس کا محبوب ہے، اگر انسان کی قسمت اچھی ہو تو سب کچھ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب کو پسند کرلے۔

* * *

77: محبتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، اور اطاعت رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا گہرا تعلق ہے۔ جہاں سچی محبت ہوتی ہے، وہاں

اطاعت کے خوش رنگ جلوے جھلکتے ہیں۔ کیونکہ محبت کے جذبات انسان کو اپنے محبوب کے قول و فعل کی اطاعت اور مشابہت پر مجبور کرتے ہیں۔

* * *

78: اگر کوئی محبت الٰہی کا مدعی ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کی اطاعت نہیں کرتا یا تو وہ نادان ہے یا وہ اپنے دعویٰ محبت میں جھوٹا ہے۔

* * *

79: دامنِ مصطفوی ہاتھ سے چھوٹنے کے بعد کوئی کتنا ہی چابکدست ہو، حبل اللہ (قرآن) کو نہیں تھام سکتا۔ جن کے لئے نقشِ پائے مصطفی ﷺ دلیل راہ نہیں، ان کے لیے سروش غیب بھی بے معنی ہے۔

* * *

80: اطاعت رسول عربی ﷺ وہ اکسیر ہے جس سے جاں بلب مریض شفایاب ہو جاتا ہے۔
حضور ﷺ کی اطاعت سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے۔

* * *

81: حضور سرورِ عالم ﷺ کی کتاب حیات کا ہر ورق، جملہ مکارم اخلاق سے روشن و تابندہ ہے۔

* * *

82: جس قوم کے سامنے نبی رحمت ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہو، وہ کیوں بادیۂ ضلالت میں بھٹکتی رہے۔

* * *

83: کوئی مسلمان تو سنت سے انحراف کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ سنت سے انحراف تو فقط منافقین کا شیوہ ہے۔

* * *

84: نظام مصطفی ﷺ حقیقتاً ہماری فلاح و بہبود کا ضامن ہے۔ جب اس کے نور سے ہمارا آنگن روشن

ہو گا، تو یہ جہاں بقعہ نور بن جائے گا۔ صرف عالمِ اسلام کا مقدر ہی نہیں جاگے گا بلکہ دنیائے انسانیت کی قسمت بدل جائے گی۔

* * *

85: نماز ہی ذکرِ الٰہی کا سب سے اعلیٰ اور مؤثر طریقہ ہے۔ اس میں جسم و روح، دل و دماغ سب مصروف عبادت و مناجات ہوتے ہیں۔

* * *

86: جس نبی مکرم، ہادی معظم ﷺ کی ساری زندگی سجود و رکوع اور خضوع و خشوع میں گزری اس کی امت اگر اپنے رب کے ذکر سے محروم ہو جائے، ان کی پیشانیوں پر اگر سجدوں کے نشان چمک نہ رہے ہوں، انہیں اگر نماز کی سعادت نصیب نہ ہو تو اس سے بڑی بدقسمتی اور کیا ہو سکتی ہے۔

* * *

87: وہ نماز جس کا آغاز بھی غفلت سے ہوا اور جس کی انتہاء بھی غفلت سے ہو اور اس کے مابین بھی بے خبری کی حالت طاری رہی ہو۔ اسے (نمازی کو) پتہ ہی نہ ہو کہ وہ کہاں ہے اور کس کے آگے کھڑا ہے؟ تو اس نے نماز پڑھی تو سہی لیکن اس نے نماز قائم تو نہ کی۔

* * *

88: مومن کے پاس سب سے زیادہ مؤثر ہتھیار دعا ہے۔

* * *

89: انسان کی اپنی کوتاہ نظری اور کم ہمتی ہے کہ وہ بارگاہِ رب العالمین سے صرف دولت، شہرت، عزت، وجاہت کا ہی سوال کر کے رہ جائے ورنہ اس کریم اور رحیم اور وہاب کی جناب سے جو مانگا جائے وہ ملتا ہے۔ انسان فقط فنا ہونے والی نعمتوں کے سوال پر کیوں اکتفاء کرے؟ کیوں نہ اس کی محبت کا جام رنگین مانگے اور اس کی رضا کے لئے دامن طلب پھیلائے۔ جب دینے والا بخیل نہیں تو مانگنے والا مانگنے

میں کیوں بخل کرے!

تو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا
ورنہ گلشن میں علاجِ تنگیٔ داماں بھی تھا

* * *

90: مبارک مکان میں، مبارک وقت میں کسی اللہ کے محبوب کے پاس کھڑے ہو کر جو دعا کی جاتی ہے اس کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے منظور فرمایا کرتا ہے۔

* * *

91: طلب اگر سچی ہو تو التجا کو وہ کریم و وہاب رب کبھی رد نہیں فرماتا۔

* * *

92: رضائے الٰہی کے حصول کے لیے اس کے محبوب کریم ﷺ پر درود شریف سب سے افضل وظیفہ ہے۔

* * *

93: قرآن حکیم کتابِ ہدایت ہے۔ اس کی تلاوت کا مقصد دل بہلانا اور وقت گزارنا نہیں بلکہ اس کا مقصدِ اولین تعمیر انسانیت اور تشکیلِ سیرت ہے۔

* * *

94: عقل کی آنکھ کو جب تک آفتابِ نبوت کی روشنی میسر نہ آئے وہ کتاب الٰہی کے حسن و جمال کا ادراک کرنے سے قاصر رہتی ہے۔

* * *

95: قرآن کریم لطائف و معانی کا وہ سمندر ہے جس کا نہ کوئی کنارہ ہے اور نہ اس کی عمق (گہرائی) کا کوئی اندازہ کر سکتا ہے۔

96:اے درماندہ راہ قوم! قرآن تمہیں عظمت و عزت کی بلندیوں کی طرف آج بھی لے جاسکتا ہے بشرطیکہ تم اس کی قیادت قبول کرلو۔

* * *

97:جس نے وقت کی قدر کی کامیاب ہوگیا۔ وقت سے زیادہ قیمتی چیز دنیا میں اور کوئی نہیں۔

* * *

98:وقت بڑا قیمتی ہے اس کی قدر کرو، اس کے متعلق بخیل بن جاؤ۔

* * *

99:اگر تو نے اوقات کی قدر کو پہچان لیا تو تیری ہر رات لیلۃ القدر ہے۔

* * *

100:وقت بہت تھوڑا اور محدود ہے اور انسان کی ذمہ داریاں بے حد و بے حساب ہیں اور ہر ذمہ داری بہت ہی اہم ہے۔ ان تمام کا اچھے طریقے سے ادا کرنا ممکن نہیں۔ ہاں ان کی ایک ہی صورت ہے کہ نبی کریم علیہ وآلہ افضل الصلوٰۃ واطیب التسلیم کا یہ ارشاد گرامی آپ کے پیش نظر رہے۔

"من حسن اسلام المرء ترکه ما لا یعنیه" (موطا امام مالک)

ترجمہ: انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ لایعنی کاموں کو ترک کردے۔

* * *

101:فوری اور ناپائیدار کامیابی اور ترقی کے بجائے ایسی کامیابی کے حصول کے لیے کوشاں رہیں جو دائمی اور حقیقی ہو۔

* * *

102:پہاڑ کی طرح اپنے مقام و منزل پر ڈٹے رہنا ہی جوانمردوں اور عظیم لوگوں کا شیوہ ہوتا ہے۔

* * *

103: ہمارے سارے محاذ خالی ہیں ہم نے ہر محاذ کو سنبھالنے کے لیے مردِ آہن پیدا کرنے ہیں۔ اس کے بغیر ہمارے لیے کوئی چارۂ کار نہیں۔ ورنہ ہم مات کھا جائیں گے۔ ہماری شکست اگر صرف ہماری شکست ہوتی تو قابل برداشت تھی لیکن ہمارے ساتھ حق 'جس کے ہم امین، پاسبان اور علم بردار ہیں، اسے بھی زک پہنچے گی اور یہ نقصان قطعاً نا قابل برداشت ہوگا۔

* * *

104: حق نہ ہونے کو باطل کہتے ہیں۔ اندھیرا کسی چیز کا نام نہیں۔ روشنی نہ ہونے کا نام اندھیرا ہے۔ آپ صرف حق کی شمع روشن کر دیں، حق خود بخود چھا جائے گا۔

* * *

105: خدمت دین کے کام دولت مندوں سے زیادہ مخلص اور جانباز مجاہد انجام دیا کرتے ہیں۔

* * *

106: قوم اپنے ذہنی ارتقا، علمی نشوونما، تہذیبی اقدار کی حفاظت اور اپنے عقائد کے تحفظ کے لیے علماء کی محتاج ہوتی ہے۔ جب تک قوم میں ایسے مردان حر موجود ہوتے ہیں، جن کی نگاہیں حقیقت شناس اور زبانیں حق گوئی میں بے باک ہوتی ہیں، تو کوئی فتنہ قوم کو گزند نہیں پہنچا سکتا۔

* * *

107: اولوالعزم لوگوں کی منزل بڑی دور ہوتی ہے، کوتاہ نظر ان کی کوششوں کو لاحاصل سمجھتے ہیں، لیکن وہ اپنی دھن کے، پکے، بادہ وفا لیے اور ادھر ادھر سے آنکھیں بند کیے آگے بڑھے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ رحمت ان کی پیشوائی کو نکلتی ہے اور توفیق خداوندی خود ان کی دستگیری کے لیے آگے بڑھتی ہے اور ان پر فوز و کامرانی کے پھولوں کی بارش کر دی جاتی ہے۔

* * *

108: تمہارے لیے سب سے بڑی عبادت یہ ہے کہ تم اپنی نگاہ پاک رکھو، اپنی قوتوں اور صلاحیتوں کو

دین کے لیے بروئے کار لاؤ۔

* * *

109: بے یقینی ایک ایسا روگ ہے جو مادی وسائل اور ذہنی قوتوں کی فراوانی کے باوجود انسان کو بے دست و پا بنا دیتا ہے۔

* * *

110: جب تک دل میں شک کا کانٹا چبھا رہتا ہے، انسان کو کسی پہلو قرار نہیں آتا اور جب یقین کا اجالا ہوتا ہے، تو سارے اضطراب ختم اور ساری بے چینیاں دور ہو جاتی ہیں۔

* * *

111: حالات و واقعات کے طوفان سے مقابلہ کرنے کے لیے یقین کی طاقت ہی سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ یقین کامل ہو تو ہر رکاوٹ، ہر تکلیف، راہوار شوق کے لیے، مہمیز کا کام دیتی ہے، کانٹے پھولوں سے پیارے لگتے ہیں، کوہ و بیاباں کی ویرانیاں فردوس بداماں نظر آتی ہیں۔

* * *

112: جب یقین کا چراغ گل ہو جاتا ہے تو زندگی فرد کی ہو یا قوم کی، سراسیمگی کا شکار ہو جاتی ہے۔

* * *

113: جس قوم میں یقین کی قوت کا فقدان ہوتا ہے وہ لمبے چوڑے دعوے تو کر سکتی ہے، فلک شگاف نعرے تو بلند کر سکتی ہے۔ لیکن میدان عمل میں کامیابی کی منزل سے آشنا نہیں ہو سکتی۔

* * *

114: ہمارے سارے کام اس کی رضا کے لیے اور اس پر توکل کرتے ہوئے ہوتے ہیں اور اس کا فرمان ہے "ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ" جب وہ ذمہ دار ہے تو ہمیں فکر کا آزار کیوں ہو۔ آپ پورا یقین رکھیں کہ جو کام اس کے ہوتے ہیں، وہ کبھی ادھورے نہیں رہتے۔ وہ اپنے خزانہ غیب کے منہ ان

کے لئے کھول دیتا ہے۔

* * *

115: جب تک قوم کے دل میں اپنے مقصد سے جنون کی حد تک عشق نہ ہو، وہ نہ کوئی معرکہ سر کر سکتی ہے اور نہ نامساعد حالات اور مخالف لہروں کا مقابلہ کر کے اپنی کامیابی اور ناموری کے جھنڈے گاڑ سکتی ہے۔

* * *

116: اپنے مقصد سے حد درجہ کی لگن پیدا کرو۔ حضرت امام مالک علیہ الرحمہ مدینہ پاک میں درسِ حدیث دے رہے تھے کہ اچانک شور اٹھا "ہاتھی آیا، ہاتھی آیا" یہ عرب کا جانور تو تھا نہیں اس لیے تمام لوگ اس کو دیکھنے کے لیے بھاگے۔ آپ کے شاگرد بھی یہ شور سن کر ہاتھی دیکھنے کے لیے دوڑ پڑے لیکن آپ کے ایک شاگرد حضرت یحییٰ ابن یحیی اپنی جگہ بیٹھے رہے۔ حضرت امام مالک علیہ رحمہ نے ان سے پوچھا کہ آپ ہاتھی دیکھنے کیوں نہیں گئے؟ انہوں نے عرض کی حضور میں یہاں آپ کے ہاں ہاتھی دیکھنے نہیں آیا۔ بلکہ حدیث پاک کا علم حاصل کرنے آیا ہوں۔ تو عزیزان! آپ بھی اپنے دل میں اپنے مقصد سے ایسی لگن پیدا کریں. تب ہی آپ اپنا گوہرِ مراد حاصل کرنے میں کامیاب ہوں گے۔

* * *

117: جو زندگی مقصد سے خالی ہو یا جس زندگی میں مقصد تک پہنچنے کی بے تاب آرزوئیں مچل نہ رہی ہوں وہ زندگی بندہ مومن کی نہیں ہو سکتی۔

* * *

118: جب دوسرے سو رہیں ہوں تُو جاگ رہا ہوں، دوسرے کھیل رہے ہوں تُو پڑھ رہا ہوں، پھر اگر تیرے مقصد کے سامنے پہاڑ بھی کیوں نہ ہوں ہٹ جائیں گے۔

* * *

119: حقیقت کو کچھ وقت کے لیے چھپایا تو جاسکتا ہے لیکن اس کو ہمیشہ کے لیے مٹایا نہیں جاسکتا۔

* * *

120: آپ خوفناک حقائق کو دلکش عبارتوں سے حسین بناسکتے ہیں، لیکن نہ آپ ان کی حقیقت کو بدل سکتے ہیں اور نہ ان کے برے نتائج کو رو پذیر ہونے سے روک سکتے ہیں۔

* * *

121: اللہ تعالی کی بارگاہ میں کمی بیشی کی کوئی حقیقت نہیں، وہاں ہر چیز سے مقدم خلوص نیت ہے۔

* * *

122: بڑے تحمل، بردباری سے حالات کا مقابلہ کریں۔ تقریر کے لیے پوری تیاری کریں اور زندگی کا سفر خلوص کی روشنی میں طے کریں اور اللہ تعالیٰ پر پختہ توکل رکھیں۔

* * *

123: اللہ تعالی ہم سب کو اپنے دین کی مخلصانہ اور بے لوث خدمت کا جذبہ عطا فرمائے، حقیقت میں یہی جاودانی و کامرانی ہے اور اس کے ماسوا سب سراب ہے۔

* * *

124: وہ اعمال جو کسی سے اتفاقاً صادر ہوتے ہیں یا کسی وقتی جذبہ اور عارضی جوش سے ان کا ظہور ہوتا ہے، وہ خواہ کتنے ہی اعلیٰ اور عمدہ ہوں، انہیں خُلق (اعلیٰ اخلاق) نہیں کہا جائے گا۔ خُلق کا اطلاق انہیں خصال وعادات پر ہوگا، جو پختہ ہوں۔ جن کی جڑیں قلب و روح میں بہت گہری ہوں۔ انہیں غیر متزلزل اور پختہ صفات پر کامیاب زندگی کا محل تعمیر کیا جاسکتا ہے۔ انہیں پر اعتماد کرتے ہوئے قومی ترقی اور اصلاح کے منصوبے بنائے جاتے ہیں اور ان پر عمل کیا جاسکتا ہے۔

* * *

125: اپنے احباب کے ساتھ محبت، خوش خلقی سے پیش آنا اور ان کے بارے میں عفو و درگزر سے کام

لینا بھی کامیابی کی بنیادی شرائط میں سے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر برہم ہوجانا اور ان کو اپنی انا کا مسئلہ بنالینا تنگ ظرفی کی دلیل ہے۔

* * *

126: جو شخص اپنوں کی چھوٹی چھوٹی خلاف طبع باتوں کو نظر انداز نہیں کرتا، اسے غیروں کی بڑی بڑی زیادتیوں کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔

* * *

127: اپنے دل کی کدورت کو دور کر دیں تو پھر وہی محبت و خلوص کا ماحول پیدا ہو سکتا ہے اور جب وہ ماحول عود کر آئے گا تو ذہنی ہم آہنگی بھی لوٹ آئے گی۔

* * *

128: رفقاء کا اعتماد ایک کارکن کے لیے بہت ہی قیمتی چیز ہے اور اگر اعتماد کے نازک نگینہ کو ٹھیس لگے تو اس کی تلافی کسی مادی منفعت سے نہیں ہو سکتی۔

* * *

129: آپ کا علم دوسروں کے لیے رشد وہدایت اس وقت بن سکتا ہے جب آپ کی سیرت کا دامن ہر قسم کی آلائشوں سے پاک ہو۔

* * *

130: انسان کے قریبی احباب اس کے حقیقی نقاد ہوا کرتے ہیں اور اس کے لیے آپ کو "اتقوا من مواقع التھمۃ" (حدیث: تہمت کی جگہ سے بچو) پر سختی سے عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ آپ کا دامن اتنا اجلا اور پاکیزہ ہونا چاہیے کہ اگر کوئی بد خواہ جھوٹا الزام لگانا چاہے تب بھی وہ ایسا کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔

* * *

131: زندگی کی یہ بازی جیتنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہر وقت انسان چوکنا رہے۔ اپنا دامن گناہوں سے

آلودہ نہ ہونے دے۔ نافرمانی اور سرکشی تو کجا، غفلت کی گرد سے بھی اپنے دل کے آئینہ کو مکدر نہ کرے۔

* * *

132: آپ کا فرض ہے کہ اپنی زندگیوں کو اتنے حسین انداز میں معاشرہ کے سامنے پیش کریں کہ دیکھنے والوں کو آپ کی حقانیت کا یقین کامل ہو جائے۔

* * *

133: زندگی کے حالات جس طرح کے بھی ہوں، انسان اگر محنتی ہو جائے تو یہ اس طرح میٹھی ہو جاتی ہے جیسے شہد۔

* * *

134: خوش کن خوابیں دیکھنا آسان ہے۔ لیکن ان کو عملی جامہ پہنانے کے لیے خونِ جگر جلانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس راہ کے مسافر کے لیے دو چیزیں از حد اہم ہیں۔ خلوص نیت کے ساتھ توکل علی اللہ اور اپنے فرائض کو باحسن طریق انجام دینے کے لیے مسلسل جدوجہد، شبانہ روز محنت اور لگاتار مطالعہ۔

* * *

135: صبر و استقامت اور جہدِ مسلسل انفرادی اور اجتماعی کامیابیوں کی کنجی ہے۔

* * *

136: اللہ تعالیٰ کافروں کی محنت بھی ضائع نہیں کرتا اور جب وہ کافروں کی محنت کو رائیگاں کرنے کا روادار نہیں تو اپنے بندوں کی محنت رائیگاں کیسے کرے گا؟

* * *

137: بلندی پر پہنچ جانا کوئی بڑی بات نہیں مگر بلندی کو برقرار رکھنا بڑی بات ہے۔ جس نے بھی کچھ پایا ہے محنت سے پایا۔

138: انسان کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ وہ اپنے مقصد کے لیے اپنی زندگی داؤ پر نہ لگائے۔

* * *

139: جب تک آپ محنت نہیں کریں گے بات نہیں بنے گی۔ میں خدا کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں، کہ مسلک اور ملت کے لیے آپ کے دارالعلوم (دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ) نے کام نہ کیا تو معاملہ بڑا خطرناک ہو گا۔ جس محاذ پر سپاہی ہی کوئی نہ ہو اس کا کیا ہو گا؟

* * *

140: قوم کے پاؤں میں جو کانٹا پیوست ہے اسے آپ ماہر اور حاذق طبیب بن کر نکالیں. اگر تم نہیں نکال سکو گے تو کانٹا نکالنے کی قوم کی آرزو تو باقی رہے گی۔ کوئی "پرویز" آکر نکال دے گا۔ اور مزید گندگی پھیلائے گا۔ لیکن اگر علمائے دین آگے بڑھ کر کانٹا نکالنے میں حصہ لیں گے تو خرابی دور ہو جائے گی اور اگر شومئ قسمت سے کسی "پرویز" نے یہ کانٹا نکالا تو وہ قوم میں انکار سنت وغیرہ کے مہلک جراثیم داخل کر دے گا۔

* * *

141: وہی افراد ارجمند ہیں اور وہی قومیں سرفراز و سربلند ہیں جو اپنی گراں ذمہ داریوں سے آنکھیں نہیں چراتیں۔

* * *

142: جب تک آپ اپنی ذات کو مفید نہیں بنائیں گے، تب تک آپ کی بقاء کی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔

* * *

143: جب تک کسی چیز کی افادیت برقرار رہے، تب تک اس کا وجود رہتا ہے "فاما الزبد فیذھب جفاء و اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض "یعنی جھاگ کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اسے ہوا بھی ختم

کردیتی ہے۔ اور بقاء اُسے ہی نصیب ہوتی ہے جو نفع بخش ہو۔ جب تک آپ کے مسلک، ذات، اجتماعیت اور انفرادیت سے کسی کو فائدہ پہنچے گا، آپ باقی رہیں گے ورنہ حرف غلط کی طرح مٹ جائیں گے، گلدستہ کل تو آنکھوں کو تازگی دے رہا تھا اور دماغ کو معطر کر رہا تھا۔ اس لیے زینت خانہ تھا مگر آج وہ اپنی افادیت کھو بیٹھا ہے اس لیے قابل قبول نہیں۔

* * *

144: چند آدمی تو ایسے بن جاؤ کہ جنہیں دنیا کا لالچ نہ ہو۔ دنیا کی بھیڑیں تو دوڑی پھر رہی ہیں۔ کوئی کاروں پر، کوئی جہازوں پر۔ لیکن "خیر الناس من ینفع الناس" جو بے فیض ہوتا ہے وہ "خیر الناس" نہیں ہوسکتا۔ اس لیے آپ لوگ بے فیض نہ بننا۔

* * *

145: جن لوگوں کو اللہ نے تدریس کا ملکہ عطا فرمایا ہے، بیٹھ جاؤ مصلے پر۔ اسی طرح قومیں بنتی ہیں۔ اسی کے نہ ہونے سے قومیں روبہ زوال ہوتی ہیں۔

* * *

146: اپنی جگہ چپک جاؤ اور ڈٹ جاؤ جس طرح کہ پہاڑ اپنی جگہ سے نہیں ہٹ سکتے۔ چڑھتے ہوئے سورج کے پجاری نہ بننا۔ حق کو پکڑ کر بیٹھ جاؤ۔ آندھیاں چلتی ہیں تو چلتی رہیں۔ تمہارے پاؤں میں لغزش نہ آنے پائے۔

* * *

147: رزم گاہ حیات میں کسی قوم کا اتحاد و اتفاق ہی اس کی سربلندی اور فیروز مندی کا سبب ہوا کرتا ہے۔

* * *

148: اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے، مصطفیٰ کریم ﷺ کی خوشنودی کے لیے اسلام کی سربلندی کے لیے

سب ایک ہوجاؤ۔

* * *

149: زندگی کی اس رزم گاہ میں جہاں شکست وریخت، تعمیر وتخریب اور فنا وبقاء کا ایک نہ ختم ہونے والا چکر چل رہاہے۔ کوئی قوم عزت ووقار سے زندہ وسلامت نہیں رہ سکتی جب تک اس کے افراد میں اتفاق واتحاد نہ ہو۔

* * *

150: اپنے فن میں کمال حاصل کرو تاکہ مقبول جہاں ہوجاؤ۔

* * *

151: فرائض سے عہدہ برآ ہونے کے لئے جس محنت اور دل سوزی کی ضرورت ہوتی ہے، جو لوگ اس سے کام نہیں لیتے پھر یہ سمجھتے ہیں کہ عزت کی مسند اور کرامت کا تاج انہیں بخش دیا جائے گا، وہ اپنے قیمتی ماہ وسال برباد کررہے ہیں، حسرت ویاس ان کا مقدر ہے اور ناکامی ونامرادی ان کا انجام۔

* * *

152: جو کارواں واضح منزل کا تعین کیے بغیر مصروف سفر ہوتا ہے، وہ بہت جلد منتشر ہوجاتا ہے۔

* * *

153: "من طلب العلی سحر اللیالی" جو بلندیوں کا طالب ہوتا ہے اپنی راتیں محنت میں جاگ کر گزارتا ہے۔

* * *

154: کسی بات کا وقتی طور پر فائدہ اٹھانا ٹھیک نہیں ہوتا، دور رس نتائج کی طرف نظر رکھنی چاہیے۔

* * *

155: تم دنیا کے ساتھ ایسے ہوجاؤ جیسے اس سے روٹھے ہوئے ہو اور تمہارا اس کے ساتھ کوئی تعلق

نہیں۔

* * *

156: جو لوگ بلندیوں پر فائز ہوتے ہیں وہ پلک جھپکنے کی دیر میں کسی جادوگر کا ہاتھ تھام کر بغیر محنت کیے وہاں نہیں پہنچے بلکہ دن کا آرام اور رات کی نیند تج کر کے ان رفعتوں پر پہنچے ہیں۔

* * *

157: بلندیوں پر پہنچنا اتنا مشکل نہیں ہے جتنا مشکل ان رفعتوں پر قائم رہنا ہے۔

* * *

158: اس دنیا میں صرف وہی لوگ کامیاب ہوئے جنہوں نے یاد خدا اور ذکر رسول ﷺ کی شمع فروزاں کر کے زندگی بسر کی اور جنہوں نے یہ چراغ گل کر دیا، بڑے زیرک و دانا، صاحب اقتدار، ذی اختیار حکمران و سیاست دان ہونے کے باوجود آخر کار ذلیل و خوار ہوئے۔

* * *

159: یہ ایک روش حقیقت اور ناقابل تردید صداقت ہے کہ عزت، قوت اور کامرانی، اتحاد و اتفاق سے میسر آتی ہے۔ اور جو خاندان اس نعمت سے محروم کر دیا جائے اس کے مقدر میں ذلت و رسوائی اور غیروں کی کفش برداری رقم کر دی جاتی ہے۔

* * *

160: اس شخص کو عزت و بلندی کے آسمان پر جگہ ملتی ہے جو شخص صدق و یقین کے ساتھ درِ مصطفیٰ ﷺ کی خاک بن جاتا ہے۔

* * *

161: جہاں جاؤ، جہاں رہو، وہاں کی ناگزیر ضرورت بن جاؤ۔ وہ معاشرہ تمہیں کھو دینے کے تصور سے ہی کانپ اٹھے۔

162: اپنے ناچیز خادم کی ایک بات آپ ہمیشہ پیش نظر رکھیں:

1) آپ کی زندگی بڑی قیمتی ہے۔

2) آپ اس قوم کا گراں بہا سرمایہ ہیں جو شدید قحط الرجال میں مبتلا ہے۔

3) آپ ایسے کاموں کی تکمیل میں اپنی صلاحیتیں صرف کریں جو نتیجہ خیز ہوں اور جن کا نتیجہ وقتی نہ ہو بلکہ دیرپا ہو۔

4) اس کے لیے اپنا خون پسینہ ایک کردیں۔

* * *

163: دھواں دھار تقریروں کے بجائے متانت اور سنجیدگی سے اللہ تعالیٰ کا پیغام اس کے بندوں تک پہنچانا نتائج کے لحاظ سے بہت حوصلہ افزاء ہوتا ہے۔

* * *

164: علم و فضل اور معقولیت کا اپنا مقام ہے۔ کوئی ان پڑھ خواہ کتنا خوش آواز ہو، علم و فضل کی اہمیت کو کم نہیں کرسکتا۔

* * *

165: جس دور سے آپ گزر رہے ہیں، بے شک اس میں آپ کو نامساعد حالات کا سامنا ہوگا، طرح طرح کی رکاوٹیں آپ کی راہ میں حائل ہوں گی۔ لیکن یہ یاد رکھیں دنیا کے اندر کسی بھی قوم کو سرفرازی ورثہ میں میسر نہیں آئی، بلکہ اس کے لیے ذاتی تگ و دو شرط اولین ہے۔ حقوق، منت و سماجت سے نہیں ملتے بلکہ اپنے آپ کو ان کا اہل ثابت کرنا پڑتا ہے۔ جب آپ انفس اور آفاق کے علوم میں اپنا نام پیدا کریں گے تو زمین اپنے خزانے آپ کے لیے اگل دے گی۔ بلند چوٹیاں سرنگوں ہوں گی اور رحمت کے فرشتے ہر لحظہ آپ کے معاون و مددگار ہوں گے۔

* * *

166: اے اپنی قسمت برگشتہ پر آہ وفغاں کرنے والے نوجوانو! دنیا کی امامت تمہاری متاعِ گم گشتہ ہے۔ تمہیں یہ واپس مل سکتی ہے۔ اگر تم میں اس کی واپسی کی تڑپ ہو۔ قرآن تمہیں واپس دلا سکتا ہے اگر تم اس کا حکم ماننے کے لیے تیار ہو۔

* * *

167: میرے بیٹو! تم اچھی طرح جانتے ہو کہ سارا عالمِ اسلام مشکلات و مصائب اور تھکاوٹ سے دوچار ہے جس کی تمام شعبوں میں مثال نہیں ملتی۔ اخلاقی کمزوری، علوم میں پسماندگی، قول و عمل میں معیوب تضاد، بہت سے اسلامی ملکوں میں زمام قیادت احمقوں اور بیوقوفوں کے ہاتھ میں ہے بلکہ طاغوتی بے ایمانوں کے پاس ہے۔

* * *

168: بلندیوں کی طرف پر کشاں رہیے۔ سورج بن کر چمکیے اور اپنی تابناک سنہری کرنوں سے یہ گھٹا ٹوپ اندھیرے روشنی میں بدل دیجئے۔

* * *

169: وہی آدمی کامیاب ہوتا ہے، جسے اپنے مقصد سے محبت ہو۔

* * *

170: ادارے کی تعمیر و ترقی کے لیے جو عطیات آتے ہیں، اس بارے میں از حد تاکید ہے۔ تین باتوں کا آپ میرے ساتھ وعدہ کریں، چوتھی کا میں وعدہ کرتا ہوں:

1) بددیانتی نہ ہو۔

2) بدتدبیری نہ ہو۔ بدتدبیری یہ ہے کہ اگر کسی کام کا تقاضا یہ ہے کہ وہ پانچ سو روپے میں کیا جانا چاہیے تو وہ ساڑھے چار سو میں نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کام جس طرح سرانجام دیا جانا چاہیے تھا اس طرح نہیں دیا گیا بلکہ ناقص طریقے سے کیا گیا ہے۔ جس کا مطلب ہے سارے پیسے ضائع

ہو گئے۔ اور نہ ساڑھے پانچ سو میں ہونا چاہیے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اوپر والے پچاس روپے ضائع کیے ہیں۔ اور یہ دونوں کام اللہ تعالی کو پسند نہیں۔

3) جس مد کے لیے کسی سے پیسے لیے ہیں اسی مد میں استعمال کریں۔ ان تین چیزوں کا آپ وعدہ کریں۔ چوتھی چیز کا میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ پیسوں کی وجہ سے آپ کا کبھی کوئی منصوبہ نامکمل نہیں رہے گا۔

* * *

171: درویشوں والا کام یہی ہے، کہ آپ مدرس بنیں۔

* * *

172: شاگرد جتنا اپنے استاد سے متاثر ہوتا ہے، کسی اور سے نہیں ہوتا۔ پاک نفس استاد کا فیضانِ صحبت شاگرد کی شخصیت کو چار چاند لگا دیتا ہے۔

* * *

173: مدرسہ یا تعلیمی ادارہ بلند و بالا عمارات کا نام نہیں۔ بلکہ یہ شاگرد اور استاد کے اس تعلق کا نام ہے، جس کی بنیاد پر علم کا نور ایک نسل سے دوسری نسل کی طرف منتقل ہوتا رہتا ہے۔

* * *

174: عالم عامل اور معلم: تین صفات کا حامل "ربانی" ہے۔

* * *

175: جس طالب علم کی خودی دورِ طالب علمی میں مجروح ہو گئی، وہ دینِ مصطفیٰ ﷺ کا مبلغ کیسے بن سکتا ہے؟

* * *

176: قابل آدمی آسمان سے نہیں ٹپک پڑتے اور نہ زمین میں اگتے ہیں، انہیں تیار کیا جاتا ہے اور ان کی

تیاری کے لئے خون جگر جلانا پڑتا ہے۔

* * *

177: کم علم بزدل ہوتا ہے، عالم اجل بنیے کیونکہ کم علم کو ہر وقت کھٹکا لگا رہتا ہے۔

* * *

178: علمی میدان میں زیادہ سے زیادہ قابلیت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

* * *

179: ایک عالم کے لئے سب سے گراں بہا چیز اس کا وقت ہوتا ہے۔

* * *

180: محنت کریں، زیادہ مطالعہ کریں، اہم چیزوں کو ہر وقت نوک بر زبان رکھیں تاکہ بوقت ضرورت کتابوں کی تلاش نہ کرتے رہیں۔

* * *

181: اپنے اندر اعتماد پیدا کرو۔ علم حاصل کرنے کے لئے ساری توانائیاں صرف کر ڈالو۔ جب آپ لوگوں نے اپنے اندر صلاحیت پیدا کرلی اور ٹھوس قابلیت کے مالک ہوگئے تو کوئی قوت ہمارا راستہ نہیں روک سکے گی۔ تم نے اپنی انتہائی قابلیت کے ذریعے تعصب کی بلند دیواروں کو پھلانگنا ہے۔ اتنا پڑھو، اتنی محنت کرو کہ تمہارے مخالف کے پاس بھی تمہارے چناؤ کے بغیر چارہ کار نہ ہو۔

* * *

182: دستار فضیلت سر پر سجانے کے بعد یہ نہ سمجھنا کہ تم بہت بڑے عالم بن گئے ہو۔ اس خبط میں ہرگز مبتلا نہ ہونا بلکہ ہم نے تو تمہیں علم کے دروازے تک پہنچایا ہے۔

* * *

183: اللہ تعالی کے ذکر سے روحانی قوتوں میں جلا اور نور پیدا ہوتا ہے اور دل میں پاکیزگی اور طہارت

آجاتی ہے۔ اسی طرح دینی کتب کا کثرت سے مطالعہ کرنا بھی روحانی قوتوں میں نکھار پیدا کرتا ہے۔ ذکر سے انسان کے دل کو اطمینان نصیب ہوتا ہے اور کثرت مطالعہ سے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔

* * *

184: فارسی سیکھنا آپ علماء کے لیے از حد ضروری ہے۔ کیونکہ اسلامی تعلیمات کا ایک معتدبہ ذخیرہ اس زبان میں موجود ہے۔ عربی کے بعد سب سے زیادہ اسلامی کتب فارسی میں ہی ہیں۔

* * *

185: عربی اور انگریزی میں حد درجہ قابلیت پیدا کرو۔ عربی کے ذریعے تم دین کے اصلی ماخذ سے استفادہ کرنے کے قابل ہو جاؤ گے اور انگریزی زبان تمہیں دین کا پیغام مؤثر ترین انداز میں پیش کرنے میں مدد دے گی۔

* * *

186: سب سے پہلے اپنی نیتوں کے قبلہ کو درست رکھو۔ تمہیں کسی عہدہ پر کام کرنا پڑے تمہارے پیش نظر اللہ تعالی اور اس کے محبوب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ کی رضا ہونی چاہیے۔ تم مصلّٰی امامت جیسے قابل فخر مقام پر کھڑے ہو، تب بھی اللہ کی رضا پیش نظر رکھو اور تمہارا خالق و مالک تمہیں کسی ظاہری عہدہ پر فائز ہونے کا موقع مرحمت فرمائے، تو وہاں بھی اپنے رب قدوس کو نہ بھولنا۔ محنت اور کوشش کرتے ہوئے اپنا ہدف بلند رکھو، اپنے آپ کو اس حد تک تیار کرو کہ کل تمہیں مملکت خداداد پاکستان کی باگ دوڑ بھی سنبھالنی پڑ جائے تو تم معذرت خواہانہ رویہ اختیار نہ کرو۔

* * *

187: ایک عالم دین کو صرف گفتار کا غازی ہی نہیں ہونا چاہیے بلکہ اسے میدان جہاد میں اپنی جانثاری کا ثبوت دینے کے لیے پوری طرح تربیت یافتہ ہونا چاہیے۔

* * *

188: ایک عالم دین کو ہر میدان میں مضبوط اور مستحکم ہونا چاہیے۔ اسے عملی، روحانی اور جسمانی جہاد کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

* * *

189: خطابت کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں، لیکن اس سلسلے میں اس بات کا احساس ہونا چاہیے کہ صرف چند بوڑھے حضور ﷺ کی امت نہیں بلکہ ہم نے آقا کریم ﷺ کی ساری امت کو پیغام پہنچانا ہے۔ کالج کے طلباء و طالبات، وکلاء، جج صاحبان، سائنسدان وغیرہ یہ سارے بھی حضور ﷺ کے امتی ہیں۔ آپ کی تقریر اتنی مؤثر ہونی چاہیے کہ تمام اذہان مطمئن ہو جائیں۔

* * *

190: حقوق مانگے نہیں جاتے حقوق چھینے جاتے ہیں۔ اپنے حقوق کو قابلیت کے ذریعے چھیننا ہے. یہی وہ حقیقی حل ہے جس کے ذریعے آپ کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرنے کے لئے بازو میں قوت میں ہونا ضروری ہے۔ وہ قوت عمل اور اخلاق کی قوت ہے۔

* * *

191: کوئی بھی تحریک صرف اس وقت کامیاب ہو سکتی ہے، جب اس کے کارکنوں میں یکسانیت رہتی ہے۔ جب یہ چیز ختم ہو جاتی ہے، تحریکیں اپنا وجود ختم کر دیتی ہیں۔

* * *

192: تعلیم ایک نہایت ہی اہم شعبہ ہے جو کسی قوم کے مستقبل کو سنوارنے اور بگاڑنے میں فیصلہ کن کردار ادا کرتا ہے۔

* * *

193: امت محمدیہ ﷺ کے مشائخ و علماء کو اپنی اولاد کی تعلیم اور دینی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیے۔

194: جب تک ہم اپنے بچوں اور بچیوں کو اپنے عقائد کے بارے میں واضح طور پر اور مدلل طور پر نہیں بتائیں گے، اور اپنے صحیح نظریات کو ان کے لوحِ قلب پر نقش نہیں کریں گے، وہ الحاد اور بے دینی کے سیلاب کا مقابلہ کرنا تو بڑی دور کی بات ہے، مختلف فرقوں کے اٹھائے ہوئے شکوک و شبہات کا شکار ہو کر رہ جائیں گے۔

* * *

195: ابوجہل مزاج لوگ کم ہوتے ہیں جن کی اصلاح کی امید ہی نہ ہو۔ انسانوں کی اکثریت سلیم الطبع ہوتی ہے۔ ان تک حقائق پہنچانے کی کوشش ترک نہیں کرنی چاہیے۔

* * *

196: کاش مسلمان اپنی بدعملیوں سے اپنے پاکیزہ دین کو داغدار نہ کریں اور اپنے حسنِ عمل سے اسلام کی تعلیمات کی صداقت کو نمایاں کرنے کے بجائے، اپنی کوتاہیوں اور خامیوں کے باعث طالبانِ حق اور متلاشیانِ ہدایت کو اس دینِ حق سے متنفر کرنے کا سبب نہ بنیں۔

* * *

197: آج تو ہم یوں بگڑ چکے ہیں کہ قرآن میں جس امت کے محاسن بیان کیے گئے ہیں، ہم پہچان ہی نہیں سکتے کہ وہ ہم ہیں۔

* * *

198: کتنی افسوسناک حقیقت ہے کہ وہ امت جس کے بنیادی عقائد میں روزِ جزاء پر ایمان لانا ہے، میدانِ عمل میں اس کی غالب اکثریت میں اس ایمان کا کوئی اثر محسوس نہیں کیا جاتا۔

* * *

199: جس بے دردی سے آج ہم اپنا قیمتی وقت برباد کرتے ہیں، جس سنگ دلی سے ہم اپنے شخصی اور ملی فرائض کی ادائیگی میں کاہلی اور بے اعتنائی کا مظاہرہ کرتے ہیں، انہیں دیکھ کر خون کے آنسو ٹپکنے لگتے ہیں۔

200: کاش! ہم اس کتاب حکیم (قرآن کریم) کی طرف ایسی توجہ کرتے جس کی وہ مستحق ہے، تو آج ہم اپنی پستی پر سرد آہیں نہ بھرتے اور اغیار کی سرعت رفتار پر تصویر حیرت بنے کھڑے نہ ہوتے۔

* * *

201: حیا کا سر ندامت کے بوجھ سے نہیں اٹھ سکتا۔ جب ہم اللہ تعالی کی محبت کے لمبے چوڑے دعوے کرتے ہیں اور عمل کی دنیا میں رسول کریم ﷺ کی سنت سے انحراف کیے ہوئے ہیں۔

* * *

202: زندگی میں آرزو کی چنگاری نہ ہو تو وہ زندگی نہیں، ایک مردہ لاش ہے۔

* * *

203: امراء و اغنیاء سے اپنے آپ کو کمتر سمجھے، تو یہ اس (عالم) کی اپنی کم نگاہی ہے ورنہ جو نعمت اور دولت اسے عطا فرمائی گئی ہے، اس کے سامنے دولت قارون اور جاہ و منصب کی وقعت ہی کیا ہے؟

* * *

204: اگر کامل مرشد اور مربی مل جائے تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے۔

اگر کوئی شعیب آئے میسر
شبانی سے کلیمی دو قدم ہے

* * *

205: ہر وہ نعمت جو یادِ الٰہی سے غافل کردے اور اس کے محبوب ﷺ کی محبت کے ولولے کو سرد کردے، بہت بڑا عذاب ہے اور ہر وہ تکلیف جو کسی غافل کو ہوشیار کردے اور یادِ الٰہی کی طرف راغب کردے بہت بڑی نعمت ہے۔

* * *

206: ہر فتو اور تھو کا کام نہیں کہ وہ حوادثات کے منہ زور ریلے کے سامنے سینہ تان کر کھڑا ہو جائے اور

فتنہ وفساد کے بھڑکتے ہوئے شعلوں میں کود کر انہیں گلزارِ خلیل بنادے۔

* * *

207: وہ لوگ جن کے نزدیک نفع ونقصان اور سود وزیاں جانچنے کی کسوٹی صرف دنیا کا عیش وآرام اور عزت وجاہ ہے۔ ان کے نزدیک وہ ہستیاں عقل ودانش سے محروم ہیں، جو اپنے دین وایمان کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا دیتی ہیں۔

* * *

208: اسلام کے نزدیک انسان میں مستور ممکنہ قوتیں فقط اسی وقت بیدار ہوتی ہیں، جب وہ کشمکش حیات میں بھرپور حصہ لیتا ہے۔ اس کی توانائیوں کی آزمائش کے لئے حادثات سے ٹکرانا ضروری ہے۔ زندگی کی گراباریوں سے نجات حاصل کرکے کسی گوشہ عافیت میں پناہ لینا مومن کے لیے جائز نہیں۔

* * *

209: بندہ مومن گرداب حالات میں الجھ کر مقصد حیات سے غافل نہیں ہوتا۔

* * *

210: مومن کی شان ہی یہ ہے کہ ہر کام کو اللہ تعالی کے سپرد کردے تاکہ اس کی نظر کرم سے راہ کی ساری صعوبتیں خود بخود دور ہوتی چلی جائیں۔

* * *

211: اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا مومن کا شیوہ نہیں، وہ جب چاہتا ہے خزاں زدہ درخت کو پر بہار بنا دیتا ہے۔

* * *

212: قرآن حکیم نے جابجا مومن کی یہ شان بیان کی ہے کہ وہ اپنے اسلامی بھائیوں کے ساتھ بڑا نرم خو اور حلیم الطبع ہوتا ہے، لیکن اسلام کے دشمنوں کے سامنے وہ بپھرا ہوا شیر ہے، جس کی گرج سے سینوں

میں دل پانی پانی ہوجاتے ہیں۔

اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ

جس سے جگر لالا میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم!
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائے وہ طوفان

* * *

213: مرد گھبرایا نہیں کرتے۔ سپاہی کا کام سربکف کفن ہو کر میدان میں کود پڑنا ہے۔ نتیجہ کے بارے میں اسے پریشان نہیں ہونا چاہیے۔

* * *

214: مومن کی کیفیت ایسی ہونی چاہیے کہ اپنی ہر نیت کو اپنے رب کا فضل تصور کرے اور اپنے علم، عمل اور تقویٰ پر ذرا گھمنڈ نہ کرے اور ہر لغزش سے اس کی پناہ مانگتا رہے۔

* * *

215: بے شک جنہیں اللہ تعالیٰ کی معیت نصیب ہوتی ہے، نہ انہیں نفس فریب دے سکتا ہے نہ انہیں شیطان بہکا سکتا ہے اور نہ کوئی جابر دشمن ان کا بال بیکا کر سکتا ہے۔

نشان مرد مومن باتو گویم،
چوں مرگ آید تبسم بر لب اوست

ترجمہ: میں تمہیں مرد مومن کی علامت بتاتا ہوں جب اس کی موت آتی ہے تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ کھیل رہی ہوتی ہے۔

* * *

216: صوفیاء کرام نے دنیا کو ترک کرنے کی تلقین نہیں کی بلکہ دنیا کے بے اعتدالانہ استعمال اور اس کی محبت میں کھو جانے سے منع کیا ہے۔

217: چلہ کشی اور ریاضت، رہبانیت نہیں۔ جس طرح ہمارے بعض احباب کو غلط فہمی ہوئی ہے، یہ تربیت کے وہ لمحے ہیں جو زندگی کو کامیاب بنانے کے لیے ازبس مفید ہیں۔

* * *

218: آپ اولیائے کاملین کی سیرت کا مطالعہ کیجئے، ان کی کتاب زیست (زندگی) کا ہر ورق جہاد اور مجاہدے کے روح پرور کارناموں سے تابندہ ہے۔

* * *

219: وہ عزم جو شکست قبول نہیں کر سکتا، وہ دل میں پیدا ہی اس وقت ہوتا ہے جب کسی مرد کامل کی نگاہِ کرم پڑتی ہے۔

* * *

220: بات صرف اتنی ہے کہ حقِ بندگی انسان پورا کرے پھر اس کے فضل و کرم کی جو بارش ہوتی ہے، جو پھوار اور رم جھم برستی ہے اس کا کوئی حد و شمار نہیں۔

* * *

221: جب بندہ اپنے خدا کے ساتھ کیے ہوئے وعدے پورے کرتا ہے تو اس کی مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں۔ کانٹے خود بخود پھولوں کا روپ دھار لیا کرتے ہیں۔

* * *

222: کمی اگر ہوتی ہے تو ہماری طرف سے۔ اس کریم کی طرف سے تو کوئی کمی نہیں۔ اس کی رحمت بے پایاں تو ہر وقت ہمارا انتظار کرتی ہے۔

* * *

223: جوانی ہی توبہ کی اصل عمر ہے لیکن درِ توبہ تو کبھی بند نہیں ہوتا۔ بندہ جب بھی اپنے آقا کے درِ اقدس کو شرمندگی اور خجالت کے آنسو سے کھٹکھٹاتا ہے تو اللہ تعالی کی بخشش کی گھٹائیں پرے باندھ کر اس

کا استقبال کیا کرتی ہیں۔

* * *

224: ہمیں چاہیے کہ اپنے دل کی صفائی اور پاکیزگی کے لیے ذکرِ الٰہی کو اپنا وظیفہ بنائیں۔ جب ذکرِ الٰہی میں ہمارا دل محو ہو جائے گا اور دنیوی آلائشوں سے ہمارا دل صاف ہو جائے گا تو ہمیں عبادت میں وہ لذت اور سرور حاصل ہو گا جس پر ملائکہ بھی ناز کریں گے۔

* * *

225: تم ہر قول و فعل میں اپنے دل کی سوئی کا قبلہ صرف اور صرف رضائے الٰہی کو بنائے رکھنا، بندہ نوازی اور بندہ پروری کا سلیقہ اسے خوب آتا ہے۔

* * *

226: اللہ تعالیٰ کی نوازشات کا کیا کہنا! ساری عمر برباد کرنے کے بعد بھی اگر کوئی نادم اور شرمسار ہو کر درِ اقدس پر حاضر ہوتا ہے، تو اس کے لیے آغوشِ رحمت کو کشادہ کر دیا جاتا ہے، اس کے سابقہ نامہ اعمال کی سیاہی دھو دی جاتی ہے اور اس پر ایسے ایسے کرم فرمائے جاتے ہیں جنہیں دیکھ کر دنیا حیران ہو جاتی ہے۔

* * *

227: اگر کسی نے اپنی زندگی کا قیمتی حصہ نافرمانی اور سرکشی میں ضائع کر دیا ہو، وہ اپنے کیے پر ندامت محسوس کرتے ہوئے جب بھی توبہ کا دروازہ کھٹکھٹائے گا، رحمتِ الٰہی کو منتظر پائے گا۔

* * *

228: کوئی ایک دکھا دو جس نے حقِ بندگی ادا کیا ہو اور رب کریم نے اس پر بندہ پروری کی انتہا نہ کر دی ہو۔

* * *

229: اسلام امن وسلامتی کا دین ہے۔ قتل وغارت اور خون ریزی اس کی فطرت کے خلاف ہے۔

* * *

230: اسلام کے جامعیت کی یہ بین دلیل ہے کہ اس کی روشنی سے زندگی کے سارے گوشے منور ہو رہے ہیں اور اس کے فیض سے ہماری زندگی کا ہر شعبہ بہرہ ور ہو رہا ہے۔

* * *

231: اسلام نے جن چیزوں کے بجالانے کا حکم دیا ہے اس میں ہمارا، ہماری قوم کا بلکہ ساری انسانیت کا بھلا ہے اور جن چیزوں سے روکا ہے، اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ اس میں ہمارا، ہماری قوم کا اور ساری انسانیت کا نقصان ہے۔

* * *

232: جوانی کے عالم میں نگاہ کو کنٹرول کرنا ولایت کی علامت ہے۔

* * *

233: ایک ہوتا ہے ناجائز، ایک ہوتا ہے مروت کے خلاف، بڑے بڑے بال رکھ لینا یا فیشنی لباس پہننا یا ایسی دوسری بھونڈی حرکتیں کرنا ناجائز نہیں مگر مروت کے خلاف ہے جو ایک مرد مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔ اسی طرح راہ چلتے کھانا یا کھڑے ہو کر کھانا وغیرہ بھی مروت کے خلاف ہے۔

* * *

234: چھوٹی چھوٹی اور حقیر اشیاء کے حصول کے لیے لوگوں کے سامنے ہاتھ نہ پھیلایا کرو۔ اللہ تعالی نے جو کچھ آپ کے مقدر میں لکھ دیا ہے، وہ ضرور آپ کو عطا کرے گا۔

* * *

235: عزت نفس انسان کا سرمایہ حیات ہے۔ جس کام سے عزتِ نفس مجروح ہو اسے ترک کر دینا چاہیے۔ دکاندار سے سودا سلف لیتے ہوئے جھگڑنا، کوچوان، کنڈیکٹر کو کرایہ ادا کرنے پر بحث و مباحثہ کرنا،

قلی، موچی وغیرہ کو مزدوری ادا کرنے میں قیل و قال کرنا، عزت نفس کو مجروح کردیتے ہیں اور ایک عالم کے شایانِ شان نہیں۔

* * *

236: محسن انسانیت ﷺ کی ہدایت پر عمل کرکے ہم مادی زندگی کے خارزاروں کو گلستان بناسکتے ہیں اور عروس گیتی کی الجھی ہوئی زلفوں کو بھی سنوار سکتے ہیں۔

* * *

237: وہی عالم دین بہتر انداز میں دین کی خدمت کرسکتا ہے، جو اپنے گھر کے معاملات میں زیادہ پر سکون ہے۔

* * *

238: اپنی خانگی زندگی خوشگوار رکھنا۔ ماں باپ، بہن بھائیوں اور بیوی میں افہام وتفہیم اور توازن رکھنا۔ یہ ضروری نہیں خانگی زندگی دولت ہی سے سدھرتی ہے بلکہ یہ میاں بیوی کی معاملہ فہمی اور الفت و محبت سے سنورتی ہے۔ بیوی لپ اسٹک تمہارے لیے لگاتی ہے، اگر تم اس سے یہ کہو کہ نیک بخت! تم مجھے ویسے ہی پیاری لگتی ہو، تو اسے کیا ضرورت ہے لپ اسٹک وغیرہ لگانے کی اور مصنوعی میک اپ کرنے کی۔

* * *

239: وہ گھر جس میں میاں بیوی میں اَن بَن ہو وہ کبھی سچی مسرتوں سے لطف اندوز نہیں ہوسکتا۔

* * *

240: اسلام کے نزدیک رشتہ ازدواج بڑا مقدس رشتہ ہے۔ صحت مند بنیادوں پر جتنا مستحکم ہوگا، خاندان اور معاشرہ دونوں اتنا ہی مسرتوں سے مالامال ہوں گے اور خوشحالی کی فضا میں نشوونما پائیں گے۔

241: معاشرہ زندگی کی مسرتوں سے لطف اندوز ہوسکتا ہے جب خاندان کے افراد میں باہمی محبت و پیار ہو۔

* * *

242: جس گھر میں یتیم بچوں پر زیادتیاں کی جائیں اور ان کے سرپرست ان کی دولت کو خرد برد کرنے کے لیے سازش و فریب کے جال بنتے رہیں، اس گھر کی فضا کبھی صحت مند نہیں ہو سکتی اور اس خاندان کے افراد کبھی سچی مسرت کی لذتوں سے آشنا نہیں ہو سکتے۔

* * *

243: انسانی معاشرہ کی خشت اول گھر ہے۔ اگر گھر کا ماحول صحت مند ہو تو سارا معاشرہ صحت مند اور خوشحال ہو گا اور اگر گھر ہی پراگندہ ہو تو سارا معاشرہ بیمار و نزار ہو گا۔ انسانی معاشرہ کا فرد ہوتے ہوئے، معاشرہ کے دوسرے افراد کے جو حقوق اس پر واجب ہیں، ان کو حسن و خوبی سے انجام دینا ہی حسن خلق کہلاتا ہے۔

* * *

244: وہ انسان کتنا خوش بخت اور معاشرے کے تمام طبقات میں محترم اور معزز ہو گا جس کی زندگی کا دامن، فواحش اور منکرات سے منزہ ہو اور وہ انسان جو فواحش و منکرات کے ارتکاب سے باز نہیں آتا، جاہ و منصب کے اعتبار سے وہ کتنا ہی بلند و بالا ہو، کسی شریف انسان کے دل میں اس کے لیے عزت و تکریم کا جذبہ نہیں پایا جاتا۔

* * *

245: اسلام جس معاشرے کی تشکیل کے لیے کوشاں ہے، وہاں گناہ کی کوئی گنجائش نہیں، جلوت و خلوت، ظاہر و باطن یکساں دونوں پاک ہوں۔

* * *

246: معاشرہ خواہ کتنا ہی گندا ہو جائے، صالح اقدار ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ چور بھی چور کی تعریف نہیں کرتا اور چوری کو اچھا نہیں سمجھتا۔

* * *

247: معاشرہ میں نیکی کو فروغ دینا اور برائی کا قلع قمع کرنا صرف ایک فرد یا چند اشخاص کی ذمہ داری نہیں بلکہ ساری قوم کا اجتماعی فریضہ ہے۔

* * *

248: عورت کو جو مقام اسلام نے معاشرے میں بخشا ہے، اس کی نظیر نہیں۔ ویسے کوئی آنکھیں بند رکھنے پر ہی ادھار کھائے بیٹھا ہو تو چشم آفتاب راچہ گناہ۔

* * *

249: معاشرے کا ہر فرد جب تک اپنے فرائض پوری ذمہ داری سے ادا نہیں کرے گا۔ جب تک اسے اپنے حقوق کی بازیابی کا یقین نہ ہوگا، اس وقت تک صحت مند معاشرہ وجود میں نہیں آسکتا۔ اس لیے حقوق و فرائض میں اعتدال اور توازن برقرار رکھنا اہم اور بنیادی ضرورت ہے۔

* * *

250: معاشرے کی تطہیر، اصلاح اور صحت مند نشو و نما کے لیے قانون اور اخلاق دونوں کی اشد ضرورت ہے اور ان میں یہ حسن امتزاج صرف حضور نبی کریم ﷺ کے پیش کردہ ضابطہ اخلاق میں نظر آتا ہے۔

* * *

251: فردِ واحد کی عقل کتنی دور اندیش اور دور رس کیوں نہ ہو، اس کا خلوص کتنا بے پایاں اور صلاحیتیں کتنی بے نظیر ہوں۔ وہ قوم کی اجتماعی فکر اور شورائی عاقبت اندیشی کا نعم البدل نہیں ہو سکتا۔

* * *

252: ملک کو خوشحالی اور ترقی سے ہمکنار کرنے کی ساری ذمہ داری حزب اقتدار پر نہیں ہوتی۔ حزب اختلاف کی دانشمندانہ تنقید اور مخلصانہ مشوروں کا بھی بڑا دخل ہوتا ہے۔

* * *

253: مریض کا علاج اگر بروقت نہ کیا جائے تو آخری وقت میں کوئی بھی تریاق اس کی بقا کا ضامن نہیں ہو سکتا۔

* * *

254: دنیا کے کسی ملک کے قانون اور آئین میں باغی کے لیے کوئی گنجائش نہیں، خواہ وہ اپنے علم و فضل، زہد و تقویٰ اور انکشافات و ایجادات میں یگانہ روزگار ہی کیوں نہ ہو۔

* * *

255: ہر قوم کی بقا اور نشوونما کا انحصار اس کے عقیدے کی پختگی پر ہے۔ جب کسی قوم کے عقیدے کی بنیاد کو کھوکھلا کر دیا جاتا ہے تو وہ قوم بحیثیت ایک قوم کے ختم ہو جاتی ہے۔

* * *

256: اسلامی مملکت کے صدر، وزیر اعظم اور افسران کسی خود ساختہ مصلحت کی وجہ سے ترک سنت کے مجاز نہیں۔

* * *

257: حکومت کا فرض یہ ہے کہ وہ سارے ادارے جو اس کی زیر نگرانی کام کر رہے ہیں، ان سے شعوری بلکہ غیر شعوری طور پر بھی کوئی ایسی حرکت ثابت نہ ہو جو اسلام کی عظمت کو داغ دار کرنے کا باعث بنے۔

* * *

258: اسلام ہر کام میں اعتدال اور میانہ روی کو خاص اہمیت دیتا ہے۔ اس کے دینِ الٰہی ہونے کی یہ

ایک روشن دلیل ہے۔

عبادت، معاملات، قوانین اور اخلاق الغرض اس کے جملہ اوامر نواہی میں اعتدال کا نور جھلک رہا ہوتا ہے۔

* * *

259: کوئی چیز خواہ کتنی منفعت بخش اور حسین و جمیل ہو، اس میں جب افراط و تفریط راہ پالیتی ہے، تو اس کی منفعت، مضرت میں بدل جاتی ہے۔ اس کا حسن و جمال پراگندگی کا شکار ہو جاتا ہے۔

* * *

260: کاروانِ انسانیت کی قیادت کا رشتہ جب بھی وحیِ الٰہی سے چھوٹا اور عقل نے اس کی زمام (باگ) اپنے ہاتھ میں لی، تو افراط و تفریط کی بھول بھلیوں میں ہی وہ ٹھوکریں کھاتا رہا، کبھی ذاتی مفادات کے خارزاروں میں الجھ کر رہ گیا اور کبھی اجتماعی مفاد کی تُند لہریں اسے خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے گئیں۔

* * *

261: فکری انتشار اور عقائد کا اختلاف جب حدِ اعتدال سے تجاوز کر جاتا ہے تو پھر اس کے تند و تیز ریلے بڑے بڑے قلعوں اور ایوانوں کو تنکوں کی طرح بہا کر لے جاتے ہیں۔ بلندیاں اور پستیاں یکساں طور پر اس میں غرق ہو جاتی ہیں۔

* * *

262: عدل و انصاف، زندگی کی بوقلموں رعنائیوں اور دل آویزیوں کی جان ہے۔

* * *

263: یہ فخر اسلام کو ہی حاصل ہے کہ اس میں جھوٹے امتیازات کے بت مدت ہوئی پاش پاش کر دیے اور انسانی مساوات کا صرف قانون ہی پیش نہیں کیا بلکہ عمل کر کے دکھا دیا۔

* * *

264: اگر لوگ مجرموں کی پشت پناہی کرنا ترک کر دیں اور قانون کی تنفیذ میں آڑ نہ بنیں تو جرائم کا استیصال کرنے میں زیادہ دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ مسلمان جو یوم الحساب پر یقین رکھتے ہیں، ان کے لیے تو کسی حالت میں جائز نہیں کہ وہ اپنے گناہوں کے خلاف جہاد کرنے کے بجائے گناہ گار کی اعانت کرنے لگیں اور اس طرح برائیوں کے فروغ کا باعث بنیں۔

* * *

265: قوموں کے سیاسی زوال سے پہلے ان کا اخلاقی انحطاط شروع ہوتا ہے، جو بالآخر انہیں ایوان اقتدار سے نکل جانے پر مجبور کر دیتا ہے۔

* * *

266: جب سے ہم نے آیتِ الٰہی میں غور و فکر کا رویہ ترک کر دیا ہے، ہماری زندگی کے گلشن میں کھلنے والے پھول رنگ اور مہک دونوں سے محروم ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

* * *

267: قدرت کے قانونِ احتساب کے حرکت میں آنے سے پہلے ہمیں خود اپنا محاسبہ کرنا چاہیے۔ اسی میں ہماری نجات ہے اور اسی میں ہماری فلاح ہے۔

* * *

268: اگر کسی ولی کی صحبت نصیب نہ ہو سکے تو اولیاء کے ملفوظات پڑھنے سے بھی بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

* * *

269: حیاء ایک پردہ سا ہوتا ہے، جب تک رہتا ہے فولاد کی طرح مضبوط رہتا ہے۔ لیکن جب یہ اٹھ جائے تو کوئی برائی بری نہیں لگتی۔

* * *

270: یہ کتنی بڑی بدبختی ہے کہ ہم کسی کامیابی یا اثر کو اپنی طرف منسوب کریں۔

271: اگر انسان کی تخلیقی قوتیں بے کار ہوجائیں اور اس کی غور و فکر کی صلاحیتیں ختم ہوجائیں تو یہ اللہ تعالی کا بہت بڑا عذاب ہے۔

* * *

272: جو شخص خدا فراموش ہوتا ہے، وہ خود فراموش بھی ہوتا ہے۔

* * *

273: انسان جب سنورتا ہے تو فرشتوں کا قبلہ بن جاتا ہے، اور جب بگڑتا ہے تو بے سمجھی اور سنگ دلی میں پتھروں کو بھی مات کر دیتا ہے۔

* * *

274: اللہ تعالی نے بدن انسانی کی یہ مشینری بنائی ہی ایسی ہے کہ فطری طریقہ پر استعمال کرنے سے خراب نہیں ہوتی۔

* * *

275: اس سے بڑھ کر اور بے انصافی کیا ہو سکتی ہے کہ ایک شخص کے طالب علمی کے زمانہ کی کوتاہیاں بیان کر کے اس کی علمی بزرگی اور اخلاقی فضیلت پر زبان طعن دراز کی جائے۔

* * *

276: اگر کوئی نادان اس غلط فہمی کا شکار ہو جائے کہ وہ بڑا زیرک اور دانا ہے یا اگر کوئی جاہل اپنی جہالت کو علم و فضل خیال کرنے لگے تو افہام و تفہیم کا مرحلہ بڑا پیچیدہ ہو جاتا ہے اور اس کا نتیجہ خیز ہونے کے امکانات بہت قلیل رہ جاتے ہیں۔ وہ اپنی سراسر نامعقول بات کو معقولیت کی جان یقین کر لیتا ہے اور اگر اس کو اس کی نامعقولیت کی طرف متوجہ کیا جائے تو وہ سننے تک کا روادار نہیں ہوتا۔

* * *

277: بگاڑنا آسان ہے، بنانا مشکل ہے۔ تخریب کے لیے محنت کی ضرورت نہیں، لیکن تعمیر کے لیے

بلند حوصلگی، ایثار اور صبر آزما محنت کی ضرورت ہے۔

* * *

278: صیاد کا تو کام ہی دام بچھانا ہے، قصور اس کا ہے جو اپنی خداداد بینائی سے کام نہیں لیتا اور اس جال میں آکر پھنس جاتا ہے۔

* * *

279: ایک نادان اور غیر تربیت یافتہ مبلغ اپنی دعوت کے لئے، اس دعوت کے دشمنوں سے بھی زیادہ ضرر رساں ہو سکتا ہے۔

* * *

280: سچ تو یہ ہے کہ اس مرقع دلبری و زیبائی ﷺ کی نوک مژگاں (پلکوں) پر لرزتا ہوا ایک آنسو سارے عالم سے زیادہ قیمتی ہے۔

* * *

281: اسلام تو یہ ہے کہ انسان عقیدہ توحید پر بھی غبار نہ آنے دے اور شان رسالت سے بھی آنکھیں بند نہ کرے۔

* * *

282: خدمت خلق کا ثواب نفل عبادت سے کئی گنا زیادہ ہے۔

* * *

283: جو درخت تپتے صحرا میں ٹھنڈی چھاؤں مہیا کر رہا ہو اور میٹھے پھلوں سے جھولیاں بھر رہا ہو، اس کی جڑیں کھوکھلی کرنا سب سے بڑی نادانی ہے۔

* * *

284: فتح فوجوں کی کثرت سے نہیں بلکہ مالک حقیقی کی نصرت سے ہوا کرتی ہے۔

285: محبوبانِ خدا کا ادب کلیدِ سعادت ہے اور ان کی جناب میں گستاخی موجبِ حرمان ہے۔

* * *

286: خطا اور نسیان پر اگرچہ مواخذہ نہیں ہوگا اور انسان عذاب کا مستحق قرار نہیں پائے گا، لیکن خواص کا معاملہ اور ہے۔

ان سے تکبیر اولیٰ فوت ہونے پر بھی مواخذہ ہوتا ہے۔

* * *

287: اس سے بڑھ کر احساس کمتری کا مظاہرہ اور کوئی نہیں ہوسکتا کہ مسلمان قرآن مجید کی تصدیق کے لئے قدیم و جدید نظریات کا سہارا ڈھونڈتا پھرے۔

البتہ یہ بھی ضروری ہے کہ قرآنی حقائق کو سمجھنے کے لئے انتہائی کوشش کی جائے، ایسا نہ ہو کہ ہم سنے سنائے نظریات کو قرآن تصور کرنے لگیں اور اس بے خبری کے باعث علم و دانش کی دنیا میں اپنی تضحیک کے ساتھ قرآن مجید فرقان حمید کی توہین کا بھی سبب بنیں۔

* * *

288: سرور کائنات علیہ التسلیمات والتحیات کی ذات پاک تو بڑی اعلیٰ و ارفع ہے۔ اگر کوئی شخص اولیاء و مشائخ پر بھی بے جا اعتراض کرتا ہے تو وہ نعمت و برکت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

* * *

289: علم کی نشر و اشاعت میں قلم کا جو حصہ ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ قدیم زمانہ کے علماء و فضلاء کے علوم کو اگر قلم کے ذریعے صفحہ قرطاس پر تحریر نہ کر دیا جاتا تو صدہا سال بعد آج ہم ان سے کیونکر استفادہ کر سکتے تھے۔ جب تک قلم کا فیض جاری رہے گا علوم و فنون میں ترقی و اضافہ ہوتا رہے گا۔

* * *

290: ہم اہل بیت کی محبت کی کشتی میں سوار ہیں اور ہماری نگاہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جگمگاتی ہوئی

روشنی پر مرکوز ہیں۔ ہم زندگی کے سمندر کو آزمائشوں اور تکالیف کی کالی رات میں عبور کر رہے ہیں۔ جو اس کشتی میں سوار نہ ہوا وہ غرق ہو گیا اور جس نے ان روشن ستاروں سے ہدایت حاصل نہ کی وہ راہ راست سے بھٹک گیا۔

* * *

291: افراط و تفریط سے بچتے ہوئے عقائد، اعمال اور اخلاق میں اسلام کے احکام پر پابندی سے چلنے اور چلتے رہنے کو استقامت کہتے ہیں۔

* * *

292: کسی کام کو نیم دلی اور بے توجہی سے کرنا یا اس میں کوئی خامی اور نقص باقی رہنے دینا ہمارے آقا ﷺ کو ہرگز پسند نہیں۔

* * *

293: اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق پر یہ بڑا احسان ہے کہ ہر فرعون کی سرکوبی کے لئے، وہ کوئی موسیٰ پیدا فرما دیتا ہے۔

* * *

294: قرآن کریم کی کسی آیت کا ایسا مفہوم بیان کرنا، جس سے دوسری آیتوں کی تغلیط (نفی) ہوتی ہو کسی ایماندار کے شایانِ شان نہیں۔

* * *

295: اللہ تعالیٰ کی یاد اور ذکر کے بغیر سکونِ دل کا حصول ناممکن ہے۔

* * *

296: بعض تکلیفیں انسان کو خوابِ غفلت سے چونکا دینے کے لیے ہوتی ہیں۔

* * *

297: اللہ کریم ہر انسان کو اس کی زندگی میں موقع دیتا ہے تاکہ وہ اپنی سابقہ غفلتوں اور کوتاہیوں کی تلافی کرسکے لیکن بعض بدنصیب اس سنہری فرصت کو بھی ضائع کر دیتے ہیں۔

* * *

298: صحبت کا اثر مسلّم ہے۔ انسان اپنے ہم نشین کی عادات، اخلاق اور عقائد سے ضرور متاثر ہوتا ہے۔

* * *

299: وہ لوگ جو حضور ﷺ کے کمالاتِ علمی کا انکار کرتے ہیں اور اس برے ارادے سے قرآن و حدیث کا مطالعہ کرتے ہیں کہ انہیں کوئی ایسی چیز ہاتھ آجائے جس سے وہ اپنے ناقص اور غلط خیال کے مطابق کمالات مصطفوی ﷺ کا انکار کرسکیں اور اس تقدس مآب کی جناب میں بازاری الفاظ، بے حیائی اور بے باکی سے اپنی تقریروں اور تحریروں میں استعمال کرتے ہیں، وہ خود سوچیں کہ ان کا حشر کیا ہوگا!

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر،
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

* * *

300: دل کے آئینہ سے غفلت کا غبار اور روح کے رخ تاباں سے نافرمانی کے داغ دھونے کا طریقہ یہ ہے، کہ انسان اپنی زندگی کی صبحیں اور شامیں یادِ الٰہی میں بسر کرے۔

* * *

301: جب کوئی قوم راہ راست سے بھٹک جاتی ہے تو کوئی علمی ترقی اسے اس کے دردناک انجام سے نہیں بچا سکتی۔

* * *

302: بعض لوگ حضور رحمت اللعالمین صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہ کی ظاہری بشریت میں یوں کھو کر رہ جاتے ہیں کہ حقیقت محمدیہ ﷺ کی جلوہ سامانیوں کو ان کی آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔

دل بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

* * *

303: اگر آباء واجداد حق پر ہوں، بلکہ حق کے علم بردار رہے ہوں اور ان کی زندگیاں، ان کا عمل اور ان کا وجود ہی اسلام کی حقانیت کی روشن دلیل ہو، تو ان کی اقتداء اور پیروی عین ہدایت اور سعادت ہے۔

* * *

304: نابینا اگر سرخ و سفید کو نہ سمجھ سکے تو وہ معذور ضرور ہے لیکن اسے یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ سرخ اور سفید کا انکار ہی کر دے۔

* * *

305: ہم وارثان اسلام اور مدعیان شریعت کی محرومیوں اور حال زار کو دیکھ کر دوسری قومیں اسلام کو دور ہی سے سات سلام کر دیتی ہیں۔

* * *

306: اگر یرقان کے مریض کو ہر چیز زرد دکھائی دے، تو اس کی آنکھوں کا قصور ہے، ہر چیز تو زرد نہیں۔

* * *

307: دیدۂ بینا اور عقل رسا کی نعمت ارزاں عام نہیں ہوتی۔ برسوں کے تگ و دو کے بعد کہیں کوئی مرد حکیم بزم آرا ہوتا ہے۔

* * *

308: اسلام کے نزدیک انسان فطرتاً بدکار اور ناہنجار نہیں بلکہ وہ صاف دل، پاک نفس پیدا ہوتا ہے۔ اس کے اپنے برے اعمال ہی اس کے آئینہ دل کو مکدر کر دیتے ہیں اور نیکی کی قوتوں کا گلا گھونٹ کر انہیں خاموش کر دیتے ہیں۔

309: پھولوں سے وہ کانٹے بہرحال بہتر ہیں جو عیش و عشرت کے متوالوں کو زندگی کی تند اور تلخ حقیقتوں کا مقابلہ کرنے کا عزم بخش دیں۔

*　*　*

310: عاشق مسکین سب کچھ کر سکتا ہے، لیکن ایک چیز
اس کے بس کی نہیں۔ اس سے ہجر کے صدمے اور جدائی کی بے تابیاں برداشت نہیں ہو سکتیں۔ وہ فراق کے تصور سے ہی بے چین ہو جاتا ہے۔

*　*　*

311: حق تلفی سے جنم لینے والی نفرتیں، اتفاق و اتحاد کے قلعوں کو پاش پاش کر کے رکھ دیتی ہیں۔

*　*　*

312: ہوس زر ایک شکنجہ ہے کہ جو اس میں ایک دفعہ کس دیا گیا، اسے پھر ان بلند فضاؤں میں پر کشاں ہونے کی سعادت نہیں بخشی جاتی۔

*　*　*

313: اصحابِ عشق کی زندگی آفتاب سے زیادہ روشن، شبنم سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے۔

*　*　*

314: دوسرے بیجوں کی طرح انسان کے اعمال بھی اپنے مخصوص برگ و بار رکھتے ہیں۔ انسان کو ہر کام کرتے وقت اس کے مآل و انجام پر بھی نگاہ رکھنی چاہیے۔

*　*　*

315: تمہیں خدا کے علاوہ کسی اور سہارے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ اس سے زیادہ خوش قسمت اور کون ہو سکتا ہے؟ جسے خدا کا سہارا مل جائے۔

*　*　*

316: غلط راستہ اختیار کرنا حماقت ہے اور غلط راستے پر چلنے سے جو نتائج برآمد ہوتے ہیں، ان کی ذمہ داری قبول نہ کرنا بزدلی ہے۔

* * *

317: اس بدنصیب کا کیا حال ہوگا، رحمت و توفیقِ الٰہی نے جس کی دستگیری چھوڑ دی ہو۔

* * *

318: ربِ کائنات آج بھی ابابیلوں سے دشمن مروا سکتا ہے لیکن غیرتِ حق تعالیٰ آج یہ کام امتِ مصطفی ﷺ سے لینا چاہتی ہے۔ اُٹھو! اپنا فرض ادا کرو۔

* * *

319: مجرم کے ساتھ ایسی مہربانی اور شفقت جو دوسرے بے شمار لوگوں کو جرم کے ارتکاب پر جری کردے، اس سے وہ سختی بہتر ہے جو مجرم سے ہمت چھین لے کہ وہ دوبارہ اس کا ارتکاب کر سکے اور دوسرے لوگوں کے دلوں میں اپنی دہشت اور خوف پیدا کردے تاکہ کسی کے دل میں اس جرم کے ارتکاب کا خیال ہی پیدا نہ ہو۔

* * *

320: انسان جن مشاغل میں دن رات مشغول رہتا ہے، جن مقاصد کے حصول کے لئے وہ تگ و دو کرتا ہے، اس سے اگر وہ اپنی آخرت سنوارنا چاہتا ہے اور اپنے رب کریم کو راضی کرنا چاہتا ہے تو اسے مبارک ہو۔

* * *

321: خوشا وہ دل جسے عشقِ محبوب ﷺ میں اضطراب و بے قراری کی لذتیں بخشی جائیں۔

* * *

ملفوظات حافظ ملت علامہ عبدالعزیز مبارکپوری

322:بدن کی سلامتی قلت طعام میں اور روح کی سلامتی ترکِ گناہ میں اور دین کی سلامتی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے میں ہے۔

* * *

323:اگر کوئی تمہارا عیب ظاہر کرے تو دیکھو کہ وہ عیب تم میں پایا جاتا ہے یا نہیں۔ اگر پایا جاتا ہے تو اس سے باز آؤ اور عیب ظاہر کرنے والے سے کہو کہ تم نے مجھ پر کرم کیا کہ میرا عیب مجھ کو بتادیا اور اگر یہ عیب تم میں نہیں تو خداوند کریم سے دعا کرو کہ اس عیب ظاہر کرنے والے کو عیب جوئی سے بچائے اور مجھ کو بد کلامی سے محفوظ رکھے۔

* * *

324:(آخری ایام میں ایک بیماری سے اٹھے یعنی طبیعت سنبھلی تو سفر پر نکل گئے۔ واپسی پر لوگوں نے چہرے پر بشاشت دیکھی تو اس کا ذکر کیا۔ اس پر فرمایا) دین کے لئے جب میں سفر کرتا ہوں تو مجھے راحت ملتی ہے۔

* * *

325:ہم سے لوگوں نے علم پڑھا عمل نہیں پڑھا (جیسا کہ چاہیے) ہمارے شاگردوں میں مدرس، مفسر، خطیب، مفتی، مقرر و مصنف سبھی ہیں مگر عبدالعزیز کوئی نہیں ہوا۔ ہم نے صدرالشریعہ سے علم پڑھا تو عمل بھی پڑھا، چلنا بھی پڑھا، دیکھنا بھی پڑھا، کھانا بھی پڑھا غرض یہ کہ ان کی ہر ادا کو اپنایا۔

* * *

326:کام دنیا کا ہو یا دین کا صحت پر موقوف ہے۔

* * *

327:عزیز الخلائق (لوگوں میں عزیز) ہونے کے لیے کسب کمال ضروری ہے۔

328:احساس ذمہ داری سب سے قیمتی سرمایہ ہے۔

* * *

329:ایسی جگہ نہیں بیٹھنا چاہیے جہاں سے اٹھنا پڑے۔

* * *

330:دنیا کا علم بھی عزت و وقار کا سبب ہے چہ جائے کہ "علم دین"۔

* * *

331:لمبی چوڑی عمارتیں ہوں تعلیم نہ ہو تو سب بیکار ہے۔

* * *

332:طالب علمی کا زمانہ نہایت پابندی کا زمانہ ہے اس وقت جس چیز کی عادت پڑ جائے گی وہ ہمیشہ باقی رہے گی۔

* * *

333:کامیاب شخصیتوں کی تقلید (پیروی) کرنے سے آدمی کامیاب ہوتا ہے۔

* * *

334:اللہ عزوجل پر توکل کرنے والا دونوں جہان میں سربلند رہتا ہے۔

* * *

335:زیادہ ہنسنا اور قہقہے لگانا مومن کی شان نہیں۔

* * *

336:مدرسہ چلانا آسان کام نہیں اس کے لئے روح اور جسم دونوں کو گھلانا پڑتا ہے۔

337:عبادت کے ساتھ محرمات سے بچنے کا بھی اہتمام کرنا چاہیے کہ اس کے بغیر عبادت کے ثمرات حاصل نہیں ہوتے۔

338: جس کی نظر مقصد پر ہوگی کامیابی اس کے قدم چومے گی۔

* * *

339: خدا سے ڈرنے والا کسی سے نہیں ڈرتا۔

* * *

340: دین کے لئے گردن کٹانے کی ضرورت پڑے تو کٹا دینا چاہیے۔ پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے۔

* * *

341: قلب کی زندگی ذکر و فکر ہے۔

* * *

342: توکل ہی تو "کُل" ہے۔

* * *

343: جو خدا سے ڈرنا چھوڑ دیتا ہے وہ ساری دنیا سے ڈرتا ہے۔

* * *

344: دوسروں کی خوبیاں دیکھنی چاہیے اور اپنی خامیاں۔

* * *

345: وہ زمانہ اور تھا جب لوگ گناہ کے کے لیے چل کر جاتے تھے آج تو گناہ اور برائیاں خود چل کر آتی ہیں۔

* * *

346: مشیت ایزدی میں صبر ہی پریشان بندگی ہے۔

ملفوظات حافظ ملت، مولانا اختر حسین فیضی مصباحی، الجمع الاسلامی مبارکپور اعظم گڑھ

347۔ نفس کی خواہش چھوڑ دینا امیر بنا دیتا ہے اور اس کی اتباع کرنا اسیر بنا دیتا ہے۔

* * *

348۔ اللہ تعالیٰ نے خاص لوگوں کو اپنی دوستی اور ولایت کے لئے منتخب کر لیا ہے، وہ اس کے مُلک کے مالک ہوتے ہیں اللہ ہی نے ان کو برگزیدگی عطا کی ہوتی ہے اور انہیں قسم قسم کی کرامات سے نوازتا ہے، ان کی طبیعتیں خرابیوں سے پاک ہوتی ہیں وہ نفس کے تابعدار نہیں ہوتے۔

* * *

349۔ نماز ایک ایسی عبادت ہے، طالبانِ حق اللہ کی راہ میں ابتداء سے انتہاء تک اسی کے ذریعے سے راہ پاتے ہیں۔

* * *

350۔ محبت کا اثر یہ ہے کہ وہ دل سے محبوب کے سوا سب کچھ مٹا دیتی ہے۔

بُزرگانِ دین کی باتیں

فرامینِ حضرت مَیمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ

351۔ عیب نکالنے والے بدترین لوگ ہوتے ہیں۔

* * *

352۔ جو بارگاہِ الٰہی میں اپنا مرتبہ جاننا چاہے وہ اپنے اعمال میں غور کرے کیونکہ جیسے اُس کے اعمال ہیں ویسا ہی اُس کا مرتبہ ہوگا۔

* * *

353۔ جو قرآن پاک کی پیروی کرے تو قرآن اس کی رہنمائی کرتا ہے یہاں تک کہ جنت میں پہنچا دیتا ہے اور جو قرآن کو چھوڑ دیتا ہے قرآن اُس کو نہیں چھوڑتا اس کا پیچھا کرتا ہے یہاں تک کہ اسے جہنم میں گرا دیتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، جلد 4 صفحہ 87)

* * *

354۔ دنیا میں دو ہی لوگوں کے لئے بہتری ہے: توبہ کرنے والوں کے لیے اور بلندیٔ درجات کے واسطے عمل کرنے والوں کے لئے۔

* * *

355۔ اے نوجوانوں! اپنی جوانی اور چُستی میں اپنی قوت وطاقت کو اطاعتِ الٰہی میں صَرف کرو اور اے بوڑھو! اب کس چیز کا انتظار ہے؟

* * *

356۔ مجھے اپنی زندگی میں ایک درہم صدقہ کرنا اس سے زیادہ پسند ہے کہ میرے مرنے کے بعد کوئی میری طرف سے سو درہم صدقہ کرے۔

* * *

357۔ جو تقدیر پر راضی نہیں اس کی حَماقت کا کوئی علاج نہیں

* * *

فرامینِ حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ

358۔ دنیا و آخرت کی مثال دو سَوکنوں کی سی ہے اگر ایک کو راضی کیا جائے تو دوسری ناراض ہوجاتی ہے۔

* * *

359۔ جس نے اپنی خواہش کو اپنے قدموں کے نیچے رکھا شیطان اس کے سائے سے بھی بھاگتا ہے۔

* * *

360۔ مصیبت مومن کے لیے ایسی ہے جیسے چوپائے کے لیے پاؤں کی بیڑی۔

* * *

361۔ جو کسی مصیبت میں مبتلا کیا گیا یقیناً وہ انبیائے کرام علیہم السلام کے راستے پر چلایا گیا۔

* * *

362۔ میں نے ایک حَواری کی کتاب میں پڑھا: جب تجھے آزمائش میں مبتلا کیا جائے یا فرمایا: آزمائش والوں کی راہ پر چلایا جائے تو خود کو خوش نصیب سمجھ کیونکہ تجھے یقیناً تجھے انبیائے کرام علیہم السلام اور صالحین کی راہ پر چلایا گیا ہے اور جب تجھے نرمی و آسانی کی راہ پر چلایا جائے تو یقیناً تیرے لئے انبیاء اور صالحین کے علاوہ کسی دوسرے کی راہ منتخب کی گئی ہے۔

* * *

363۔ شیطان کو اولادِ آدم میں زیادہ سونے اور زیادہ کھانے والا سب سے زیادہ پسند ہے۔

* * *

364۔ جس کی بُردباری اس کی خواہش پر غالب آگئی وہی زبردست عالِم ہے۔

* * *

فرامینِ حضرت شُمَیط بن عَجْلان رحمۃ اللہ تعالی علیہ

365۔ جو شخص موت کو ہر وقت پیشِ نظر رکھتا ہے اُسے دنیا کی تنگی و خوشحالی کی کوئی پروا نہیں ہوتی۔

فرامینِ حضرت محمد بن منکدر رحمتہ اللہ تعالی علیہ

366۔ بچوں سے زیادہ مذاق نہ کیا کرو! ورنہ ان کے نزدیک تمہاری قدر و منزلت کم ہو جائے گی۔

* * *

367۔ آپ علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا: کون سا عمل آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا: بندۂ مومن کو خوش کرنا۔ پوچھا: اس کے علاوہ کوئی اور بات جس سے آپ کو لذّت حاصل ہوتی ہو؟ فرمایا: (مسلمان) بھائیوں پر خرچ کرنا۔

* * *

فرامینِ حضرت زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ

368۔ جو اللہ پاک سے ڈرتا ہے تو لوگ نہ چاہتے ہوئے بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔

* * *

فرامینِ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ

369۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان پسند کرتے تھے کہ عمل میں اضافہ ہی کریں کوئی کمی نہ کریں تاکہ استقامت باقی رہے۔

* * *

370۔ جب صحابہ کرام علیہم الرضوان کسی جنازے میں حاضر ہوتے تو چند دنوں تک غم زَدہ رہتے اور ان اور یہ غم ان میں واضح طور پر دیکھا جاتا۔

371۔ جب ہم کسی جنازے میں جاتے یہ کسی میت کے بارے میں سنتے تو ہم چند دن تک اس کے غم

میں مبتلا رہتے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اسے وہ معاملہ درپیش ہوا ہے جو اسے جنت کی طرف لے جائے گا یا پھر دوزخ کی طرف جب کہ تمہارا حال یہ ہے کہ تم اپنے جنازوں میں دنیا کی باتیں کرتے ہو۔

* * *

372۔ اگر بندہ اپنے گناہوں کی طرح اپنی عبادت کو چھپائے تو اللہ پاک اس کی عبادت کو ظاہر فرمادے گا۔

* * *

فرامینِ حضرت سفیان بن سعید ثوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ

373۔ جو نیک کام میں حرام مال خرچ کرتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو پیشاب سے کپڑے کو پاک کرتا ہے، کپڑا پانی سے ہی پاک ہوتا ہے اور گناہوں کو صرف حلال ہی مٹاتا ہے۔

* * *

374۔ جب تک خوفِ خدا کی شدت نہ ہو عبادت کی طاقت اور عبادت پر مضبوطی کسی کو حاصل نہیں ہو سکتی۔

* * *

فرامینِ حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ

375۔ علم کا پہلا درجہ غور سے سننا پھر خاموشی اختیار کرنا پھر اسے یاد رکھنا پھر اس پر عمل کرنا اور پھر اسے پھیلانا ہے۔

* * *

376۔ جب کوئی عالِم "لَا اَدْرِیْ" (یعنی میں نہیں جانتا) کہنا چھوڑ دیتا ہے تو ہلاکتوں میں پڑ جاتا ہے۔

377۔ اصحابِ حکمت کے ساتھ بیٹھا کرو کیونکہ ان کی مجلس میں غنیمت، ان کی صحبت سلامتی اور ان کی دوستی عزت ہے۔

فرامینِ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالی علیہ

378۔ جس نے علماء کو حقیر سمجھا اس کی آخرت کو نقصان ہو گا۔

* * *

379۔ جہاں بولنا نہ ہو وہاں خاموش رہنا آدمی کے لئے زبردست زینت ہے۔

* * *

380۔ خندہ پیشانی سے ملاقات کرنے، خوب بھلائی کرنے اور کسی کو تکلیف نہ دینے کا نام حسنِ اخلاق ہے۔

* * *

فرامینِ حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ

381۔ اپنے مسلمان بھائیوں کی غلطیوں کو معاف کرنا بہادری ہے۔

* * *

382۔ غور و فکر ایک ایسا آئینہ ہے جو تجھے تیری نیکیاں اور برائیاں دکھاتا ہے۔

* * *

383۔ اللہ پاک کی محبت کا مطلب یہ ہے کہ استقامت کے ساتھ اس کی اطاعت کی جائے، جن کاموں کے کرنے کا اس نے حکم دیا انہیں اور جن سے بچنے کا حکم دیا ان سے بچنے کو اپنے اوپر لازم کر لیا جائے۔

* * *

فرامینِ حضرت عبداللہ بن عون رحمتہ اللہ تعالی علیہ

384۔ اللہ پاک نے جس کو اچھی صورت، اچھا رزق اور نیک منصب دیا ہو پھر وہ اللہ پاک کے لیے عاجزی اختیار کرے تو وہ خالص اللہ والوں میں سے ہے۔

* * *

385۔ کتنے ہی ایسے ہیں جنہوں نے دن کا استقبال کیا مگر اس کو مکمل نہ کر سکے اور کتنے ہی ایسے ہیں جنہوں نے آنے والے دن کا انتظار کیا مگر اس کو نہ پا سکے، اگر تم موت اور اس کی مسافت پر غور کر و کروں تو ضرور خواہشات کے دھوکوں سے نفرت کرو گے۔

* * *

386۔ توبہ کرنے والے کے دل اس شیشے کی مانند ہوتے ہیں جس میں ہر شے نظر آتی ہے، ان کے دل نصیحت کو جلدی قبول کرتے ہیں اور وہ نرمی کے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔

* * *

فرامینِ حضرت احمد بن حرب رحمۃ اللہ تعالی علیہ

387۔ نیکوں سے محبت رکھنا، ان کے پاس بیٹھنا، ان کی صحبت میں رہنا، ان کے افعال و اقوال دیکھ کر عمل کرنا، انسانی قلب (دل) کے لئے اس سے زیادہ کوئی بات نافع (نفع بخش) نہیں۔

* * *

388۔ مجھے اُس شخص پر تعجب ہے جس سے معلوم ہے کہ اُس کے آگے سجی ہوئی جنت اور پیچھے بھڑکتی ہوئی جہنم ہے پھر بھی اُسے نیند آجائے۔

* * *

فرامینِ حضرت یحیی بن خالد رحمۃ اللہ تعالی علیہ

389۔ یہ دنیا آنے جانے والی چیز ہے اور مال عارضی ہے، ہم سے پہلے لوگ ہمارے لئے نمونہ ہیں اور ہم اپنے بعد والوں کے لئے عبرت ہیں۔

* * *

فرامینِ حضرت محمد بن کعب قُرظی رحمۃ اللہ تعالی علیہ

390۔ زمین ایک شخص کے حق میں روتی اور ایک شخص کے خلاف روتی ہے۔ جس کے لئے روتی ہے یہ

وہ خوش نصیب ہے جو اس کی پیٹھ پر اللہ پاک کی اطاعت بجالاتا ہے جس کے خلاف روتی ہے یہ وہ بدنصیب ہے ہے جس نے اللہ پاک کی نافرمانی کے سبب زمین کو بوجھل کردیا ہے۔

* * *

فرامینِ حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ تعالی علیہ

391۔ جب تم یہ دیکھو کہ تمہارا پروردگار تمہیں پے درپے نعمتیں عطا فرمارہا ہے اور تم اس کی نافرمانی کئے جارہے ہو تو تمہیں اس سے ڈرنا چاہیئے۔

* * *

392۔ جس طرح پوری کوشش سے تم اپنے گناہ کو چھپاتے ہو اسی طرح اپنی نیکیاں بھی چھپانے کی کوشش کرو۔

* * *

393۔ دنیامیں جو زندگی گزر چکی ہے وہ خواب کی طرح ہے اور جو باقی ہے وہ تمنائیں ہیں۔

* * *

394۔ دنیامیں جو چیز بھی تجھے خوش کرتی ہے اس کے ساتھ تجھے غم زَدہ کرنے والی چیز ضرور ہوتی ہے۔

395۔ بے شک آخرت کا ساز وسامان (دنیوی زندگی میں) بہت سستا ہے، لہٰذا اس سستے زمانے میں اسے زیادہ سے زیادہ اکٹھا کرلو کیونکہ جب اس کے خرچ کا دن آئے گا تو پھر یہ نہ تھوڑا حاصل ہوسکے گا نہ زیادہ۔

* * *

فرامینِ حضرت یحیی بن ابو کثیر رحمۃ اللہ تعالی علیہ

396۔ علم جسمانی راحت وآرام کے ساتھ حاصل نہیں ہوتا۔

* * *

397۔ تمہیں کسی شخص کی بُردباری تعجب میں نہ ڈالے حتیٰ کہ اسے غصے کی حالت میں دیکھ لو اور کسی کی امانت داری بھی تمہیں تعجب میں نہ ڈالے حتیٰ کہ اس کی طمع ولالچ کا مشاہدہ کرلو کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ وہ کس کروٹ بیٹھے گا۔

* * *

398۔ علم کی میراث سونے کی میراث سے بہتر ہے اور نیک سیرت ہونا موتیوں سے بہتر ہے۔

* * *

399۔ تین چیزیں جس گھر میں ہوتی ہیں اس سے برکت اٹھالی جاتی ہے: ۱) فضول خرچی، ۲) زنا اور ۳) خیانت۔

* * *

فرامینِ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ

400۔ کسی نے پوچھا: آدمی کو کس طرح معلوم ہو کہ وہ مخلص ہے؟ فرمایا: جب وہ نیک کام کرنے میں پوری کوشش کرنے کے باوجود اس بات کو پسند کرے کہ میں معزز (یعنی عزت والا) نہ سمجھا جاؤں۔

401۔ (آپ سے پوچھا گیا: لوگوں میں سب سے زیادہ غم زدہ شخص کون ہے؟ فرمایا:) جو سب سے زیادہ بداخلاق ہے۔

* * *

402۔ دل میں ہیبت کا وجود اور بارگاہِ الٰہی میں اپنی گزشتہ بداعمالیوں سے گھبراہٹ تمہاری "حیا" کا پتا دیتی ہے۔

* * *

403۔ ایسے شخص کے ہم نشین بنو جس کے اوصاف تم سے باتیں کریں اور اس کے پاس مت بیٹھو جس کی زبان تم سے باتیں کرے۔

فرامینِ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

404۔ بُرے لوگوں کی صحبت کی نحوست سے نیک بندوں کے بارے میں بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔

* * *

405۔ شکر یہ ہے کہ نظر نعمت عطا کرنے والے پر ہو نہ کہ نعمت پر۔

* * *

406۔ جو اللہ پاک کی طرف سے رحمت و عطا کو دیکھ کر اُس سے محبت کرے وہ محبت میں مخلص نہیں۔

* * *

فرامینِ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

407۔ میں نے اپنے دل، زبان اور نفس کی اصلاح کے لئے دس دس سال گزارے، ان میں مجھے سب سے زیادہ مشکل دل کی اصلاح معلوم ہوئی۔

* * *

408۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا: بزرگوں نے معرفت کیسے حاصل کی؟ فرمایا: انہوں نے اپنے حقوق چھوڑ دیے اور خدا کے فرائض میں لگ گئے۔

* * *

409۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا گیا: عارِف کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا: یادِ الٰہی میں سستی نہ کرے، حقِّ بندگی ادا کرنے سے نہ اُکتائے اور خدا کے سوا کسی سے دل نہ لگائے۔

* * *

410۔ بھوک بادل ہے، بندہ بھوکا ہوتا ہے تو دل پر دانائی اور حکمت کی بارش ہوتی ہے۔

* * *

411۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کسی ایسے شخص کو دیکھو جسے کرامات عطا کی گئی ہوں حتیٰ کہ وہ ہوا میں

اُڑتا ہو تو اس سے دھوکا نہ کھانا یہاں تک کہ دیکھ لو وہ نیکی کا حکم دینے، بُرائی سے منع کرنے، اللہ پاک کی حدود کی حفاظت کرنے اور شریعت کی بجاآوری میں کیسا ہے۔

*　*　*

فرامینِ حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالی علیہ

412۔ آگ پر قدم رکھنا تو نفس گوارا کر سکتا ہے لیکن علم پر عمل اس سے کئی گُنا دُشوار ہے۔

*　*　*

413۔ جس قسم کے لوگوں کی صحبت اختیار کی جائے نفس اُنہی کی خصلت و عادت اختیار کر لیتا ہے۔

*　*　*

414۔ عمل کی رُوح اِخلاص ہے، جس طرح جسم رُوح کے بغیر محض پتھر ہے اسی طرح عمل بغیرِ اخلاص کے محض غُبار ہے۔

*　*　*

415۔ ایک بزرگ علیہ الرحمہ نے فرمایا: تمہارا رزق تمہیں فرائض و واجبات سے غافل نہ کر دے، اس طرح تم اپنی آخرت برباد کر دو گے حالانکہ رزق اتنا ہی ملے گا جتنا اللہ پاک نے لکھ دیا ہے۔

*　*　*

ارشاداتِ امام زین العابدین علیہ الرحمہ

416۔ عرض کیا گیا: لوگوں میں سب سے بڑے مرتبے والا کون ہے؟ فرمایا: جس کے نزدیک دنیا کی کوئی حیثیت نہ ہو۔

*　*　*

417۔ حضرت علی بن حسین (امام زین العابدین) رحمۃ اللہ تعالی سے زاہد (یعنی دنیا سے بے رغبت شخص) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: جو زادِ راہ کے بغیر (منزل تک) پہنچے، اپنی موت کے

دن کی تیاری رکھے اور (آخرت کے شوق میں) اپنی زندگی سے اُکتا جائے۔

* * *

418۔ کوئی شخص کسی دوسرے کے بارے میں بھلائی کی کوئی ایسی بات نہ کہے جو اُسے خود معلوم نہ ہو کیونکہ پھر قریب ہے کہ وہ اس کے بارے میں برائی کی کوئی ایسی بات بھی کہہ دے گا جو اسے معلوم ہی نہ ہو۔ اور جب تم میں سے دو لوگ اللہ پاک کی نافرمانی پر دوستی اختیار کرتے ہیں تو وہ دونوں اللہ پاک کی نافرمانی پر ہی جدا ہوتے ہیں۔

* * *

419۔ آپ نے ایک شخص سے دریافت کیا: کیا تم اپنے (دینی) بھائی کی جیب سے ہاتھ ڈال کر اُس کی اجازت کے بغیر بھی اپنی مرضی سے کوئی چیز نکال سکتے ہو؟ اس نے جواب دیا: نہیں تو آپ نے فرمایا: (اگر ایسا ہے) تو تم دونوں میں (ابھی تک حقیقی) بھائی چارہ نہیں۔

* * *

420۔ بے شک اُس نے تمہیں اپنی محبت کا قیدی بنالیا جس نے تمہارا احسان ماننے میں پہل کی۔

* * *

421۔ ہوشیاری کا ملنا حفاظت کا اشارہ کرتا ہے۔ عقل مند کے لیے اشارہ کافی جبکہ جاہل کے لیے تفصیلی کلام بھی بے فائدہ ہے اور اگرچہ کتنی ہی مفید بات کیوں نہ ہو بُرے طریقے سے سُننے کی صورت میں اُس سے نفع حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

* * *

422۔ جو شخص لوگوں کی عزت اُچھالنے سے باز رہے تو اللہ پاک قیامت کے دن اُس کے گناہوں سے درگزر فرمائے گا۔

* * *

423۔ غصے کی حالت میں بندہ غضبِ الٰہی کے زیادہ قریب ہوجاتا ہے۔

* * *

424۔ کوئی شخص کسی دوسرے پر برتری نہ جتائے کیونکہ تم سب غلام (یعنی بندے) ہو اور تمہارا آقا (یعنی پالنے والا) ایک ہی ہے۔

* * *

425۔ سب سے بڑی غربت اپنے پیاروں کو کھو دینا ہے۔

* * *

426۔ مجھے نرمی سے جتنا حصہ ملا ہے اس کے بدلے اگر سرخ اونٹ بھی ملیں تو مجھے پسند نہیں۔

* * *

427۔ قیامت کے دن ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ "صبر کرنے والے کہاں ہیں؟" کچھ لوگ کھڑے ہوں گے، ان سے پوچھا جائے گا: "تم نے کس چیز پر صبر کیا؟" وہ کہیں گے: "ہم اللہ پاک کی اطاعت پر ڈٹے اور اس کی نافرمانی سے باز رہے۔" ان سے کہا جائے گا: "جنت میں داخل ہوجاؤ تم نے سچ کہا۔"

* * *

428۔ حضرت ابو جعفر محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرت علی بن حسین رحمۃ اللہ تعالی نے دو مرتبہ اپنا تمام مال اللہ پاک کی راہ میں خرچ کیا اور فرمایا: "بے شک اللہ پاک توبہ کرنے والے گناہ گار مومن سے محبت فرماتا ہے۔"

* * *

429۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ چھپا کر صدقہ کرنا اللہ پاک کے غضب کو دور کرتا ہے۔

امیرِ دعوتِ اسلامی کے ارشادات

430۔ مومن کا ہر کام ایسا ہونا چاہیے جس میں آخرت کا بھلا ہو اور کوئی ایسی بات نہ ہو جس میں آخرت کا نقصان ہو۔

* * *

431۔ اپنے اندر دینی درد پیدا کرنے کے لیے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دینِ اسلام کے لیے قربانیوں کا مطالعہ کیجیے۔

* * *

432۔ اپنی جان بچانے کے لئے دوسرے کو نہیں پھنسانا چاہیے۔

* * *

433۔ جو مجھے میری غلطی بتائے وہ میرا محسن ہے (ہم سب کا یہ ذہن ہونا چاہیے)۔

* * *

434۔ ایک عالم مفتی کو بھی احیاء العلوم گھول گھول کر پینی چاہیے ان شاء اللہ فتاوی میں نکھار آجائے گا۔

* * *

435۔ اذان کے بعد بس ایک ہی کام، نماز نماز بس نماز۔

* * *

436۔ ہمارے بزرگ سادہ کاغذ کا ادب کر گئے، کاش! ہم بھی اپنی قلم، کتب کا ادب کریں۔

* * *

437۔ جس کو نماز میں لذت آتی ہے اس کے لیے اس سے بڑی کوئی نعمت نہیں۔

* * *

438۔ امتحان جتنا سخت ہوتا ہے سند بھی اتنی ہی اعلیٰ ملتی ہے۔

439۔ ڈاکٹر ایک ہی ہونا چاہیے کیونکہ اس طرح وہ ہماری بدنی کیفیات جان لیتا ہے (کہ کون سی دوا موافق ہوتی ہے اور کونسی نہیں)۔

* * *

440۔ اگر گھر والے داڑھی رکھنے سے منع کریں تو اپنے اچھے کردار اور آنسوؤں کے ذریعے منائیے بداخلاقی سے معاملہ مزید بگڑ سکتا ہے۔

* * *

441۔ ظالم اور ظلم کی عمر کم ہوتی ہے۔

* * *

442۔ اگر مظلوم سے معافی مانگنا آج مشکل لگتا ہے تو آخرت کا معاملہ مشکل ترین ہے۔

* * *

443۔ ٹینشن ہزار بیماریوں کو جنم دیتا ہے۔

* * *

444۔ طبیعتیں مختلف ہوتی ہیں لہٰذا احادیث مبارکہ میں تجویز کردہ علاج بغیر طبیب کا مشورہ لئے کرنے کی ممانعت ہے۔

* * *

445۔ میاں بیوی یہ معاہدہ کرلیں کہ آپس میں ہونے والی ناراضی کا اپنے اپنے والدین وغیرہ کو نہیں بتائیں گے۔

* * *

446۔ نئے گھر میں شفٹ ہوتے وقت قبر میں ہونے والی شفٹنگ کو یاد کیجیے۔

* * *

447۔ آپریشن کروانا ہو توکم ازکم دو سرجنوں سے مشورہ کرلینا چاہیے۔

* * *

448۔ ایسا کام یا انداز مت اختیار کیجئے جس سے لوگ دین سے دور ہوں۔

* * *

449۔ روحانی علاج میں "طاقت" ہے۔

* * *

450۔ عام طور پر ہر ایک کو "خاموش طبیعت انسان" اچھا لگتا ہے۔

* * *

451۔ بعض اوقات ایک گناہ "کئی گناہ" کرواتا ہے۔

* * *

452۔ قرضہ ٹینشن لاتا اور نیند اڑاتا ہے۔

* * *

453۔ مذہبی لوگوں کو زیادہ محتاط رہنا چاہئے کہ سفید کپڑے پر داغ دور ہی سے نظر آجاتا ہے۔

* * *

454۔ ہر وہ بات جس سے گناہوں کا دروازہ کھلے اس سے اجتناب کرنا (یعنی بچنا ضروری ہے)۔

* * *

455۔ میرے نزدیک پڑھا لکھا ہے وہ ہے جو کم ازکم دیکھ کر قرآن کریم درست پڑھ لیتا ہو۔

* * *

456۔ اردو زبان سیکھنی چاہیے کیونکہ ہمارا بہت سا دینی لٹریچر اردو میں ہے۔

* * *

457۔ مصیبت میں (ملنے والے ثواب کی خوشی) میں مسکرانا "کمال" ہے۔

* * *

458۔ آدمی تو آدمی اگر "جانور" بھی نرم مزاج ہو تو اچھا لگتا ہے۔

* * *

459۔ بچہ ہو یا بڑا جس کو پیار دو گے تو پیار پاؤ گے۔

* * *

460۔ اس دور میں میرے پاس سنیت کا معیار "اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ" ہیں جو یہ فرمائیں اس پر آنکھیں بند ہیں۔

* * *

461۔ دینی طلباء کرام اور اسلامی مطالعہ کرنے والوں کو دینی کتب ممکن ہو تو اپنی جیب ہی سے خریدنی چاہیے ان شاءاللہ برکتوں میں اضافہ ہو گا۔

* * *

462۔ اللہ پاک اور اس کے آخری نبی ﷺ کی بارگاہ میں جو اچھا ہے حقیقت میں وہی اچھا ہے۔

* * *

463۔ ہو سکتا ہے چھوٹی نظر آنے والی نیکی ہی جنت میں لے جائے اور چھوٹا نظر آنے والا ایک گناہ ہی جہنم میں پہنچا دے۔

* * *

464۔ بعض اوقات چھوٹی نیکی بڑی نیکیوں تک پہنچا دیتی ہے۔

* * *

465۔ افسوس! گناہ اور بُرے کام کو بُرا سمجھنے کا رجحان بھی کم ہوتا جا رہا ہے۔

466۔ داڑھی شریف کی سنت بداخلاقیوں اور گالیوں وغیرہ کئی طرح کی برائیوں سے بچاتی ہے۔

* * *

467۔ شریعت آپ کے پیچھے نہیں چلے گی، (آپ) خود شریعت کے پیچھے چلیئے۔

* * *

468۔ ہم عقل کے نہیں خدا کے بندے ہیں۔

* * *

469۔ وہی عقل مند ہیں جس کی سمجھ میں "دین" آجائے۔

* * *

470۔ بکری میں میں کرتی ہے اور اُس پر چھری چلتی ہے اور جب بندہ میں میں کرتا ہے تو وہ لوگوں میں "رُسوا" ہوتا ہے۔

* * *

471۔ جو اللہ پاک کی بارگاہ میں جھکتا ہے وہ بلندی پاتا ہے۔

* * *

472۔ جو اللہ پاک اور اس کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری میں لگا رہتا ہے، دنیا اس کی خدمت میں لگی رہتی ہے۔

* * *

473۔ اللہ کریم کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت میں پیدا ہونا "انمول نعمت" ہے۔

* * *

474۔ ہماری ہزاروں عبادتیں اللہ پاک کی کسی ایک نعمت کے ہزارویں حصے کے شکر کا حق ادا نہیں کر سکتی۔

475۔ محسن (یعنی احسان کرنے والے) کا احسان ساری عمر ماننا چاہیے۔

* * *

476۔ عزت دو عزت ملے گی۔

* * *

477۔ عاجزی وانکساری کے ذریعے ہی کسی شخص کے "دل" میں داخل ہوا جاسکتا ہے۔

* * *

478۔ قبرستان "عبرت" کا مقام ہے۔

* * *

479۔ بے نمازی "نیک شخص" نہیں ہے۔

* * *

480۔ بچوں کو "موبائل" سے دور رکھنے میں ہی عافیت ہے۔

* * *

481۔ اپنی نیکیاں چھپانا "بہترین کام" ہے۔

* * *

482۔ چہرے کا حسن (نور) "اللہ پاک کی عبادت" سے ہوتا ہے۔

* * *

483۔ اگر آپ کسی کو سمجھانا چاہتے ہیں تو حکیمانہ انداز اپنائیے کہ اصلاح فقط اسی طرح ہو سکتی ہے ورنہ جارِحانہ انداز ضد پیدا کرتا ہے۔

* * *

484۔ سوشل میڈیا پر کسی کو سمجھانا، سمجھانا نہیں بلکہ اسے "ذلیل کرنا" ہے۔

485۔ اسلام اپنے مسلمان بھائیوں سے حسنِ ظن رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔

* * *

486۔ محبتِ اولیاء بڑھانے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اولیاء کرام سے محبت رکھنے والوں کی صحبت اختیار کی جائے۔

* * *

487۔ کسی کو شہرت حاصل ہو جانا اس بات کی دلیل نہیں کہ اسے رضائے الٰہی کی منزل بھی حاصل ہو گئی۔

488۔ جو مصائب و آلام (یعنی مصیبتوں اور غموں) پر صبر کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے وہ اللہ پاک کی رحمتوں کے سائے میں آجاتا ہے۔

* * *

489۔ دل کی سختی کا ایک سبب ذکرِ الٰہی کے علاوہ زیادہ کلام (گفتگو) کرنا بھی ہے۔

* * *

490۔ بزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم کے واقعات سُن کر سبحان اللہ کہنے کے ساتھ ساتھ اُن کی سیرت پر عمل کرنے کی کوشش بھی کی جائے۔

* * *

491۔ آبِ زم زم کا ایک قطرہ، پانی سے بھری دیگ میں بھی ڈال دیا جائے تو برکت کے لیے کافی ہے۔

* * *

492۔ اپنی اصلاح کی کوشش جاری رکھئے کیونکہ جو خود نیک ہو وہ دوسروں کے بارے میں بھی نیک گمان (یعنی اچھے خیالات) رکھتا ہے جب کہ جو خود بُرا ہوا سے دوسرے بھی بُرے ہی دکھائی دیتے ہیں۔

* * *

493۔ اچھی نیت سے معاف کرنا کارِ ثواب ہے، معاف کرنے کا ایک دنیاوی فائدہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس کو معاف کیا جائے اس کے دل سے معاف کرنے والے کا بغض اور کینہ (دشمنی) نکل جائے۔

* * *

494۔ اپنے بچوں کے سامنے اس نیت سے اللہ اللہ کیا کریں کہ وہ بھی اللہ اللہ کرنے والے بن جائیں۔

* * *

495۔ نماز میں لباس عمدہ سے عمدہ ترین ہونا چاہیئے۔

* * *

496۔ آپ کی ایک مسکراہٹ کسی کا کی نسلوں کو سنوار سکتی ہے اور آپ کی بے رخی کسی کی نسلوں کو راہِ راست سے کوسوں دور کر سکتی ہے۔

* * *

497۔ سب کے ساتھ شفقت اور حسنِ اخلاق سے پیش آئیں گے تو لوگ آپ سے محبت کریں گے۔ محبت دو، محبت لو، نفرت کرو گے تو نفرت ملے گی۔

* * *

498۔ وقت وہ انمول ہیرا ہے جو ایک بار ضائع ہونے کے بعد دوبارہ نہیں مل سکتا جبکہ دولت ضائع ہو جائے تو پھر مل سکتی ہے۔

* * *

499۔ جس چیز کی نسبت حرمین طیبین (مکہ پاک و مدینہ پاک) اور بزرگانِ دین سے ہو جائے شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اس کا خوب ادب کیجیے۔

* * *

500۔ گناہ کرنے والے کا گناہ قابلِ نفرت ہے مگر وہ خود قابلِ ہمدردی ہے اور اسے سمجھانے کی

ضرورت ہے۔

* * *

501۔ حرکت میں برکت ہے کہ جو پانی چلتا ہے وہ تازہ رہتا ہے اور جو رُکا رہتا ہے خراب ہو جاتا ہے۔

* * *

502۔ بیٹا عالم ہو اور باپ غیر عالم، پھر بھی بیٹے پر اپنے باپ کا احترام لازم ہے، احترام کرے گا تو دونوں جہاں میں سعید (یعنی خوش نصیب) ہو گا ان شاء اللہ۔

* * *

503۔ عمامہ شریف باندھنے والا اس کی برکت سے گناہوں سے باز رہتا ہے اور اس کے کردار میں بھی نکھار آجاتا ہے۔

* * *

504۔ آپ درِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اسیر (یعنی قیدی) بن جائیں تو بغیر دولت کے امیر ہو جائیں گے اور ان شاء اللہ آپ کو سکونِ قلب کی دولت بھی ملے گی۔

* * *

505۔ علمِ دین کا انمول خزانہ مطالعے کے ذریعے بھی ہاتھ آتا ہے۔

* * *

506۔ جس سے بَن پڑے وہ اپنے سفید پوش رشتے دار یا یتیم بچوں کی کفالت کا ذمہ لے اور ان کی مدد اس طرح کریں کہ انہیں بھی معلوم نہ ہو کہ ہماری مدد کرنے والا کون ہے۔

* * *

507۔ مالداروں کے پاس عموماً علمِ دین کم ہوتا ہے شاید اسی لیے وہ غریبوں کو حقیر جاننے میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

508۔ باطن کو اُجلا کرنے کے لیے سچی توبہ کر لیجیے۔

*   *   *

509۔ جو علمِ دین سے شغف رکھتے ہیں مجھے اُن پر بہت پیار آتا ہے۔

*   *   *

510۔ اللہ پاک کی راہ میں مال خرچ کرنا نفس پر بہت گراں (یعنی بھاری) ہوتا ہے اس لیے جیسے ہی راہِ خدا میں خرچ کرنے کی نیت کریں فوراً دے دیں کیونکہ قلب یعنی دل منقلب ہوتا (یعنی بدلتا) رہتا ہے۔

511۔ عالمِ دین بظاہر سادہ ہو مگر علم کی وجہ سے عام لوگوں سے ممتاز اور بہترین شخصیت ہوتا ہے۔

*   *   *

512۔ خودداری اور صبر و قناعت سے وقار بلند ہوتا ہے۔

*   *   *

513۔ وہی عقلمند کامیاب ہے جس نے اپنی عقل کو اللہ اور رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اطاعت میں استعمال کیا۔

*   *   *

514۔ اسلامی بہنیں جب میکے جائیں تو صلہ رحمی (یعنی رشتہ داروں کے ساتھ اچھے برتاؤ) کی نیت کر لیں اور میکے جا کر سسرال کی خامیاں یا سسرال آکر میں کی خوبیاں بیان نہ کریں ان شاء اللہ گھر امن کا گہوارا بنا رہے گا۔

*   *   *

515۔ دنیاوی مال و دولت کم ہونے پر افسوس کرنے کے بجائے نیکیاں کم ہونے پر افسوس کیجئے۔

*   *   *

516۔ جب تک ہم نے الفاظ نہ بولے، ہمارے ہیں، جب زبان سے نکل گئے تو دوسروں کے ہو گئے، وہ جو چاہیں کریں۔

517۔ شرعی معاملات میں اپنی اٹکل (یعنی اندازے) سے کسی چیز کے جائز یا ناجائز ہونے کا حکم نہیں لگانا چاہیے۔

* * *

518۔ بڑے بھائی بہن بے جا رعب ڈالیں تو بھی چھوٹے بہن بھائیوں کو ان کی عزت کرنی چاہئے البتہ بڑوں کو چاہیے کہ وہ چھوٹوں سے پیار کریں، نرمی سے پیش آئیں اور شفقت بھرا سلوک کریں۔

519۔ بزرگی کا تعلق علم و عقل سے ہوتا ہے، جوانی اور بڑھاپے سے نہیں۔

* * *

520۔ کسی کو اچھے عقیدے اور اچھے اعمال کی توفیق ملنا، اس بات کی علامت ہے کہ رب کریم اس سے محبت کرتا ہے۔

* * *

521۔ اللہ پاک کی رضا کے لئے شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے شوہر کو خوش کرنا بہت بڑے ثواب کا کام ہے۔

* * *

522۔ اولاد کو چاہیے کہ ماں باپ کا علاج اپنا پیٹ کاٹ کر (یعنی روکھی سوکھی کھا کر اور تنگی سے گزارا کر کے) بھی کروانا پڑے تو کروائے۔

* * *

523۔ رنگ باتوں سے کم اور صحبت سے زیادہ چڑھتا ہے، لہٰذا اچھوں کی صحبت اپنائیے۔

* * *

524۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ کم از کم اپنے ایک بیٹے اور بیٹی کو عالِم و عالِمہ ضرور بنائے۔

* * *

525۔ یہ بہت مشکل ہے کہ بندے کے پاس مال ہو اور دل میں اس کی محبت نہ ہو، لٰہذا یہ نہ کہا جائے کہ میرے دل میں مال کی محبت نہیں، اگر یہ سچ ہے تو رِیا میں پڑنے کا خوف ہے اور اگر یہ درست نہ ہو (یعنی دل میں مال کی محبت) ہو تو جھوٹ ہو جائے گا۔

* * *

526۔ جو ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہیں لوگ ان سے جان چھڑاتے ہیں اور دور بھاگتے ہیں اور جو محبت دیتے ہیں، لوگ ان کو ڈھونڈتے ہیں اور ان کے قریب ہوتے ہیں۔

* * *

527۔ والدین کو چاہیے کہ بچوں کی شادی طے کرنے سے پہلے ان کی رضامندی ضرور حاصل کر لیں ورنہ شادی کے بعد گھر خراب ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔

* * *

528۔ اہلِ علم یہ غور کرے کہ کیا بے پڑھا فرد مجھے حقیر لگتا ہے یا نہیں؟ اور اللہ پاک سے ڈرے کہ کہیں سامنے والا اللہ پاک کی بارگاہ میں مقبول نہ ہو۔

* * *

گفتگو کے آداب اور فضول باتیں

529۔ اللہ پاک پارہ 21 سورہ لقمان آیت نمبر 19 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ (۱۹)

ترجمہ قرآن: اور اپنی آواز کچھ پست رکھ، بے شک سب سے بری آواز گدھے کی آواز گدھے کی آواز ہے

* * *

530۔ بولنے میں الفاظ سادہ اور صاف صاف ہونے چاہئیں، مشکل الفاظ استعمال کرنے میں ہو سکتا ہے کہ اگلے پر آپ کی "زبان دانی" کی دھاک تو بیٹھ جائے مگر آپ کہنا کیا چاہ رہے ہو کہ وہ اس کی سمجھ میں نہ آئے۔ میری اس بات کو اس "فرضی چٹکلے" سے سمجھنے کی کوشش کیجئے: ایک بار وزیرِ زراعت و آب پاشی (یعنی Minister For Irrigation) ایک گاؤں کے دورے پر تھے، کسانوں کا ایک وفد ملنے آیا، لوگوں نے وزیر سے اجازت لینے کے لیے ایک کسان کو اندر بھیجا، وزیر صاحب نے سر اٹھا کر دیکھا اور پوچھا: "تمہاری کشتِ زار پر امسال تقاطرِ اَمطار ہوا یا نہیں؟" اَن پڑھ کسان نے جب یہ جملہ سنا تو فوراً باہر نکل آیا اور ساتھیوں سے کہنے لگا: "وزیر صاحب تلاوت فرمارہے ہیں۔"

* * *

531۔ حضرت علامہ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: میں نے شیخ افضل الدین علیہ الرحمہ کو فرماتے سنا کہ کان شیشے کی طرح اور فُضول کلام پتھروں کی طرح ہے، جب بھی اس شیشے میں پتھر پھینکے جائیں تو شیشہ ٹوٹ کر چُورا چُورا ہو جائے گا۔ (المنن الکبری، ص 547)

* * *

532۔ کہا جاتا ہے: "زبان میں ہڈی نہیں مگر ہڈیاں تڑوا دیتی ہے، زبان تلوار نہیں مگر خون بہا دیتی ہے"

* * *

533۔ حضرت یونس بن عبید علیہ الرحمہ نے فرمایا: "جو شخص زبان کو سنبھال کر استعمال کرتا ہے میں اس کو نیک اعمال کرتے دیکھتا ہوں۔" (الصمت مع موسوعۃ للامام ابن ابی الدنیا، ج 7، ص 63)

* * *

534۔ فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: "بندہ بات کرتا ہے اور محض (یعنی صرف) اس لیے کرتا ہے کہ لوگوں کو ہنسائے! اس کی وجہ سے جہنم کی اتنی گہرائی میں گرتا ہے جو آسمان و زمین کے درمیان کے فاصلے سے زیادہ ہے اور زبان کی وجہ سے جتنی لغزش ہوتی ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جتنی قدم سے لغزش ہوتی

ہے۔"(شعب الایمان، ج4، ص213)

* * *

535۔ مکی مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز میں اطمینان سے کام کرنا اچھا ہے، سوائے آخرت کے کاموں میں۔(ابوداؤد، ج4، ص335، حدیث4810)

* * *

536۔ کسی نے کہا ہے: خیالوں کی حفاظت کرو یہ الفاظ بن جاتے ہیں، الفاظ کی بات کرو یہ اعمال بن جاتے ہیں، اعمال کی حفاظت کرو یہ کردار بن جاتے ہیں، کردار کی حفاظت کرو یہ پہچان بن جاتے ہیں۔

* * *

537۔ اپنی زبان دوسروں کے عیبوں سے آلودہ نہ کرو کیونکہ عیب تمہارے بھی ہیں اور زبانیں دوسرے لوگوں کے پاس بھی۔

* * *

538۔ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جو مذاق کرتا ہے وہ لوگوں کی نظروں سے گِر جاتا ہے" (احیاء العلوم (اردو)، ج3، ص389)

* * *

539۔ حضرت امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ ہر چیز کا بیج ہوتا ہے اور دشمنی کا بیج مِزاح (یعنی ہنسی مذاق) ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مزاح (یعنی ہنسی مذاق) عقل کو چھین لیتا ہے اور دوستوں کو جدا کر دیتا ہے۔(احیاء العلوم (اردو)، ج3، ص392)

* * *

540۔ حضرت لقمان حکیم علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا: آپ اس مقام و مرتبے تک کیسے پہنچے؟ انہوں نے فرمایا: سچ کہنے، امانت ادا کرنے اور بیکار باتوں کو چھوڑ دینے سے۔(حلیۃ الاولیاء، ج6، ص358)

541۔ فرمانِ امام غزالی علیہ الرحمہ: جو بات (کسی کو اُس کی اصلاح کے لئے) سب لوگوں کے سامنے کی جائے اُسے ڈانٹ ڈپٹ اور بے عزتی کرنا شمار کیا جاتا ہے اور جو بات (کسی اصلاح کے لئے) تنہائی (یعنی اکیلے) میں کی جائے وہ شفقت و نصیحت سمجھی جاتی ہے۔ (احیاء العلوم (اردو)، ج 2، ص 659)

* * *

542۔ چار چیزیں چار چیزوں کی طرف لے جاتی ہیں: 1) "خاموشی" سلامتی کی طرف، 2) "نیکی" بزرگی کی طرف، 3) "سخاوت" سرداری کی طرف اور 4) "شکر" نعمت کی زیادتی کی طرف۔
(دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ج 1، ص 84)

* * *

543۔ جو زیادہ بولتا ہے سمجھدار لوگ اس سے کتراتے اور دور بھاگتے ہیں۔

* * *

544۔ ایسی خاموشی جس سے سلامتی ملے اُس گفتگو سے بہتر کہ جس سے شرمندگی اٹھانی پڑے۔

* * *

545۔ شوگر (کی بیماری) میٹھا کھانے سے ہوتی ہے، میٹھا بولنے سے نہیں۔

* * *

546۔ جن باتوں پر جھگڑا کر کے لوگ منوں مٹّی تلے سو جاتے ہیں اُنہی باتوں پہ ہلکی سی مٹّی ڈال کر دنیا میں پُر سکون زندگی گزاری جا سکتی ہے۔

* * *

547۔ چھری ہی سے نہیں لفظوں سے بھی ذبح کیا جاتا ہے، گولی ہی صرف ہلاک نہیں کرتی، رَوَیّے (یعنی غلط برتاؤ) بھی مار دیتے ہیں، بے شک گولی اور چھری دنیا سے تعلق ختم کروا دیتی ہے لیکن لفظوں کی کاٹ اور رَوَیّوں کی مار حلق کا پھندا بن کر نہ جینے دیتی ہے نہ مرنے۔

548۔ تب بولئے جب آپ کے الفاظ آپ کی خاموشی سے زیادہ مُفید و خوبصورت ہوں۔

* * *

549۔ طوطا مرچیں کھا کر بھی میٹھا بولتا ہے جبکہ انسان بسا اوقات میٹھا کھا کر بھی کڑوا بولتا ہے۔

550۔ میٹھا بولنے والے کا "زہر" بھی بِک جاتا ہے جبکہ کڑوا بولنے والے کا "شہد" بھی نہیں بِکتا۔

* * *

551۔ جس طرح چھوٹے چھوٹے سوراخ، بند کمرے میں سورج نکلنے کا پتا دے دیتے ہیں، اسی طرح چھوٹی چھوٹی باتیں بھی انسان کا کردار نُمایاں کرتی ہیں۔

* * *

552۔ بے شک الفاظ کی بھی اہمیت ہوتی ہے مگر بعض اوقات لہجوں کا اثر بہت زیادہ ہوتا ہے۔

* * *

553۔ ہمیشہ "میٹھا" بولو کہ اگر کبھی واپس لینا پڑے تو "کڑوا" نہ لگے۔

* * *

554۔ کچھ سوالات کے جوابات زبان نہیں وقت دیتا ہے اور وقت جو جوابات دیتا ہے وہ لاجواب ہوتے ہیں۔

* * *

555۔ کہتے ہیں: ذرا سی بات سے تعلق ٹوٹ گیا حالانکہ اُس "ذرا سی بات" کے پیچھے بعض دفعہ "بہت سی باتیں" ہوتی ہیں اور وہ ذرا سی بات دراصل برداشت کی آخری حد ہوتی ہے۔

* * *

556۔ انسان اپنی زبان کے پیچھے چُھپا ہوا ہے اگر اُسے سمجھنا ہے تو اُسے بولنے دیجئے۔

* * *

557۔ لفظوں کے دانت نہیں ہوتے مگر یہ کاٹ لیتے ہیں اور جب یہ کاٹتے ہیں تو ان کا زخم آسانی سے نہیں بھرتا۔

* * *

558۔ بعض اوقات لوگ نرم لہجے سے اتنی گرم بات کر جاتے ہیں کہ اُن لفظوں کی تپِش (یعنی گرمی) ٹھنڈی ہونے (یعنی بھولنے) میں عمر لگ جاتی ہے۔

* * *

559۔ عقل چھوٹی ہو جائے تو زبان لمبی ہو جاتی ہے۔

* * *

560۔ "مشین" کو زنگ لگ جائے تو پُرزے (یعنی Parts) شور کرتے ہیں اور جب "عقل" کو زنگ لگے تو زَبان فُضول بولنے لگ جاتی ہے۔

* * *

561۔ عمدہ لہجے میں بولے گئے الفاظ سے بات سمجھ میں آتی، اور دِل میں اتر جاتی ہے کیونکہ بعض اوقات جادُو الفاظ میں کم اور لہجے میں زیادہ ہوتا ہے۔

* * *

562۔ یوں تو بولنا سبھی کو آتا ہے مگر کسی کا دماغ بولتا ہے تو کسی کا اَخلاق۔

* * *

563۔ "گفتگو" ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے یا تو انسان کے "دِل میں اُتر" جاتا ہے یا کسی پھر کسی کے "دِل سے اُتر" جاتا ہے۔

* * *

564۔ دو میٹھے بول، پُر خلوص الفاظ اور مُؤَدِّبانہ (یعنی باادب) لہجہ کسی کی رُوح کو ترو تازہ کر سکتے ہیں۔

565۔ حقارت بھرے زہریلے الفاظ بسا اوقات کسی کو جیتے جی مار ڈالنے کے لیے کافی ہوتے ہیں

* * *

566۔ ساری دنیا کا شہد جمع کر لیجئے مگر زبان کا ایک "میٹھا بول" اُس (دنیا بھر کے شہد) سے زیادہ میٹھا ہے اور ساری دنیا کا زہر جمع کر لیجئے مگر زبان کے "ایک کڑوے" بول کر زہر اُس (سارے زہر) زیادہ کڑوا ہے۔

* * *

567۔ اپنی زبان کو کڑوی باتوں سے بچانا بہت بڑی کامیابی ہے۔

* * *

568۔ پیار اور "میٹھے بول" سے ساری دنیا فتح کی جا سکتی ہے۔

* * *

569۔ زبان کا سائز اگرچہ کم ہے مگر بہت کم لوگ اِسے سنبھال پاتے ہیں۔

* * *

570۔ صرف اپنی زبان پر قابو پا نے سے پالینے سے آپ بہت ساری تکالیف مشکلات سے بچ سکتے ہیں۔

* * *

571۔ اگر کسی کی اِصلاح کرنی ہو تو نرم لہجے میں کیجئے، کیونکہ نرم لہجہ اصلاح کے جذبے کو جگاتا ہے جبکہ سخت لہجہ ضِد پیدا کرتا ہے۔

* * *

572۔ کچھ باتوں کا جواب صرف خاموشی ہے اور خاموشی بہت خوبصورت جواب ہے۔

* * *

573۔ چمچ ناپاک ہو جائے تو تھوڑے سے پانی سے پاک کی جا سکتی ہے مگر زبان ناپاک ہو جائے تو اسے سات سمندر کا پانی بھی پاک نہیں کر سکتا۔

574۔ اگر کوئی کھانے میں زہر گھول دے تو اِس کا علاج ممکن، مگر کوئی کان میں زہر گھول دے تو اس کا علاج بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

* * *

575۔ اپنی زبان کو مسلمانوں کو سلام کرنے کا عادی بنا لیجئے اِس سے دوست بڑھتے اور دشمن کم ہوتے ہیں۔

* * *

576۔ بچے کی زبان بسا اوقات انسان کی اچھی یا بُری شخصیت کا راز اُگل دیا کرتی ہے۔

* * *

577۔ ہمیشہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی احتیاط کرنی چاہیئے کہ انسان پہاڑوں سے ہی نہیں پتھروں سے بھی ٹھوکر کھاتا ہے۔

* * *

578۔ بد گُمانی اور بدزبانی دو ایسے عیب ہیں جو انسان کے ہر کمال (یعنی خوبی) کو زوال (یعنی نقصان) میں بدل سکتے ہیں۔

* * *

579۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھنے سے بڑی بڑی محبتیں پیدا ہوتی ہیں۔

* * *

580۔ آواز بلند کرنے کی بجائے اپنی دلیل کو بلند کیجئے، پھول بارش سے کھلتے ہیں بادلوں کے گرجنے سے نہیں۔

581۔ایک بار کا جھوٹ آپ کی ہمیشہ کی سچائی پر سوالیہ نشان بنا سکتا ہے!

582۔عقل مند انسان اس وقت تک نہیں بولتا جب تک سب خاموش نہیں ہو جاتے۔

* * *

583۔بری باتیں سن کر حوصلہ نہ ہارو شور کھلاڑی نہیں تماشائی کرتے ہیں۔

* * *

584۔"خیر الکلام ما قلّ دلّ"

(بہترین بات وہ ہے کہ جو قلیل یعنی مختصر و پُر دلیل ہو)

* * *

585۔"عیب الکلام تطویلہ"

(کلام یعنی بات کا (بِلا ضرورت) لمبا کرنا کلام کا عیب ہے)

* * *

586۔"لسانك داء ما لہ دواء"

(تیرا زبان کا غلط استعمال کرنا ایسی بیماری ہے جس کی کوئی دوا نہیں)

* * *

587۔"لا تکثر کلامك فیقلّ مقامك"

(زیادہ گفتگو نہ کرو ورنہ تمہارا مقام و مرتبہ کم ہو جائے گا)

* * *

588۔"حفظ اللّسان سلامۃ الانسان"

(زبان کی حفاظت میں انسان کی سلامتی ہے)

* * *

589۔ "یموت الفتٰی من عثرۃ بلسانہ و لیس یموت من عثرۃ الرجل"
(نوجوان اپنی زبان کے پھسلنے سے مرتا ہے، پاؤں کے پھسلنے سے نہیں)

* * *

590۔ "خیر الخلال حفظ اللّسان"
(زبان کی حفاظت بہترین خصلت وعادت ہے)

* * *

591۔ "صدرك اوسع لسرّك"
(تیرا سینہ تیرے اپنے راز کے لئے وسیع ترین جگہ ہے لہٰذا اپنی کمزوریاں کسی کو مت بتا)

* * *

592۔ "ما اصغر اللّسان و ما اکثر نفعہ و ضررہ"
(زبان کتنی چھوٹی سی لیکن اس کا نفع ونقصان کتنا زیادہ ہوتا ہے)

* * *

593۔ "جرح اللّسان انکٰی من جرح السّھام"
(زبان کا زخم تیر کے زخم سے زیادہ تکلیف دہ ہے)

* * *

594۔ "من حفظ لسانہ نجا من الشّرّ کلّہ"
(جس نے اپنی زبان کی حفاظت کی اس نے (بہت) ساری برائیوں سے نجات پائی)

* * *

595۔ "لا تترك لسانك یقطع عنقك"
(اپنی زبان کو ایسا کُھلا مت چھوڑو کہ تمہاری گردن کٹوادے)

596۔ "من کثر کلامه قلّ فعله"

(جس کی باتیں زیادہ ہوں اس کا کام کم ہوتا ہے)

* * *

597۔ "من کثر کلامه کثر ملامه"

(جس کی گفتگو زیادہ ہو اُسے شرمندگی کا سامنا بھی زیادہ ہوتا ہے)

* * *

598۔ "من عذب لسانه کثر اخوانه"

(جس کی زبان میٹھی ہو اُس کے دوست زیادہ ہوتے ہیں)

* * *

599۔ "اللّسان مفتاح الخیر و الشّرّ"

(بھلائی اور برائی کی چابی زبان ہے)

* * *

600۔ "الحرب اوّلها کلام"

(لڑائی کی ابتداء باتوں سے ہوتی ہے)

* * *

601۔ "لین الکلام قید القلوب"

(نرم بول دلوں کو لُوٹ لیتے ہیں)

* * *

602۔ حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ سے کسی شخص نے کہا: فلاں شخص نے آپ کی غیبت کی ہے۔ یہ سن کر آپ نے غیبت کرنے والے آدمی کو کھجوروں کا تھال بھر کر روانہ کیا اور ساتھ میں یہ کہلا

بھیجا: سُنا ہے کہ تم نے مجھے اپنی نیکیاں ہدیہ (یعنی Gitf) کی ہیں، تو میں نے ان کا بدلہ دینا بہتر جانا (اس لیے کھجوروں کا یہ تھال حاضر ہے۔ (منہاج العابدین، ص 65)

* * *

603۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: زبان سے ایسی بات نہ نکالو جسے سُن کر لوگ تمہارے دانت توڑ دیں۔ اور ایک بزرگ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اپنی زبان کو بے لگام نہ چھوڑو تا کہ یہ تمہیں کسی فساد میں مبتلا نہ کر دے۔ (منہاج العابدین، ص 66)

* * *

604۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے چچا جان حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تمہاری خوبصورتی نے مجھے تعجب میں ڈال دیا ہے۔ حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! آدمی کی خوبصورتی کیا ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اُس کی زبان۔

(ادب الدنیا والدین، ص 241)

* * *

605۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تین بار یہ بات ارشاد فرمائی: "اللہ اُس پر رحم فرمائے! جو بات کرتا ہے تو فائدہ (یعنی ثواب) پاتا ہے اور خاموش رہتا ہے تو سلامت رہتا ہے۔" (شعب الایمان، ج 4، ص 241، حدیث نمبر 4938)

* * *

606۔ فرمانِ امام حسن بصری علیہ الرحمہ: بندے کا بے فائدہ کاموں میں مشغول ہونا اِس بات کی علامت (یعنی نشانی) ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے اپنی نظرِ رحمت پھیر لی ہے۔

(التمھید لابن عبد البر، ج 4، ص 179)

* * *

607۔ عربی مَقُولہ (یعنی کہاوت) ہے: "ما شیء احقّ بطول السجن من اللسان" کوئی بھی شے زبان سے بڑھ کر قید میں رہنے کی حقدار نہیں۔ (منہاج العابدین (اردو)، ص 210)

* * *

608۔ تابعی بزرگ حضرت سیدنا ابو حازِم علیہ رحمہ فرماتے ہیں: مومن کو چاہیئے کہ اپنی شرم گاہ سے زیادہ زبان کی حفاظت کرے۔ (اللہ والوں کی باتیں، ج 3، ص 331)

* * *

609۔ حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: جب تم اپنے دل میں سختی، جسم میں کمزوری اور رزق میں تنگی دیکھو تو جان لو کہ تم نے ضرور کوئی فُضول بات منہ سے نکالی ہے۔
(منہاج العابدین، ص 65)

* * *

610۔ حضرت سیدنا بِشر حافی علیہ الرحمہ نہایت کم گفتگو کرتے اور اپنے دوستوں کو فرماتے: "تم غور کرو کہ اپنے اعمال ناموں میں کیا لکھوا رہے ہو، کیونکہ وہ تمہارے رب کریم کے سامنے پیش ہوں گے۔ تو جو شخص بُری گفتگو کرتا ہے اُس پر افسوس ہے، اگر اپنے دوست کو کچھ لکھواتے ہوئے کبھی اُس میں بُرے الفاظ لکھواؤ تو یہ اُس کے ساتھ تمہاری بے حیائی تصور ہوگی پھر اللہ پاک کے ساتھ تمہارا کیا معاملہ ہے؟" (تنبیہ المغترین، ص ۱۹۰)

* * *

611۔ حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "تمہارے اعمال لکھنے والے فرشتے اگر روزانہ تم سے ان صحیفوں (یعنی کتابوں) کی قیمت طلب کریں جن میں وہ تمہارے اعمال لکھتے ہیں تو (پیسے بچانے کی خاطر) تم اپنی بہت سی فضول باتیں چھوڑ دو، لیکن یہ معلوم ہونے کے باوجود کہ (تمہاری فضول گفتگو سے بھرپور) ان صحیفوں (Books) کو تمہارے رب پاک کی بارگاہِ عالی میں پیش ہونا ہے تو تم اپنے آپ کو

(فضول باتوں سے) کیوں نہیں روکتے؟" (ابن عساکر، ج56، ص418)

* * *

612۔ بیان کیا گیا ہے: "ایاک و الفضول فان حسابہ یطول" یعنی فضول گفتگو سے بچ! کیونکہ اِس کا حساب لمبا ہوگا۔ (منہاج العابدین، ص66)

* * *

613۔ ایک اور بزرگ فرماتے ہیں:

"احفظ لسانك لا تقول فتبتلی، ان البلاء موكل بالمنطق"

ترجمہ: اپنی زبان کی حفاظت کر، نہ بول نہ مصیبت میں پڑ، بے شک مصیبتیں گفتگو کے ساتھ جُڑی ہوئی ہوتی ہیں۔ (منہاج العابدین، ص66)

* * *

614۔ حضرت عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:

(۱) الا احفظ لسانك ان اللسان، سریع الی المرء فی قتله

(۲) و ان اللّسان دلیل الفؤاد، یدل الرجال علی عقله

(۱) اپنی زبان کی حفاظت کر، کیونکہ یہ معمولی سا عضو (Part) بہت جلد انسان کو ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔

(۲) بے شک زبان انسان کے دل پر دلیل ہے جو گفتگو کرنے والوں کی عقل کا اندازہ بتاتی ہے۔

(منہاج العابدین، ص66)

* * *

615۔ ایک قریشی بزرگ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: کسی عالم صاحب سے پوچھا گیا کہ آپ خاموش کیوں رہتے ہیں؟ فرمایا میں نے اپنی زبان کو پھاڑ کھانے والا درندہ پایا ہے، مجھے ڈر ہے کہ اگر میں اسے کُھلا چھوڑ

دوں گا تو یہ مجھے کاٹ کھائے گا۔(ایک چپ سو سکھ {خاموشی کے فضائل}، ص 21)

* * *

616۔ حضرت محمد بن واسع علیہ الرحمہ نے حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمہ سے فرمایا: "انسان کے لئے زبان کی حفاظت مال کی حفاظت سے زیادہ مشکل ہے۔" (اتحاف السادۃ، ج9، ص144)

* * *

617۔ کہتے ہیں:

عاشقاں را شش نِشاں سَت اے پِسر! آہِ سَرد و رنگ زَرد و چشمِ تر
گر تُرا پُرسَند سِہ دیگر کُدام؟ کم خُورَد، کم گُفتَن و خُفتَن حرام

ترجمہ: "عاشِق" کی یہ چھ نشانیاں ہیں: ۱) سرد آہیں، ۲) چہرے کا رنگ پیلا ہونا، ۳) آنکھیں اَشک بار، ۴) کم کھانا، ۵) کم بولنا اور، ٦) کم سونا۔

* * *

618۔ کسی حلیم و بُردبار (یعنی قوّتِ برداشت رکھنے والے آدمی سے) اور (کسی) بے عقل و بے وُقوف شخص سے بحث مت کرو کیونکہ بُردبار (قوّتِ برداشت رکھنے والا ناراض ہو کر ہو سکتا ہے) تم سے دل میں بُغض رکھ لے اور بیوقوف تم کو (الٹی سیدھی باتیں کرکے) تمہیں اذیت (یعنی تکلیف) پہنچائے گا.

* * *

619۔ اپنے بھائی کا ذِکر اس کی پیٹھ پیچھے (بھی) اسی طرح کرو جس طرح کا ذِکر تم اس کی طرف سے اپنے لیے پسند کرتے ہو اور ان باتوں میں اس کو معاف کر دو جن کے بارے میں تم چاہتے ہو کہ وہ تمہیں معاف کر دے۔

* * *

620۔ اپنے بھائی کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرو جیسا کہ تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارے ساتھ کرے۔

621۔ "من صمت نجا" یعنی جو چپ رہا اس نے نجات پائی۔ (ترمذی، ج4، ص225)

* * *

622۔ "(من صمت) عن النطق بالشر (نجا)" یعنی "جو خاموش رہا (بُری بات کہنے سے) اس نے نجات پائی"۔ (التیسیر، ج2، ص428)

* * *

623۔ "الصمت سیّد الاخلاق" یعنی خاموشی اخلاق کی سردار ہے۔

(الفردوس، ج2، ص417، حدیث3850)

* * *

624۔ "الصمت ارفع العبادۃ" یعنی خاموشی اعلیٰ درجے کی عبادت ہے۔

(الفردوس، ج2، ص417، حدیث3849)

* * *

625۔ "الصمت زین للعالم، و ستر للجاھل" یعنی خاموشی عالم کے لیے زینت اور جاہل کے لیے پردہ ہے۔ (جامع صغیر، ص318، حدیث5159)

* * *

626۔ حضرت سیدنا ثابت بُنانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: (دل نہ لگنے کے باوجود) میں نے 20 برس قرآن پاک سے (تلاوت کرنے کی) مشقت اٹھائی اور پھر 20 برس اس کی حلاوت (یعنی لذت) پائی۔

(احیاء العلوم {اردو}، ج1، ص871)

* * *

627۔ حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کی خدمت بابرکت میں لوگوں نے عرض کیا، کوئی ایسا عمل بتائیے کہ جس سے جنت ملے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: "کبھی بولو مت۔" انہوں نے عرض کیا:

یہ تو نہیں ہو سکتا۔ فرمایا: "اچھی بات کے سوا زبان سے کچھ مت نکالو۔"
(احیاء العلوم {اردو}، ج 3، ص 336)

* * *

628۔ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے: "خاموش رہنے والے شخص میں دو خوبیاں جمع ہو جاتی ہیں: (۱) اس کا دین سلامت رہتا ہے اور (۲) دوسرے کی بات اچھی طرح سمجھ لیتا ہے۔
(احیاء العلوم، ج 3، ص 137)

* * *

629۔ حضرت سیدنا محمد راہبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پیٹ میں فضول کھانا بھرنے والے کی زبان سے باتیں بھی فضول نکلیں گی۔ (تنبیہ المغترین، ص 189)

* * *

630۔ حضرت سفیان ثوری علیہ رحمہ فرماتے ہیں کہ انسان. تیر مارنا اس کو زبان سے بُرا بھلا کہنے سے کم ہے، کیونکہ زبان کے نشانے کبھی خطا نہیں ہوتے۔ (تنبیہ المغترین، ص 189)

* * *

631۔ (کروڑوں شافعیوں کے پیشوا) حضرت سیدنا امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ بات تیر کی طرح ہے، اگر تیرے پاس سے نکل جائے تو وہ دوسرے کی ہو جائے گی اور اب اس کا مالک تو نہیں ہو گا۔
(تنبیہ المغترین، ص 189)

* * *

632۔ ایک بزرگ علیہ الحمہ فرماتے ہیں: ایک صاحب زار (یعنی پیٹ کے مضبوط آدمی) کا نکاح ہوا مگر میاں بیوی میں ذہنی ہم آہنگی (یعنی انڈر سٹینڈنگ) کی کمی تھی. کسی طرح اس کے دوست کو اس بات کا پتا چل گیا، اس نے پوچھا: تمہارے گھر کا کیا مسئلہ ہے؟ اُس صاحب زار نے جواب دیا: میں اتنا کم ذات

نہیں کہ گھر کی بات کسی کو بتادوں۔ بات آئی گئی ہوگئی۔ بالآخر گھر نہ چل سکا اور طلاق دینی پڑگئی۔ جب اس کے دوست کو پتا چلا تو وہ بولا: وہ تو اب تمہاری بیوی نہیں رہی، بتادو کیا معاملہ تھا؟ اس سمجھدار شخص نے جواب دیا: اب تو وہ میرے لئے غیر عورت ہوچکی ہے اور کسی غیر عورت کے متعلق میں کیسے بات کروں! (غیبت کی تباہ کاریاں، ص 363)

* * *

633۔ حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ ایک لفظ آدمی اللہ پاک کی خوشی کا کہتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ اِس سے کچھ بڑی رضامندی حاصل ہوگی مگر اللہ پاک اسی کے باعث قیامت تک کی رضامندی (یعنی خوشی) لکھ لیتا ہے۔ اور کبھی ایک کلمہ (یعنی لفظ) ناراضی کا کہتا ہے اور یہ نہیں معلوم ہوتا کہ اس سے ناراضی زیادہ ہوگی مگر اللہ پاک اس سے اپنی ناراضی قیامت تک کی لکھتا ہے۔ (ترمذی، ج4، ص 143، حدیث 2326)

* * *

634۔ حضرت لقمان حکیم علیہ الرحمہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے میرے بیٹے! "اللّٰھم اغفرلی" پڑھتے رہا کرو، کیونکہ اللہ پاک کی طرف سے کچھ ایسے اوقات ہیں جس میں دعا مانگنے والے کی دعا قبول کرلی جاتی ہے۔ (کتاب حسن الظن باللہ مع موسوعۃ ابن ابی الدنیا، ج 1، ص 110)

* * *

635۔ کسی عقل مند کا کہنا ہے کہ خاموشی میں سات ہزار فائدے ہیں، جو سات جملوں (یعنی Sentences) میں جمع ہیں اور ہر جملے میں ایک ہزار فائدے ہیں: (۱) خاموشی بغیر محنت کے (یعنی بعض شرائط کے ساتھ) عبادت ہے، (۲) خاموشی بِلا زیور کے زینت ہے، (۳) خاموشی بِغیر سلطنت کے ہیبت ہے، (۴) خاموشی بغیر دیواروں کے قلعہ ہے، (۵) خاموشی میں ایک کے پاس معذرت (یعنی Sorry) نہیں کرنا پڑتی، (۶) خاموشی میں کِراماً کاتِبین (یعنی اعمال لکھنے والے عزّت والے فرشتوں) کی

راحت ہے، (۷) خاموشی انسانوں کے عَیبوں کے لیے پردہ ہے۔ (تنبیہ الغافلین، ص 117)

* * *

636۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "بے مقصد کام کو ترک کردو، فضول باتوں سے بچو اور اپنی زبان کی اس طرح حفاظت کرو جس طرح سونے چاندی کی حفاظت کرتے ہو۔" (اللہ والوں کی باتیں، ج 1، ص 508)

* * *

637۔ اللہ کے پیارے نبی حضرت سیدنا سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اگر بات چیت کرنا "چاندی" (یعنی Silver) ہو تو چُپ رہنا "سونا" (یعنی Gold) ہے۔ (احیاء العلوم، ج 3، ص 136)

* * *

638۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جب تم دنیا سے بے رغبت شخص کو دیکھو اور اُسے کم بولنے والا پاؤ تو اس کے پاس بیٹھو کیونکہ اسے حکمت دی گئی۔ (ابن ماجۃ، ج 4، ص 422، حدیث 4101)

* * *

639۔ حضرت منظور بن معتمر علیہ رحمہ نے 40 سال تک بعد نمازِ عشاء کسی سے کسی کے ساتھ باتوں میں حصہ نہیں لیا۔ (احیاء العلوم، ج 3، ص 137)

* * *

640۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک بندہ کبھی اللہ پاک کی رضامندی کا کوئی ایسا کلمہ (یعنی سینٹینس۔ Sentence) کہہ دیتا ہے۔ کہ جس کی طرف اسے دھیان بھی نہیں ہوتا، اور اس کی وجہ سے اللہ پاک اس کے بہت سے دَرَجات (گریڈز۔ Grades) بلند فرما دیتا ہے اور بے شک بندہ کبھی اللہ پاک کی نافرمانی کا کوئی ایسا کلمہ (Sentence) کہہ گزرتا ہے کہ اس کی طرف اس کو دھیان بھی نہیں ہوتا اس کی وجہ سے دوزخ میں

گرتا چلا جاتا ہے۔(مشکوٰۃ، ج2، ص189، حدیث 4813)

* * *

641۔ گفتگو کی چار قسمیں ہیں:

(۱) مکمل نقصان دہ بات، (۲) مکمل فائدے مند بات، (۳) ایسی بات جو نقصان دہ بھی ہو اور فائدے مند بھی، اور (۴) ایسی بات جس میں نہ فائدہ ہو نہ نقصان.

تو پہلی قسم کی بات جو کہ مکمل یعنی ساری کی ساری نقصان دہ ہے اس سے ہمیشہ بچنا ضروری ہے، اور اسی طرح تیسری قسم والی بات کہ جس میں نقصان و فائدہ دونوں ہیں اس سے بچنا لازم ہے، اور جو چوتھی قسم ہے وہ فضولیات میں شامل ہے اس کا نہ فائدہ نہ نقصان، لہذا ایسی بات میں وقت ضائع کرنا بھی ایک طرح کا نقصان ہی ہے اس کے بعد صرف دوسری ہی قسم کی بات رہ جاتی ہے یعنی باتوں میں سے تین چوتھائی (یعنی 75٪) قابلِ استعمال نہیں ہیں اور صرف چوتھی بات جو کہ فائدہ مند ہے بس وہی قابلِ استعمال ہے مگر اس قابلِ استعمال بات کے اندر باریک قسم کی ریاکاری، بناوٹ، غیبت، تہمت، جھوٹے مبالغے، "میں میں کرنے کی آفت" یعنی اپنی فضیلت اور پاکیزگی بیان کر بیٹھنے وغیرہ وغیرہ خطرے موجود ہیں، مزید یہ کہ فائدہ مند گفتگو کرتے کرتے فضول باتوں میں جا پڑنے پھر اس کے ذریعے اور آگے بڑھتے ہوئے خدانخواستہ اس میں گناہ ہو جانے وغیرہ وغیرہ کے خوف اور ڈر شامل ہیں اور ان خرابیوں کا شامل ہونا ایسا باریک ہے جس کا اکثر علم نہیں ہوتا، لہذا اس قابلِ استعمال بات کے ذریعے بھی انسان خطرات میں گھرا رہتا ہے۔(دیکھئے: احیاء العلوم، ج3، ص138)

* * *

642۔ حضرت حماد بن سَلَمہ علیہ الرحمہ جب کوئی دنیوی بات کہہ دیتے تو اس کے بعد "سبحٰنَ اللہ و الحمد للہ ولا الہ الا اللّٰہ واللہ اکبر" پڑھتے پھر فرماتے: ہمارے اسلاف (گزرے ہوئے بزرگانِ دین) کسی مجلس (یعنی بیٹھک) میں خالص دنیاوی کلام کرنا اچھا نہ جانتے تھے، جب تک کہ اُس کے ساتھ

کوئی نیک بات نہ مِلا لیتے۔(تنبیہ المغترین، ص190)

* * *

643۔ حضرت سیدنا شیخ معروف کرخی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "انسان کا بے کار باتیں کرنا اللہ پاک کا اُس کو بے مدد چھوڑ دینے کے باعث ہوتا ہے۔"(تنبیہ المغترین، ص190)

* * *

644۔ حضرت ابراہیم نخعی علیہ رحمہ فرماتے ہیں: "جو شخص غور کرے تو وہ تمام اہلِ مجلس سے اَشرف (یعنی شریف ترین) اور زیادہ رعب دار اس شخص کو پائے گا جو اکثر خاموش رہتا ہو، کیونکہ خاموشی عالِم کے لیے زینت اور جاہِل کے لیے پردہ۔"(تنبیہ المغترین، ص190)

* * *

645۔ کہتے ہیں کہ حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کے ساتھ ایک شخص بیٹھا تھا مگر کبھی کچھ بولتا نہیں تھا۔ ایک بار حضرت امام یوسف علیہ الرحمہ نے اُس سے فرمایا: آپ کبھی کوئی سُوال کیوں نہیں کرتے ؟ ہمیشہ چُپ ہی رہتے ہیں؟ یہ سُن کر اس نے سوال کر دیا: اچھا یہ بتائیے کہ روزہ کب افطار کرنا چاہئے ؟ فرمایا: جب سورج غروب ہو جائے۔ وہ بولا: اگر آدھی رات تک سورج غروب ہی نہ ہو تو؟ یہ سوال سُن کر حضرت امام ابو یوسف علیہ رحمہ ہنس پڑے اور فرمایا: آپ کا خاموش رہنا ہی بہتر تھا، میں نے آپ کی زبان کُھلوا کر غلطی کی۔(تاریخ بغداد، ج14، ص251)

* * *

646۔ حضرت سیدنا لقمان حکیم علیہ الرحمہ کے متعلق منقول (یعنی بیان کی گئی) ہے. چنانچہ اللہ تعالی کے پیارے نبی حضرت داوٗد علیہ السلام کی خدمت میں ایک بار حضرت لقمان حکیم علیہ الرحمہ حاضر ہوئے، اس وقت آپ علیہ السلام زِرَہ (یعنی فولاد کا جالی دار کرتا جو لڑائی میں پہنتے تھے) بنا رہے تھے اور چونکہ آپ نے اس سے پہلے زِرَہ نہیں دیکھی تھی اس لیے اسے دیکھ کر تعجب کرنے لگے اور اس بارے

میں سوال کرنا چاہا تو "حکمت" کے سبب سوال کرنے سے باز رہے۔ جب حضرت داؤد علیہ السلام زِرَہ بنانے سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہوئے اور اسے پہن کر ارشاد فرمایا: "جنگ کے لیے زِرَہ کیا ہی اچھی چیز ہے"۔ یہ سُن کر حضرت لقمان حکیم علیہ الرحمہ نے کہا: "خاموشی حِکمت ہے مگر اس کو اختیار کرنے والے کم ہیں۔ "یعنی سوال کے بغیر ہی اس کے متعلق علم ہو گیا اور سوال کی ضرورت ہی نہ رہی۔

(احیاء العلوم، ج 3، ص 141)

* * *

647۔ حکمت کی کئی تعریفات (Definitions) ہیں جن میں سے "صراط الجنان" جلد 7، صفحہ 484 پر یہ چار بیان کی گئی ہیں:

(۱) حکمت عقل اور فہم (یعنی سمجھ) کو کہتے ہیں، (۲) حکمت وہ علم ہے جس کے مطابق عمل کیا جائے، (۳) حکمت معرفت (یعنی پہچان) اور کاموں میں پُختگی (یعنی مضبوطی) کو کہتے ہیں، (۴) حکمت ایسی چیز ہے کہ اللہ پاک اسے جس کے دل میں رکھتا ہے یہ اس کے دل کو روشن کر دیتی ہے۔

(تفسیر خادن، ج 3، ص 470)

* * *

648۔ حضرت یونس بن عبید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ "جس کی زبان ٹھیک رہتی ہے اُس کے سب کام ٹھیک رہتے ہیں۔ "(احیاء العلوم، ج 3، ص 137)

* * *

649۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منقول ہے کہ اللہ پاک کے ذکر کے علاوہ کوئی بھی بات کثرت سے نہ کرو ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور سخت دل اللہ پاک سے دور ہوتا ہے لیکن تمہیں اس کا علم نہیں۔ (تنبیہ الغافلین، ص 118)

* * *

650۔ (کروڑوں مالکیوں کے عظیم پیشواں) حضرت امام مالک علیہ رحمہ جب کسی شخص کو زیادہ باتیں کرتا دیکھتے تو اسے فرماتے: "اپنی کچھ باتیں اپنے پاس بھی روک لیا کرو (یعنی باتیں کم کیا کرو)"۔ (تنبیہ المغترین، ص190)

* * *

651۔ حضرت رکب مصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: خوشخبری کہ اس کے لیے جو عیب نہ ہونے کے باوجود تواضع اختیار کرے، اور مسکینی کے بغیر خود کو ذلیل سمجھے، اور اپنا جمع کیا ہوا مال نیک کاموں میں خرچ کرے، اور بے سر و سامان اور مسکین لوگوں پر رحم کرے اور علم و حکمت والے لوگوں سے میل جول رکھے، اور خوش بختی ہے اس کے لیے جس کی کمائی پاکیزہ ہو، باطن اچھا ہو، ظاہر بزرگی والا ہو اور جو لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے، اور سعادت مندی ہے اس کے لیے جو اپنے علم پر عمل کرے، اپنی ضرورت سے زائد مال کو راہِ خدا میں خرچ کرے اور فضول گوئی سے رک جائے۔ (معجم کبیر، ج5، ص71، حدیث4616)

* * *

652۔ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے: "اہلِ جنت کو اس گھڑی کے سوا کسی شے پر افسوس نہ ہو گا جس میں وہ اللہ پاک کا ذکر نہ کر سکے تھے۔" (معجم کبیر، ج20، ص93، حدیث182)

* * *

653۔ حضرت سُلیم زاری علیہ رحمۃ کا قلم جب لکھتے لکھتے گِھس جاتا تو قلم کی نوک بنانے کے لیے چھیلتے ہوئے (اگرچہ اچھی نیت سے دینی تحریر کے لیے یہ بھی ثواب کا کام ہے مگر "ایک پنتھ دو کاج" یعنی ایک کام سے دو فائدے کے مصداق) ذکرُ اللہ شروع کر دیتے تاکہ یہ وقت صرف قلم کی نوک تراشتے میں خرچ نہ ہو! (ابن عساکر، ج72، ص260)

* * *

654۔ صحابیِ رسول ﷺ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں اپنی زندگی کے گزرے ہوئے اس دن کے مقابلے میں کسی چیز پر نادم (یعنی شرمندہ) نہیں ہوتا جو دن میرا نیک اعمال بڑھنے سے خالی ہو"۔

* * *

655۔ میزبانِ رسول ﷺ حضرت سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی: مجھے کوئی مختصر نصیحت فرمائیے۔ سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا: "جب تم اپنی نماز کے لئے کھڑے ہو تو رخصت ہونے والے کی سی نماز پڑھو، کوئی ایسی بات نہ کرو جس کے بارے میں بعد میں معذرت کرنی پڑے اور لوگوں کے ہاتھوں میں موجود چیزوں سے مکمل طور پر مایوس ہو جاؤ۔" (مسند امام احمد بن حنبل، ج9، ص130)

* * *

656۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ایک بادشاہ کے ہاں چار علماء کرام جمع ہوئے تو بادشاہ نے ان سے عرض کی: آپ حضرات ایک ایک مختصر مگر جامع بات ارشاد فرمائیے: ان میں سے ایک عالم صاحب نے فرمایا: عالم کے علم کی فضیلت خاموشی ہے. دوسرے نے فرمایا: آدمی کے لیے سب سے بڑھ کر نفع مند بات یہ ہے کہ وہ اپنی حیثیت اور عقل کی انتہا (یعنی گہرائی) کو جان لے اور اس کے مطابق گفتگو کرے۔ تیسرے نے فرمایا: سب سے بڑھ کر محتاط شخص وہ ہے جو نہ تو موجودہ نعمت پر مطمئن ہو، نہ اس پر بھروسا کرے اور نہ اس کے لیے کوئی تکلیف اٹھائے۔ چوتھے نے فرمایا: تقدیر پر راضی رہنے اور قناعت اختیار کرنے سے بڑھ کر کوئی شے بدن کے لیے آرام دہ نہیں۔
(ایک چپ سو سکھ {اردو}، ص16)

* * *

657۔ تابعی بزرگ حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ چالیس برس تک نہیں ہنسے۔ جب آپ کو بیٹھے

ہوئے دیکھا جاتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے گویا ایک قیدی ہے جسے گردن اڑانے کے لیے لایا گیا ہو، اور جب گفتگو فرماتے تو انداز ایسا ہوتا گویا آخرت کو آنکھوں سے دیکھ دیکھ کر بتا رہے ہیں، اور جب خاموش رہتے تو ایسا محسوس ہوتا گویا ان کی آنکھوں میں آگ بھڑک رہی ہے۔ جب ان سے اس قدر غمگین اور خوفزدہ رہنے کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے اس بات کا خوف ہے کہ اگر اللہ پاک نے میرے بعض ناپسندیدہ اعمال کو دیکھ کر مجھ پر غضب فرمایا اور یہ فرمادیا کہ جاؤ! میں تمہیں نہیں بخشتا۔ تو میرا کیا بنے گا!.
(احیاء العلوم {اردو}، ج4، ص555 تا556)

* * *

658۔ حضرت ابو حاتم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: دو شخصوں نے علم حاصل کیا۔ ایک نے خاموشی اختیار کی اور دوسرے نے بولنا، تو بولنے والے نے چُپ رہنے والے کی طرف لکھا: تو نے اپنے علم سے کیا کمایا؟ جبکہ روزی کمانے کے لیے زبان سے بہتر کوئی آلہ (یعنی ہتھیار) نہیں۔ چُپ رہنے والے نے بولنے والے کی طرف لکھا: تو نے اپنے علم سے کون سا کمال حاصل کیا؟ جب کہ میں سمجھتا ہوں کہ زبان قید میں رکھنے کی زیادہ حقدار ہے۔ (حسن السمت ص44 سے خلاصہ)

* * *

659۔ ایک تاجر کو ہزار دینار کا نقصان ہوا۔ اس نے اپنے بیٹے سے کہا کہ دیکھنا یہ نقصان والی بات کسی سے بھی نہ کرنا، لڑکا بولا: ابو جان! یہ آپ کا حکم ہے اس لیے میں کسی کو نہیں بتاؤں گا، لیکن میری یہ خواہش ہے کہ آپ اس (خاموش رہنے) کا فائدہ بتادیجئے کہ اس نقصان کو چھپانے میں کیا مصلحت ہے؟ باپ نے بولا: خاموشی اس لیے ضروری ہے کہ ہمیں دو مصیبتیں (ایک ساتھ) نہ اٹھانا پڑیں یعنی ایک تو سرمائے (یعنی رقم) کا نقصان اور دوسرا (مخالف) پڑوسیوں کا ہمارے نقصان پر خوش ہو کر مذاق اڑانا۔
(گلستان سعدی، ص115)

* * *

660۔ ایک عقل مند نوجوان جو کئی خوبیوں کا مالک تھا، جب کبھی وہ دانشمندوں (یعنی اہل علم) کی محفلوں میں بیٹھتا تو بات کرنے سے اپنی زبان کو روکے رکھتا۔ ایک مرتبہ اس کے باپ نے اس سے کہا: اے بیٹے! جو کچھ تجھے آتا ہے تُو بھی کہہ دیا کر۔ نوجوان بولا: مجھے اس بات کا ڈر رہتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ مجھ سے ایسی بات پوچھ لیں جس کا مجھے علم نہ ہو اور یوں مجھے شرمندہ ہونا پڑے۔

(گلستان سعدی، ص116)

* * *

661۔ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: میں نے ایک دانشور (یعنی اہلِ علم) کے بارے میں یہ سنا کہ وہ کہا کرتے تھے کہ کوئی شخص بھی اپنی جہالت کا اقرار نہیں کرتا سوائے اس شخص کے کہ جب کوئی دوسرا بات کر رہا ہو تو اس کی بات ختم ہونے سے پہلے ہی بیچ میں اپنی بات شروع کر دیتا ہے۔ سمجھدار آدمی اس وقت تک اپنی بات شروع نہیں کرتا جب تک دوسرے کی ختم نہ ہو جائے۔

(گلستان سعدی، ص118)

* * *

662۔ حضرت سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمہ کے خاص غلاموں میں سے چند غلاموں نے بادشاہ کے ایک خادمِ خاص سے پوچھا کہ آج بادشاہ نے فلاں معاملے میں تجھ سے کیا کہا؟ بادشاہ جو کچھ تجھ سے کہتے ہیں وہ ہم جیسوں سے کہنا درست نہیں سمجھتے۔ اس پر اس خادمِ خاص نے کہا: "بادشاہ سلامت مجھ سے اس لیے کہتے ہیں کہ ان کو مجھ پر بھروسا ہے کہ میں وہ بات کسی اور کو نہیں بتاؤں گا۔

(گلستان سعدی، ص118 بتغیر قلیل)

* * *

663۔ کروڑوں شافعیوں کے عظیم پیشوا حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ سے ایک بار کچھ پوچھا گیا تو خاموش رہے۔ کسی نے عرض کی: حضور! اللہ کریم آپ پر رحم فرمائے! آپ جواب کیوں نہیں دیتے؟

فرمایا: "پہلے میں یہ جان لوں کہ میرے جواب دینے میں فضیلت ہے یا خاموش رہنے میں۔"
(احیاء العلوم {اردو}، ج1، ص102)

* * *

664۔ حضرت کعب الاحبار علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: حضرت لقمان حکیم علیہ الرحمہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: بیٹا! "عقل مند گونگا" بن جانا مگر "جاہل باتونی" نہ بننا، تمہاری رال سینے پر ٹپک رہی ہو (یعنی بولنے کو بہت ہی جی چاہ رہا ہو) اور تم اپنی زبان کو فضول باتوں سے بچائے ہوئے ہو تو یہ تمہارے لئے اس بات سے عمدہ و بہتر ہے کہ لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر تم فضول بے فائدہ باتیں کرو۔ ہر عمل کی دلیل ہوتی ہے، عقل کی دلیل غور و فکر ہے اور غور و فکر کی دلیل خاموشی۔ ہر چیز کی سواری ہوتی ہے، عقل کی سواری تواضع (یعنی عاجزی) ہے، تمہاری جہالت کے لئے یہی کافی ہے کہ تم عقل کی سواری کو اختیار نہ کرو اور تمہاری عقل مندی کے لئے یہی کافی ہے کہ لوگ تمہارے شَر (یعنی برائی) سے محفوظ رہیں۔
(اللہ والوں کی باتیں، ج6، ص13)

* * *

665۔ حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص حلال کھائے، سنت پر عمل کرے اور لوگ اس کے فتنوں سے محفوظ رہیں وہ جنت میں داخل ہو گا۔" ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! آج کل بہت سے ایسے لوگ ہیں۔ ارشاد فرمایا: میرے بعد والے زمانوں میں بھی ہوں گے۔" (ترمذی، ج4، ص233)

* * *

666۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے نفس سے عہد کیا کہ میرے منہ سے جو بھی لایعنی (یعنی بے کار) بات نکلے گی میں اس کے بدلے دو رکعت (نفل) ادا کروں گا، لیکن یہ کام مجھ پر آسان رہا، پھر میں نے خود پر ہر بے کار بات کے بدلے ایک (نفل) روزہ رکھنا لازم ٹھہرا لیا، یہ بھی مجھے آسان معلوم

ہوااور بے کار باتوں سے رکا نہیں یہاں تک کہ میں نے ہر بے کار بات کے بدلے اپنے اوپر ایک درہم خیرات کرنالازم کرلیاتو یہ کام نفس پر مشکل بن گیااور آخر کار میں بے کار باتیں کرنے سے رُک ہی گیا۔ (قوت القلوب{اردو}، ج1، ص 461)

* * *

667۔ کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ نے کسی علاقے کو فتح کرنے کے لئے چھ سے زیادہ بار حملے کئے مگر وہ علاقہ فتح کرنے میں ناکام رہا۔ جب اس کا آخری حملہ بھی ناکام ہوگیاتو وہ تھک ہار کر مایوسی کی حالت میں کمرے میں آرام کرنے کی غرض سے لیٹ گیا۔ لگاتار ناکام ہونے والے حملوں کا سوچتے ہوئے اچانک اس کی نظر کمرے کی دیوار پر چڑھتی ایک چیونٹی پر پڑی۔ جو بار بار گرنے کے باوجود دیوار پر چڑھنے کا ارادہ ترک نہیں کررہی تھی۔ کئی بار تو وہ دیوار کے آخری سرے کے بہت ہی قریب پہنچ جاتی مگر پھر نیچے گر جاتی اور دوبارہ سے دیوار پر چڑھنے کی کوشش میں لگ جاتی۔ آخر درجن بھر (یعنی 12) سے زائد کوششوں کے بعد وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگئی۔ کہا جاتا ہے کہ اس بادشاہ نے جب چیونٹی کی ایسی لگاتار کوشش دیکھی تو اس نے سمجھ لیا کہ کوشش کامیابی کی کنجی ہے اس کے بادشاہ نے نئے جوش وجذبے سے پھر حملہ کیا اور اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کی۔

* * *

668۔ تابعی بزرگ حضرت شعبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: (سلطنت بنوامیہ کا گورنر) زیاد کے غلام و دربان (گارڈ) "عجلان" نے مجھے بتایا کہ زیاد جب گھر سے نکلا تو میں اس کے آگے آگے مسجد تک جاتا اور مسجد میں داخل ہونے کے بعد بھی اس کی نشست گاہ (یعنی بیٹھک) تک آگے آگے ہی چلتا، ایک دن وہ نسشت گاہ (یعنی بیٹھک) میں داخل ہوا تو ایک بلّی کو دیکھا جو گھر کے ایک کونے میں بیٹھی تھی میں اسے بھگانے کے لیے گیا تو زیاد نے کہا: اسے چھوڑ دو، دیکھیں کیا کرتی ہے۔ پھر اس نے ظہر کی نماز پڑھی اور لوٹ آیا پھر ہم عصر پڑھ کر نشست گاہ لوٹے تو بلی کو وہیں موجود پایا، غروبِ شمس (یعنی سورج ڈوبنے)

سے تھوڑا پہلے ایک چوہا نکلا تو بلی نے جھپٹا مار کر اسے دبوچ لیا۔ زیاد نے کہا: جسے کوئی حاجت ہو تو وہ اس بلی کی طرح مستقل مزاجی سے (یعنی خوب جم کر) اس میں لگا رہے (یعنی کوشش جاری رکھے) اسے کامیابی مل جائے گی۔ (ان شاء اللہ الکریم) (اللہ والوں کی باتیں، ج4، ص394)

* * *

669۔ حضرت لقمان حکیم علیہ الرحمہ نے اپنے صاحبزادے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے بیٹے! جب لوگ اپنے خوبصورت کلام (یعنی بنی سجی گفتگو) پر فخر کر رہے ہوں تو تم ان کے ساتھ مت مِل جانا بلکہ تم اس وقت اپنی خاموشی پر فخر (یعنی ناز) کرنا۔ (المستطرف، ج1، ص147)

* * *

670۔ ہم جب صرف اپنی ذات کے لیے جیتے ہیں تو زندگی ہمیں مختصر اور معمولی نظر آتی ہے لیکن جب ہم دوسروں کے لئے یا کسی نظریے کے لیے جیتے ہیں تو اس صورت میں زندگی بہت طویل اور عمیق نظر آتی ہے۔

* * *

671۔ ہم اپنے دلوں میں اگر محبت، ہمدردی اور خیر کے بیج پروان چڑھالیں تو اپنے آپ کو بہت سی مشقتوں اور زحمتوں سے بچالیں گے۔

* * *

672۔ حقیقی عظمت اس میں ہے کہ ہم لوگوں کے ساتھ گھل مل کر رہیں۔ ان کی کمزوری، خامی اور غلطی پر بردباری اور ہمدردی کا بھرپور مظاہرہ کریں اور انہیں پاک صاف کرنے، تہذیب یافتہ بنانے اور حتی الامکان اپنے معیار تک بلند کرنے کی حقیقی خواہش رکھیں۔

* * *

673۔ ہم جب قدرت وصلاحیت کے ایک متعیّن معیار تک پہنچ جائیں گے تب ہمیں احساس ہو گا کہ

دوسروں سے مدد طلب کرنا ہمارے لیے عیب کی بات نہیں۔ یہاں تک کہ ان لوگوں سے مدد طلب کرنے کی صورت میں بھی نہیں جو ہم سے کم صلاحیت کے حامل ہوں۔

* * *

674۔ بسا اوقات غلامی آزادی کے لبادے میں چھپ جاتی ہے۔

* * *

675۔ پاکیزہ مقصد کسی پاکیزہ دل ہی میں زندہ رہ سکتا ہے

* * *

حکیم الامت (مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ) کے حکمت بھرے اقوال

676: اپنے سینے (مسلمانوں کے کینے سے) صاف رکھو تاکہ ان میں مدینے کے انوار دیکھو۔

* * *

677: مسلمانوں کے مَجمعوں، درسِ قرآن کی مجلسوں، عُلَمائے دین و اولیائے کاملین کی بارگاہوں میں بدبُو دار مُنہ لے کر نہ جاؤ۔

* * *

678: اگر تم عزت اور ترقی والی قوم کے فرد ہو تو تمہاری ہر طرح عزت ہوگی کوئی بھی لباس پہنو؛ اگر ان چیزوں سے خالی ہو تو کوئی لباس پہنو عزت نہیں ہوگی۔

* * *

679: عورت گھر میں ایسی ہے جیسے چمن میں پھول اور پھول چمن میں ہی ہرا بھرا رہتا ہے۔ اگر توڑ کر باہر لایا گیا تو مرجھا جائے گا۔ اسی طرح عورت کا چمن اس کا گھر اور اس کے بال بچے ہیں اس کو بلا وجہ باہر نہ لاؤ ورنہ مرجھا جائے گی۔

680: مسلمانوں کو برباد کرنے والے اسباب میں سے بڑا سبب ان کے جوانوں کی بے کاری اور بچوں کی آوارگی ہے۔

* * *

681: حلال رزق حاصل کرو، بے کاری صدہا گناہوں کی جڑ ہے، رزق حلال سے عبادت میں ذوق، نیکیوں کا شوق اور اطاعت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
(فیضانِ مفتی احمد یار خان نعیمی، ص 54، 55)

* * *

سیدنا امام احمد کبیر رفاعی علیہ الرحمہ کے ملفوظات

حضرت سَیِّدُنا امام احمد کبیر رفاعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہ الْقَوِی اپنے مُریدین و مُحبّین کی حُسنِ تربیت کے لئے وقتاً فوقتاً شریعت و طریقت کے بہترین رہنما اصول بھی بیان فرمایا کرتے۔ آیئے! چند ملفوظات یہ ہیں:

682: جو اپنے اوپر غیر ضروری باتوں کو لازم کرتا ہے وہ ضروری باتوں کو ضائع کر دیتا ہے۔

* * *

683: مخلوق کو اپنے ترازو میں مت تولو بلکہ اپنے آپ کو مومنین کے ترازو میں تولو تاکہ تم ان کی فضیلت اور اپنی مُحتاجی جان سکو۔

* * *

684: جو شخص یہ خیال کرے کہ اس کے اعمال اسے رَبِّ قدیر عَزَّوَجَلَّ تک پہنچا دیں گے تو اس نے اپنا راستہ کھو دیا۔ (اپنے اعمال کے بجائے رحمتِ الٰہی پر نظر کرے۔)

* * *

685: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے وہی اُنسیت رکھ سکتا ہے جو کامل درجہ کی طہارت رکھتا ہو۔

686: اللہ عَزَّوَجَلَّ غوث و قطب کو غیبوں پر مُطَّلَع فرما دیتا ہے پس جو بھی درخت اُگتا ہے اور پتّا سر سبز

ہوتا ہے تو وہ سب جان لیتے ہیں۔

* * *

687: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر توکُّل کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دل میں حکمت داخل فرماتا ہے اور ہر مشکل گھڑی میں اسے کافی ہوجاتا ہے۔

* * *

688: کتنے ہی خوش ہونے والے ایسے ہیں کہ ان کی خوشی ان کے لئے مصیبت بن جاتی ہے اور کتنے ہی غمگین ایسے ہیں کہ ان کا غم ان کے لئے باعثِ نجات بن جاتا ہے۔

* * *

689: افسوس ہے ایسے شخص پر جو دنیا مل جانے پر اس میں مشغول ہوجاتا ہے اور چھن جانے پر حسرت کرتا ہے۔

* * *

690: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کی علامت یہ ہے کہ اولیاءُ اللہ کے علاوہ تمام مخلوق سے وحشت ہو کیونکہ اولیا سے محبت اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت ہے۔

* * *

691: ہمارا طریقہ تین چیزوں پر مشتمل ہے: نہ تو کسی سے مانگو، نہ کسی سائل کو منع کرو اور نہ ہی کچھ جمع کرو۔ (فیضانِ سید احمد کبیر رفاعی، ص28، 29)

* * *

حضرت بابا بلھے شاہ علیہ الرحمہ کے مبارک ارشادات

692:جو علم بے عمل ہے وہ دل کی کھوٹ کو کھرا نہیں کر سکتا۔

* * *

693:اس علم کا کوئی فائدہ نہیں جس سے ذلت و خواری حاصل ہو۔

* * *

694:ظاہری جمع خرچ محض تکبر کی نشانی ہے۔ جب تک عملاً کچھ نہ کیا جائے مراد کا پھل حاصل نہیں ہو سکتا۔

* * *

695:محبوبِ حقیقی تو انسان کے اپنے دل میں ہوتا ہے، مگر اندھے کو اس کی پہچان کیسے ہو سکتی ہے۔

* * *

696:جب تک دل سے تکبر، حرص، کینہ، بغض نکال کر جلا نہ دیا جائے محبوبِ حقیقی نہیں مل سکتا۔

* * *

697:جس نے خود کو دنیا کی آلائشوں سے پاک کیا اس نے کسبِ فقر پالیا۔

* * *

698:آخرت کا توشہ کمانا چاہتے ہو تو محبوبِ حقیقی کی محبت اپناؤ۔

* * *

699:اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ہمیشہ ہر شے سے زیادہ یاد کرو۔

* * *

700:پیر و مرشد ہی ہمیشہ طرزِ فکر کا بیج بوتا ہے۔(فیضانِ بابا بلھے شاہ، ص 65،66)

* * *

فرامینِ امام باقر علیہ الرحمہ

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے اِرشادات ہمارے لئے مَشعلِ راہ یعنی زندگی گزارنے کے بہترین نسخے ہوتے ہیں ان پر عمل کر کے ہم اپنی دنیا و آخرت کو بہتر بنا سکتے ہیں نیز ان کے مختصر فرامین میں علم و حکمت کے انمول خزانے ہوتے ہیں۔

امام باقر رحمۃُ اللہِ علیہ کے کچھ فرامین ملاحظہ کیجئے:

701۔ گھٹیا لوگوں کا سلام بُری گفتگو ہے۔(یعنی بُرے لوگ اپنی بات بُری گفتگو سے شروع کرتے ہیں۔)(صفۃ الصفوہ، 77/2)

* * *

702۔ ہر چیز کے لئے کوئی نہ کوئی آفت ہوتی ہے اور علم کی آفت بھولنا ہے۔

(البدایہ والنہایہ، 456/6)

* * *

703۔ وہ عالِم جس کے علم سے فائدہ حاصل کیا جائے ہزار عابدوں سے افضل ہے۔

(حلیۃ الاولیاء، 214/3، رقم:3740)

* * *

704۔ اللہ پاک کی قسم! ایک عالِم کی موت شیطان لعین کو 70 عابدوں (یعنی عبادت گزاروں) کی موت سے زیادہ پسند ہے۔(صفۃ الصفوہ، 77/2)

* * *

705۔ ”تین اعمال سب سے زیادہ مشکل ہیں:

(1) ہر حال میں اللہ پاک کا ذکر کرتے رہنا

(2) اپنے آپ سے انصاف کرنا اور

(3)ضرورت مند مسلمان بھائی سے مالی تعاوُن کرنا۔“
(تفسیر در منثور، پ9، الانفال، تحت الآیۃ:45، 75/4)

* * *

706۔ لڑائی جھگڑے سے بچناکیونکہ یہ دلوں کو بگاڑ تااور نِفاق پیدا کرتا ہے۔
(حلیۃ الاولیاء، 215/3، رقم:3749)

* * *

707۔ اللہ پاک کی آیات میں خواہ مخواہ بحث و مُباحَثہ کرنے والے لوگ ہی جھگڑالو ہیں۔
(حلیۃ الاولیاء، 216/3، رقم:3750)

* * *

708۔ حضرتِ ثابِت رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ محمد بن علی باقر رحمۃُ اللہِ علیہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اُولٰٓىٕكَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا (پ19، الفرقان:75)

ترجمہ کنزالایمان: ان کو جنت کا سب سے اونچا بالا خانہ انعام ملے گا بدلہ ان کے صبر کا۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (یہ انعام انہیں) دنیا میں فقر وفاقہ پر صبر کرنے کی وجہ سے ملے گا۔ (تفسیر در منثور، پ19، الفرقان، تحت الآیۃ:75، 285/6)

* * *

709۔ ”میرا ایک بھائی ہے جو میرے نزدیک بڑی عزت وعظمت رکھتا ہے اور میرے نزدیک اس کی عظمت کی وجہ اس کی نظر میں دنیا کا حقیر ہونا ہے۔“ (صفۃ الصفوہ، 78/2)

* * *

710۔ ”جسے حُسنِ خُلق اور نرمی عطا کی گئی اسے تمام بھلائی وراحت دی گئی اور دنیا و آخرت میں اس کا حال بہتر ہوگا اور جو حُسنِ خُلق و بھلائی سے محروم رہا تو یہ ہر بُرائی و مصیبت کا راستہ ہے مگر وہ جسے اللہ اس سے محفوظ رکھے۔“(حلیۃ الاولیاء، 218/3، رقم:3762)

* * *

711۔ عبید اللہ بن ولید کا بیان ہے کہ حضرتِ محمد بن علی باقر رحمۃُ اللہِ علیہ نے ہم سے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنی خواہش کے مطابق کچھ لے سکتا ہے؟“ ہم نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: ”پھر تمہارے درمیان وہ بھائی چارہ نہیں جیسا تم گمان کرتے ہو۔“
(حلیۃ الاولیاء، 218/3، رقم:3763)

* * *

712۔ ”تمہارے بھائی کے دل میں تمہاری کتنی محبت ہے اس کا اندازہ تم اس بات سے لگاؤ کہ اپنے بھائی کی تمہارے دل میں کتنی محبت ہے۔“(صفۃ الصفوہ، 79/2)

* * *

713۔ جابر جُعفی سے فرمایا: ”اے جابر! دنیا کو اُس مقام کی طرح سمجھ، جہاں تو کچھ دیر کے لئے ٹھہرا پھر کُوچ کر گیا یا اُس مال کی طرح سمجھ جسے تو نے خواب میں پایا لیکن جب آنکھ کھلی تو تیرے ہاتھ میں کچھ نہ تھا۔ دنیا عقل مندوں اور معرفتِ الٰہی رکھنے والوں کے لئے سائے کی مانند ہے۔ پس تو اللہ پاک سے اپنے دین و عقل کی حفاظت کا سوال کر۔“(حلیۃ الاولیاء، 218/3، رقم:3765)

* * *

714۔ اپنی پسندیدہ چیزوں میں ہم اللہ پاک کی عبادت کرتے ہیں اگر کوئی چیز ہماری پسند کے خلاف واقع ہو تو اللہ پاک کی پسندیدہ چیزوں میں ہم اس کی نافرمانی نہیں کرتے۔
(شعب الایمان، 244/7، حدیث:10171)

715۔ ”اللہ پاک کو سب سے زیادہ محبوب اس سے سوال کرنا اور مانگنا ہے اور قضا کو دعا ہی سے ٹالا جاسکتا ہے۔ سب سے زیادہ جلد حصولِ ثواب کا باعث بننے والا عمل صِلہ رِحمی ہے اور سب سے زیادہ جلد سزا کا سبب بننے والا عمل بغاوت و سرکشی ہے۔ آدمی کے عیب دار ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ لوگوں میں اس عیب کو دیکھے جسے خود میں دیکھنے سے اندھا ہو اور لوگوں کو اس چیز کا حکم دے جسے خود سے دور نہیں کرسکتا اور اپنے ہم نشینوں کو بلا وجہ تکلیف پہنچائے۔“(البدایہ والنہایہ،457/6)
(فیضانِ امام باقر علیہ الرحمہ)

* * *

716: ظاہری وضو پانی سے ہوتا ہے اور باطنی وضو توبہ سے ہوتا ہے۔

* * *

717: گناہ ایک ایسی زنجیر ہے جو بندے کو نیکیوں اور اطاعتِ الٰہی کے راستے پر چلنے سے روک دیتی ہے۔

اقوال کا انسائیکلوپیڈیا

718۔ شیطان سب سے پہلے انسانی شرم و حیا پر ضرب لگاتا ہے تاکہ وہ بے حیا ہوکر آسانی سے گناہ کرسکے۔

* * *

719۔ جو شخص علم رکھتا ہے اس پر عمل نہیں کرتا وہ اس بیمار کی مانند ہے جس کے پاس دوا ہے اور وہ اسے استعمال نہیں کرتا۔

* * *

720۔ تجربہ اور جذبہ مل کر نظریہ تشکیل دیتے ہیں۔

* * *

721۔ دنیا میں سب سے کمزور وہ ہے جو اپنی خواہش پر قابو نہ رکھ سکے، اور قوی وہ ہے جو ضبط کی قوت رکھتا ہے۔

* * *

722۔ دنیا کو عشرت کدہ قرار دینے والو! بہت جلد تم ماتم کدہ کی حقیقت کو از خود تسلیم کرلو گے۔

* * *

723۔ جس پیمانے سے تم ناپتے ہو، اس سے تمہارے واسطے ناپا جائے گا۔

* * *

724۔ جو اپنے آپ کو بڑا بنالے گا وہ چھوٹا کیا جائے گا، اور جو کوئی چھوٹا بنائے گا اُسے بڑا کیا جائے گا۔

* * *

725۔ نیک عمل وہ ہے جو لوگوں کی تعریف سے بے نیاز ہو کر کیا جائے۔

* * *

726۔ تجھے کیا ضرر ہے، اگر دنیا تجھے نہ جانے جبکہ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول و محمود و مظفر و منصور ہے۔

* * *

727۔ جب تم روزہ رکھو تو بھوکوں کی طرح اپنی صورت نہ بناؤ تاکہ لوگ تمہیں روزے دار جانیں جو ایسا کرتے ہیں وہ اپنا اجر پا چکے ہیں۔

* * *

728۔ مانگو تو تمہیں دیا جائے گا، ڈھونڈو تو پاؤ گے دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے لیے کھولا جائے گا۔

* * *

729۔ میٹھے بول غصہ کو رفع کرتے ہیں۔

730۔ جب انسان کی روش اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہوتی ہے تو وہ دشمنوں کو دوست بنا لیتا ہے۔

* * *

731۔ اپنے ہمسایہ کے گھر جانے سے اپنے پاؤں کو اکثر باز رکھ، ایسا نہ ہو کہ وہ تنگ آکر تجھ سے کینہ رکھے۔

* * *

732۔ عمدہ تعلیم سب سے اچھا جہیز ہے۔

* * *

733۔ دغا کی روٹی آدمی کو میٹھی لگتی ہے، مگر آخر اس کا منہ کنکروں سے بھر جاتا ہے۔

* * *

734۔ بے وقوف کو اس کی حماقت کے مانند جواب مت دے، ایسا نہ ہو کہ تو بھی اُس کی مانند ہو جائے۔

* * *

735۔ جاہل اپنے دل میں جو کچھ ہے ظاہر کرتا ہے مگر دانشمند اُسے آخر موقع تک چھپائے رکھتا ہے۔

* * *

736۔ خدا کا پکڑا کوئی چھڑا نہیں سکتا۔

* * *

737۔ بہادری یہ ہے کہ مصیبت کے وقت صبر سے کام لیا جائے۔

* * *

738۔ حکمت اور دانائی گدا کو شاہ بنا دیتی ہے۔

* * *

739۔ مشکلات سے مت گھبراؤ کیونکہ ستارے اندھیرے ہی میں چمکتے ہیں۔

740۔ امیر کا تکبر تو بُرا ہی ہے لیکن غریب کا تکبر اس سے بھی بُرا ہے۔

* * *

741۔ انسان کو چاہیے کہ وہ مرے ہوئے لوگوں سے عبرت حاصل کرے۔

* * *

742۔ بوڑھے کی توبہ بھی خوب لیکن نوجوان کی خوب تر ہے۔

* * *

743۔ سحر خیزی میں پرندوں کا سبقت لے جانا تیرے لیے باعث شرم ہے۔

* * *

744۔ موت سے محبت کرو تو زندگی عطا کی جائے گی۔

* * *

745۔ ہر شے کے ثواب کا ایک اندازہ ہے مگر صبر کے ثواب کا کوئی اندازہ نہیں۔

* * *

746۔ دنیا کمانے کے خواہش مند کو علم پڑھانا راہزن کے ہاتھ میں تلوار فروخت کرنا ہے۔

* * *

747۔ دنیا جن کا سرمایہ ہے ان کے دین کا نقصان زبانیں بیان کرنے سے عاجز ہیں۔

* * *

748۔ زمانے کی گردش عجیب ہے اور حالات سے غفلت عجیب تر ہے۔

* * *

749۔ اپنے ہمسایہ سے نہ جھگڑو، کیونکہ نیکی رہ جائے گی اور لوگ چلے جائیں گے۔

* * *

750۔ انسان کی تمام آرزوئیں کبھی پوری نہیں ہوتیں۔

* * *

751۔ ایسی غلطیوں سے بچو جن پر چشم پوشی نہ ہو سکے۔

* * *

752۔ ایسی لغزشوں سے بچو جو معاف نہ کی جائیں۔

* * *

753۔ جو شخص خود کسی منصب کا خواہش مند ہو اسے اس پر تعینات نہیں کرنا چاہیے۔

* * *

754۔ جو شر پیدا کر کے غالب آیا وہ غالب نہیں مغلوب ہے جو ناجائز طریق سے کامیاب ہوا، وہ کامیاب نہیں ناکام ہے۔

* * *

755۔ جس میں تکبر دیکھو سمجھ لو وہ احساس کمتری کا شکار ہے۔

* * *

756۔ کوئی نفع اس نفع کے برابر ہمہ گیر اور عام نہیں ہوتا جو بُردبار اور مہربان حاکم سے رعیت کو پہنچے۔

* * *

757۔ غازیوں کو اتنا لڑائی میں مصروف نہ رکھو کہ وہ اُکتا جائیں، انہیں چاہیے کہ ہر جنگ میں سچی لگن سے شریک ہوں۔

* * *

758۔ جس کی خدا مدد نہ کرے اس کے لیے فوج کی کثرت بیکار ہوتی ہے، اور جس کے ساتھ خدا وہ کبھی کم نہیں ہوتا۔

759۔ لوگوں کے معاملات وہی سنوار سکتے ہیں جو اپنے ارادے کے پکے ہوں اور کسی سے دھوکا نہ کھائیں۔

* * *

760۔ سائل کے سوال سے اس کی عقل کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

* * *

761۔ موت کا حریص بن، تجھے حیات عطا ہوگی۔

* * *

762۔ ندامت سال بھر کی جب زراعت کا وقت غفلت میں گزر جائے۔

* * *

763۔ ندامت عمر بھر جب بیوی سے موافقت نہ ہو۔

* * *

764۔ انسان کی سب سے بڑی تباہی یہ ہے کہ وہ آخرت کی تیاری نہ کرے، حالانکہ اس نے بڑی عمر پائی ہو۔

* * *

765۔ ایسی بات نہ کہو جو اس شخص کی سمجھ میں نہ آئے جس سے تم گفتگو کر رہے ہو۔

* * *

766۔ اپنا بوجھ خواہ کم ہو یا زیادہ دوسروں پر نہ ڈالو۔

* * *

767۔ اگر آنکھیں روشن ہوں تو ہر روز روزِ محشر ہے۔

* * *

768۔ اللہ کے ساتھ محبت کرنے والوں کو تنہائی محبوب ہوتی ہے۔

* * *

769۔ اگر تمہارے قلوب پاک ہو جائیں تو وہ اللہ تعالی کے کلام سے سیر نہیں ہوں گے۔

* * *

770۔ افسوس ہے کہ جانور تک اپنے مالک کو پہنچاتا ہے، مگر انسان اپنے مالکِ حقیقی کو نہیں پہچانتا۔

* * *

771۔ قومیں اس وقت تباہ و برباد ہوئیں جب اُن میں اختلاف برپا ہوا۔

* * *

772۔ جس نے جس قدر دنیا کو پہچانا اسی قدر اس سے بے رغبت ہوا۔

* * *

773۔ حقیر سے حقیر پیشہ ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے۔

* * *

774۔ حیا کے ساتھ تمام نیکیاں اور بے حیائی کے ساتھ تمام برائیاں وابستہ ہیں۔

* * *

775۔ دنیا میں بہترین شخص وہ ہے جو خدا پر بھروسہ رکھے۔

* * *

776۔ غمِ دنیا دل کو تاریک اور غمِ آخرت دل کو روشن کرتا ہے۔

* * *

777۔ کوئی مومن اپنے آپ کو حقیر و ذلیل نہ سمجھے۔

* * *

778۔ کسی کی غیبت سننا بھی غیبت کرنے کے زمرے میں ہے۔

* * *

779۔ کسی کی شہرت کی آواز سن کے دھوکے میں نہ آؤ۔

* * *

780۔ لوگ یتیم اس کو کہتے جس کا باپ زندہ نہ ہو لیکن میں یتیم اس کو کہتا ہوں جس نے علم حاصل نہ کیا ہو۔

* * *

781۔ ذلت اٹھانے سے بہتر ہے کہ تکلیف اٹھاؤ۔

* * *

782۔ مجرموں کو معاف کر دینا انہیں جرم پر دلیر بنانا ہے۔

* * *

783۔ مسلمان کے ہاتھ سے وفا کا دامن نہ چھوٹے۔

* * *

784۔ بڑا معاملہ امانت کا ہے تم اپنے آپ میں امانت کے اوصاف پیدا کرو، تمہاری روش امانت کے خلاف نہ ہو۔

* * *

785۔ بعض لوگوں کو آزمانے پر انہیں زہریلے جانوروں سے زیادہ ایزارساں پایا۔

* * *

786۔ آدمی جس چیز کو نہیں جانتا اس کا دشمن ہوتا ہے اور جسے جانتا ہے اس کا دوست ہوتا ہے۔

* * *

787۔ آہستگی سے کام کرنے والا کامیاب ہو چکا یا عنقریب کامیاب ہو گا اور جلد باز غلطی کر چکا یا جلد غلطی کرے گا۔

* * *

788۔ آدمی کی حماقت تین چیزوں سے معلوم ہوتی ہے:

1) فضول و بے معنی باتیں کرنا،

2) جو بات نہ پوچھے اس کا جواب دینا،

3) بے سوچے سمجھے ہر کام کو شروع کر دینا۔

* * *

789۔ وہ کام جس کے بارے میں تجھے علم نہیں کہ وہ کب پیش آئے گا مناسب ہے کہ تو اس کے پیش آنے سے پہلے اس کے لیے تیار ہو جا۔

* * *

790۔ جب کسی کو اقبال نصیب ہوتا ہے تو دوسروں کی خوبیاں بھی اس سے منسوب کر دی جاتی ہیں، اور جب زوال آتا ہے تو اس کی ذاتی خوبیوں کا بھی انکار کر دیا جاتا ہے۔

* * *

791۔ سچی بات کا دلوں پر ضرور اثر ہوتا ہے۔

* * *

792۔ صبر دشمنوں کو ذلیل کرتا ہے۔

* * *

793۔ وفائے عہد بزرگوں کی صفات میں سے ہے۔

* * *

794۔ نئی نسل کو چاہیے کہ اپنے بزرگوں اور اپنے سے پہلے لوگوں کی تعریف سے سبق حاصل کرے۔

* * *

795۔ جو لوگ تمہارے دوست بننا چاہتے ہیں ان کے دوست بنو عقل مند کہلاؤ گے۔

* * *

796۔ جس کے پاس عقل نہیں اس کے پاس ادب نہیں، جس کے پاس ہمت نہیں اس کے پاس کامیابی نہیں اور جس کے پاس دین نہیں اس کے پاس حیا نہیں ہے۔

* * *

797۔ جاہل کی عادت یہ ہوتی ہے کہ سننے سے پہلے جواب دینے لگتا ہے، سمجھنے سے پہلے جھگڑنے لگتا ہے اور جس چیز کے بارے میں نہیں جانتا اس کے بارے میں حکم لگاتا ہے۔

* * *

798۔ خود پسندی کے کئی درجے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ انسان کے برے اعمال اتنے مزین ہوں کہ وہ ان کو اچھا سمجھے اور اس عمل سے خوش ہو اور گمان کرے کہ اس نے بڑا اچھا عمل کیا ہے، اور ایک درجہ یہ ہے کہ ایمان کو اپنے خدا پر احسان جتائے حالانکہ اس سلسلے میں اس پر خدا کا احسان ہے۔

* * *

799۔ دوستوں سے انکساری کے ساتھ، دشمنوں سے ہوشیاری کے ساتھ اور عام لوگوں سے کشادہ روی سے ملو۔

* * *

800۔ اگر جاہل زبان بند رکھے تو اختلافات نہ ہوں گے۔

* * *

801۔ علم کی زینت انکسار ہے۔

802۔ فاسد طبیعتوں میں حکمت کا اثر نہیں ہوتا۔

* * *

803۔ والدین کی نافرمانی قلتِ روزی اور ذلت و رسوائی کا سبب ہوتا ہے۔

* * *

804۔ نیک لوگوں کو دوست رکھنے میں ثواب ہے۔

* * *

805۔ بلاوجہ ہنسنا جہالت کی دلیل ہے۔

* * *

806۔ کوئی کتنا ہی بڑا آدمی کیوں نہ ہو جب وہ حق کو چھوڑ دے گا ذلیل ہو جائے گا۔

* * *

807۔ معمولی آدمی کے ساتھ حق ہو تو وہی کافی ہے۔

* * *

808۔ جاہل کی دوستی مصیبت ہے۔

* * *

809۔ غمگین کے سامنے ہنسنا بے ادبی اور بے عملی ہے۔

* * *

810۔ تواضع ایسی نعمت ہے جس پر حسد نہیں کیا جا سکتا۔

* * *

811۔ اس انداز سے کسی کی تعظیم نہ کرو جسے وہ بُرا سمجھے۔

* * *

812۔ گناہ کو معمولی جاننے سے ہی انسان گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔

* * *

813۔ گناہ گار کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ مصیبت آنے پر شکوہ کرے۔

* * *

814۔ دنیا سے لاتعلقی یہ ہے کہ اس میں سے ضروری چیزیں لے لو اور غیر ضروری چھوڑ دو۔

* * *

815۔ دنیا کے طلبگار کے دل میں علمِ نافع جگہ نہیں پاتا۔

* * *

816۔ جس عہدہ اور خدمت کی تم میں قابلیت نہ ہو اسے ہرگز قبول نہ کرو۔

* * *

817۔ شاگردوں کے ساتھ ایسے خلوص و محبت سے پیش آؤ کہ کوئی دیکھے تو کہے کہ یہ اس کی اولاد ہے۔

* * *

818۔ جو لوگ آدابِ مناظرہ سے واقف نہ ہوں یا مجادلہ و مکابرہ کے رنگ میں بحث کرنا چاہیں ان سے گفتگو نہ کرو۔

* * *

819۔ خلوت میں حق تعالیٰ کے ساتھ مؤدب رہنا کمالِ خلوت ہے۔

* * *

820۔ جو شخص علم کا مزاج نہیں رکھتا اس کے سامنے علمی گفتگو کرنا گویا اس کو اذیت دینا ہے۔

* * *

821۔ مسجد میں منافقوں کی حالت وہی ہوتی ہے جیسی چڑیوں کی پنجرے میں کہ دروازے کھلتے ہی اُڑ

جاتی ہیں۔

* * *

822۔ جس بات سے تم دوسروں کو روک رہے ہو اسے خود بھی نہ کرو۔

* * *

823۔ لوگوں کے پاس اپنی ضرورتیں بہت کم لے کر جاؤ کیوں کہ اس میں ذلت اور رسوائی ہے۔

* * *

824۔ پست خیال، آوارہ مزاج اور فحش لوگوں سے دور رہو۔

* * *

825۔ ظالم کا ہاتھ پکڑو اور اسے ظلم سے روکو۔

* * *

826۔ جس ماں کا بچہ گُم ہو جائے اسے نوحہ یاد دلانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

* * *

827۔ علم کا پھول جتنا کِھلتا جائے گا اس کی خوشبو بڑھتی جائے گی۔

* * *

828۔ جب کام زیادہ ہوں تو پہلے سب سے اہم کام کو ترجیح دو۔

* * *

829۔ جو تمہارے ایسے اوصاف بیان کرے جو تم میں نہ ہوں تو وہ تمہارے ایسے عیوب بھی بیان کرے گا جو تم میں نہیں۔

* * *

830۔ جب تیرے دوست کو حکومت مِل جائے تو جس قدر محبت اس کو تیرے ساتھ پہلے تھی اس کے

دسویں حصے پر بھی راضی ہو جا۔

* * *

831۔عالم جہل کو جہالت سمجھتا ہے اور جاہل علم کو۔

* * *

832۔جب تمہارا دوست تمہارے دشمن کی بات مانے تو وہ دونوں دشمنی میں شریک ہو گئے۔

* * *

833۔ایک شریر شخص کو علم کا ہتھیار اور زیادہ موذی بنا دیتا ہے۔

* * *

834۔جس پر دنیا کی محبت غالب ہوتی ہے وہ اہلِ دنیا کا غلام ہے۔

* * *

835۔میں اپنی بات کو صحیح سمجھتا ہوں مگر اس میں غلطی کا امکان تسلیم کرتا ہوں، دوسروں کی بات کو غلط سمجھتا ہوں مگر اس میں صحت کا امکان تسلیم کرتا ہوں۔

* * *

836۔سب کو خوش رکھنا بہت مشکل ہے اس لیے صرف اللہ تعالیٰ ہی سے اپنا معاملہ رکھو اور کسی کی خوشی اور ناخوشی کی پرواہ نہ کرو۔

* * *

837۔جس میں شرم و حیا نہیں اس کی صحبت قیامت میں باعثِ ندامت ہوگی۔

* * *

838۔آدمیوں کو ادب سکھانا جانوروں کو ادب سکھانے سے زیادہ دشوار ہے۔

* * *

839۔ علم کا مزہ اسے آتا ہے جس نے تنگدستی کے باوجود علم سیکھا ہو۔

* * *

840۔ جس طرح بصارت کی ایک حد ہوتی ہے اسی طرح عقل کی بھی ایک حد ہوتی ہے جہاں وہ ٹھہر جاتی ہے۔

* * *

841۔ فضل اور عقل والوں میں علم، قرابت کا ذریعہ ہے۔

* * *

842۔ قرآن مجید ایک ایسا دریچہ ہے جس سے ہم اگلی دنیا کو دیکھ سکتے ہیں۔

* * *

843۔ سعادت اور راحت بغیر تکلیف اور مصیبت کے حاصل نہیں ہو سکتی۔

* * *

844۔ جاہل اور عالم کے درمیان اتنا ہی فرق ہے جتنا کہ مٹی اور سونے کے درمیان۔

* * *

845۔ طلبِ صادق ہو تو راہِ حق کے دروازے خود بخود کُھل جاتے ہیں اور منزلِ مقصود سامنے آجاتی ہے۔

* * *

846۔ ہمیشہ سچ کا ساتھ دو سچ تمہارا ساتھ دے گا۔

* * *

847۔ موت کو بھولنے والا کبھی بھی کامیاب زندگی نہیں گزار سکتا۔

* * *

848۔ بزرگوں کی مجلس میں جہاں جگہ ملے بیٹھ جاؤ۔

* * *

849۔ تارکِ دنیا تہجد گزار اور نفسیاتی لذتوں سے پاک فرد کو قلندر کہتے ہیں۔

* * *

850۔ قلندر کو جو روحانی فتوحات حاصل ہوتی ہیں وہ کسی بادشاہ کی فوجیں بھی حاصل نہیں کر سکتی۔

* * *

851۔ بغیر حاجت اور بغیر ضرورت کے زبان سے کچھ کہنا اپنے آپ کو رسوائی سے دوچار کرنا ہے۔

* * *

852۔ درویش فاقے سے مرجاتے تھے مگر لذتِ نفس کے لیے قرض نہیں لیتے۔

* * *

853۔ جو تجھ سے خوف کھاتا ہے تو اس سے ہر وقت ڈرتا رہ۔

* * *

854۔ علم کی عظمت حلم سے ہوتی ہے اور حلم کی عظمت علم سے ہوتی ہے۔

* * *

855۔ غم سے روح میں توانائی آتی ہے۔

* * *

856۔ عقل مند بولنے سے پہلے سوچتا ہے اور بیوقوف بولنے کے بعد سوچتا ہے۔

* * *

857۔ انسان کو بھیڑوں سے سبق سیکھنا چاہیے بھیڑ جب اپنے چرواہے کی آواز سنتی ہے تو چرنا چھوڑ دیتی ہے اور چرواہا جس جانب اشارہ کرتا ہے وہ اس جانب چل پڑتی ہے جبکہ انسان اپنے نفس کی اطاعت میں

اللہ تعالیٰ کے حکم کو ماننے سے انکار کر دیتا ہے۔

* * *

858۔ میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ اس نے دنیا طلب کی ہو اور اسے عاقبت بھی مِل گئی ہو۔

* * *

859۔ جو وقت گزر گیا اس پر مت پچھتاؤ جو وقت آنے والا ہے کہ اس کا اندیشہ نہ کرو جو وقت موجود ہے اس کی قدر کرو اور حفاظت کرو۔

* * *

860۔ یقین پر شک کو ترجیح نہ دو۔

* * *

861۔ کان کی توبہ بے ہودہ کلام نہ سننے میں ہے۔

* * *

862۔ جھوٹوں کی توبہ یہ ہے کہ گناہ کئے جائیں اور استغفار پڑھتے جائیں۔

* * *

863۔ ایک معمولی نان بائی ہیرے کی قیمت کیا جانے اس کا مول تو کسی جوہری سے لگوانا چاہیے۔

* * *

864۔ دعا کے وقت گناہ کا خیال دل میں لانے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی رحمت پر نظر رکھنی چاہیے۔

* * *

865۔ درویش، دوست اور دشمن دونوں کا یکساں دوست ہوتا ہے۔

* * *

866۔ درویشوں کا راستہ عوام کے راستوں سے مختلف ہے۔

867۔ جو تائب ہوتا ہے اسے اطاعت سے پورا ذوق حاصل ہوتا ہے۔

* * *

868۔ جو گناہ میں مشغول ہوتا ہے اسے اطاعت کا ذوق کبھی حاصل نہیں ہوتا۔

* * *

869۔ جب وقت گزر جائے تو ہرگز واپس نہیں ہو سکتا اس لیے کوئی چیز وقت سے زیادہ عزیز اور بیش قیمت نہیں ہے۔

* * *

870۔ اصل عاشق وہی ہے جو اپنے محبوب کے تصور سے مست و بے خود ہو اور ہر کام سے ناآشنا بن جائے۔

* * *

871۔ دوسروں کی خاطر زندگی بسر کرنے میں عجیب ہی مزا ہے۔

* * *

872۔ دنیا میں بے شمار عالِم ایسے ہیں جو بادشاہوں کے پاس دِین لے کر جاتے ہیں لیکن جب بادشاہ کے محل سے لوٹتے ہیں تو اپنا دِین وہیں چھوڑ آتے ہیں۔

* * *

873۔ جس نے بخیل سے سوال کیا اس نے خود کو ذلیل اور رسوا کیا۔

* * *

874۔ جس کا غصہ زیادہ ہے اس کے دوست تھوڑے ہیں۔

* * *

875۔ مخدوم بننے کے بجائے ہمیشہ خادم بننے کی کوشش کرو۔

876۔ جو محبت کا دعویٰ کرے اور محبوب کے سوا کسی اور چیز میں مشغول ہو جائے یا اس چیز کے علاوہ اور چیز طلب کرے وہ تمسخر کرتا ہے۔

* * *

877۔ جو لوگ یقین کے ساتھ اپنے سفر پر روانہ ہوتے ہیں وہ اپنے محبوب سے ضرور واصل ہوتے ہیں۔

* * *

878۔ جہاں کہیں میٹھا چشمہ ہو ہر کوئی اسی طرف جاتا ہے۔

* * *

879۔ پردیسی مسافر کی بھی جہاں خدمت ہو وہیں وہ ڈیرہ لگاتا ہے۔

* * *

880۔ جب محبوب چارہ ساز بن جائے تو دل کا ہر آزار ختم ہو جاتا ہے۔

* * *

ہماری اردو کتابیں:

(1) بہار تحریر-عبد مصطفی آفیشل

علمی تحقیق اور اصلاحی تحریروں پر مشتمل ایک گلدستہ جس کے اب تک چودہ حصے شائع ہو چکے ہیں۔ ہر حصے میں پچیس تحریریں ہیں جو مختلف موضوعات پر ہیں۔

(2) اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا جائز نہیں ہے۔

(3) اذان بلال اور سورج کا نکلنا-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک واقعے کی تحقیق پیش کی گئی ہے جس میں حضرت بلال کے اذان نہ دینے پر سورج نہ نکلنے کا ذکر ہے۔

(4) عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی احباب کے مضامین شامل کیے گئے ہیں جو عشق مجازی کے تعلق سے ہیں، عشق مجازی کے مختلف پہلوؤں پر یہ ایک حسین سنگم ہے۔

(5) گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!-عبد مصطفی آفیشل

اس مختصر سے رسالے میں گانے بجانے کی مذمت پر کلام کیا گیا ہے اور گانوں کے کفریہ اشعار بیان کئے گئے ہیں جسے پڑھ کر کئی لوگوں نے گانے بجانے سے توبہ کی ہے۔

(6) شب معراج غوث پاک-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک مشہور واقعے کی تحقیق بیان کی گئی ہے جس میں حضرت غوث اعظم کی شب معراج ہمارے نبی علیہ السلام سے ملنے کا ذکر ہے۔

(7) شب معراج نعلین عرش پر-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک واقعے کی تحقیق پیش کی گئی ہے جس میں معراج کی شب حضور نبی کریم علیہ السلام کا نعلین پہن کر عرش پر جانے کا ذکر ہے۔

(8) حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں حضرت اویس قرنی کے اپنے دندان شہید کر دینے والے واقعے کی تحقیق بیان کی گئی ہے اور ساتھ یہ بھی کہ اللہ کے آخری رسول علیہ السلام کے دندان شہید ہوئے تھے یا نہیں اور ہوئے تو اس کی کیفیت کیا تھی اور کئی تحقیقی نکات شامل بیان ہیں۔

(9) ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ مجموعہ ہے ان فتاوی کا جو حضرت علامہ مفتی وقار الدین قادری علیہ الرحمہ نے ڈاکٹر طاہر القادری کے لیے لکھے ہیں، یہ فتاوی ڈاکٹر طاہر القادری کی گمراہی ثابت کرتے ہیں۔

(10) مقرر کیسا ہو؟-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں آپ پڑھیں گے کہ تقریر کرنے کا اہل کون ہے، یہ کس کے لیے جائز ہے اور ایک مقرر کے اندر کون کون سی باتیں ہونی چاہییں۔

(11) غیر صحابہ میں ترضی-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ صحابہ کے علاوہ بھی ترضی (یعنی رضی اللہ تعالی عنہ) کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

(12) اختلاف اختلاف اختلاف-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اہل سنت میں موجود فروعی اختلافات کے حوالے سے ہے، اس میں اس بات کا بیان ہے کہ جب کبھی علمائے اہل سنت کے مابین کوئی مسئلہ اختلافی ہو جائے تو اس میں کیسی روش اختیار کی جانی چاہیے۔

(13) چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ-عبد مصطفی آفیشل

واقعات کربلا کے حوالے سے اہل سنت میں بے شمار واقعات ایسے آ گئے ہیں جو شیعوں کی پیداوار ہیں، اس رسالے میں ہم نے چند واقعات کی تحقیق پیش کی ہے جو کہ اپنی نوعیت کا منفرد کام ہے، اس تحقیقی رسالے میں کئی علمی نکات مرقوم ہیں۔

(14) بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)-کنیز اختر

عورتوں کی زندگی میں پیدائش سے لے کر نکاح اور پھر بعدہ کے معاملات کی اصلاح کے لیے اس رسالے کو ایک الگ انداز میں لکھا گیا ہے۔

(15) سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)-عبد مصطفی آفیشل

اسلام میں جنسی تعلقات اور اس حوالے سے جدید مسائل پر یہ رسالہ بڑے ہی عام فہم انداز میں لکھا گیا ہے اور آسان ہونے کے ساتھ ساتھ یہ رسالہ دلائل سے بھی مزین ہے۔

(16) حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق-عبد مصطفی آفیشل

حضرت ایوب علیہ السلام کے متعلق مشہور واقعات کی تحقیق پر یہ رسالہ لکھا گیا ہے، کئی حوالوں سے اصل روایات اور ان کی کیفیت کو انبیا کی عظمت کو مدنظر رکھتے ہوئے بیان کیا گیا ہے۔

(17) عورت کا جنازہ-جناب غزل صاحبہ

عورت کے جنازے کو کون کون دیکھ سکتا ہے؟ کون کون کندھا دے سکتا ہے؟ کیا شوہر کندھا نہیں دے سکتا؟ اور ایسے کئی سوالات کے جوابات آپ کو اس رسالے میں ملیں گے۔

(18) ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی-عبد مصطفی آفیشل

ایک عاشق کی بڑی دل چسپ کہانی ہے جس میں مزاح ہے، تفریح ہے، سبق ہے اور عبرت ہے۔ اس واقعے کو علامہ ابن جوزی کی کتاب ذم الھوی سے لیا گیا ہے۔

(19) آئیے نماز سیکھیں-عبد مصطفی آفیشل

اس کتاب میں نماز پڑھنے اور اس سے متعلق زیادہ سے زیادہ مسائل کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اصطلاحات کو آسان انداز میں بیان کیا گیا

ہے،اس کے اگلے حصوں پر بھی کام جاری ہے۔

(20)قیامت کے دن لوگوں کو کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں اس بات کی تفصیل بیان کی گئی ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو ماں کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا یا باپ کے نام سے

(21)محرم میں نکاح-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں بیان کیا گیا ہے کہ ماہ محرم الحرام میں بھی نکاح جائز ہے اور اسے ناجائز کہنا بالکل غلط ہے، محرم میں غم منانا یہ کوئی اسلامی رسم نہیں اور چاہے گھر بنانا ہو یا مچھلی، انڈہ اور گوشت وغیرہ کھانا سب محرم میں جائز ہیں۔

(22)روایتوں کی تحقیق (پہلا حصہ)-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اہل سنت میں مشہور روایتوں کی تحقیق پر مشتمل ہے،اس میں روایتوں کی تحقیق بیان کی گئی ہے۔صحیح روایتوں کی صحت پر اور باطل روایتوں کے موضوع و بے اصل ہونے پر دلائل پیش کیے گئے ہیں،اس کے اور بھی حصوں پر کام جاری ہے۔

(23)روایتوں کی تحقیق (دوسرا حصہ)-عبد مصطفی آفیشل

یہ روایتوں کی تحقیق کا دوسرا حصہ ہے،اس کے اور بھی حصوں پر کام جاری ہے۔

(24)بریک اپ کے بعد کیا کریں؟-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ ان نوجوانوں کے لیے لکھا گیا ہے جو عشق مجازی میں دھوکا کھا کر اپنی زندگی کے سفر کو جاری رکھنے کے لیے راہ تلاش کر رہے ہیں۔

(25)ایک نکاح ایسا بھی-عبد مصطفی آفیشل

یہ ایک سچی کہانی ہے، ایک نکاح کی کہانی،اس میں جہاں اسلامی طریقے سے نکاح کو بیان کیا گیا ہے وہیں اس پر عمل کی کوشش بھی کی گئی ہے، ہے تو یہ ایک کہانی پر اس میں آپ تحقیقی نکات بھی ملاحظہ فرمائیں گے۔

(26)کافر سے سود-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں آپ پڑھیں گے کہ ایک کافر اور مسلمان کے درمیان سود کی کیا صورتیں ہیں؟ اور ساتھ ہی لون، بینک اور ڈاک سے ملنے والے منافع پر علمائے اہل سنت کی تحقیق بھی شامل رسالہ ہے۔

(27)میں خان تو انصاری-عبد مصطفی آفیشل

اسلام میں قوم، ذات اور برادری وغیرہ کی اصل پر یہ ایک تحقیقی کتاب ہے،اس مساوات کو قائم کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، کفو کے مسئلے پر تحقیقی مواد بھی شامل کتاب ہے۔

(28)روایتوں کی تحقیق (تیسرا حصہ)-عبد مصطفی آفیشل

یہ روایتوں کی تحقیق کا تیسرا حصہ ہے،اس کے دو حصوں کا ذکر ہم کر آئے ہیں،اس کے چوتھے حصے پر کام جاری ہے۔

(29)جرمانہ-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ مالی جرمانے کے متعلق لکھا گیا ہے۔مالی جرمانہ فقہ حنفی میں جائز نہیں ہے اور اسے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔

(30) لاالہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ ؟-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اولیا کی ایک خاص حالت کے بیان میں ہے جسے "سکر" اور "شطحیات" وغیرہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔اس تعلق سے اہل سنت کے معتدل موقف کو دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ ان کے لیے دعوت فکر ہے جو افراط و تفریط کے شکار ہیں۔

(31) تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام-عرفان برکاتی

یہ اعلی حضرت، امام احمد رضا بریلوی کی کتاب شمول الاسلام پر تخریج ہے۔

(32) اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)-عرفان برکاتی

اس کتاب میں اصلاح معاشرہ کے لیے احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے۔اصلاح معاشرہ کے حوالے سے یہ ایک اچھی کتاب ہے۔

(33) کلام عبید رضا-عبد مصطفی آفیشل

یہ الحاج اویس رضا قادری پاکستانی کے کلام کا مجموعہ ہے۔

(34) مسائل شریعت (جلد 1)-سید محمد سکندر وارثی

اس کتاب میں تقریباً سات سو سوال جواب ہیں۔روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے مسائل کثرت سے موجود ہیں۔فقہ حنفی کی روشنی میں مسائل کو بڑے اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

(35) اے گروہ علما کہہ دو میں نہیں جانتا-مولانا حسن نوری گونڈوی

یہ مختصر سا رسالہ ایک اہم پیغام پر مشتمل ہے کہ علما و عوام سب کو چاہیے کہ لاعلمی کا اعتراف کرنے کی عادت ڈالیں اور جہاں علم نہ ہو وہاں تکلف کر کے جواب نہ دیتے ہوئے کہہ دیا جائے کہ میں نہیں جانتا۔

(36) سفر نامہ بلاد خمسہ-عبد مصطفی آفیشل

یہ ایک سفرنامہ ہے، ہندستان کے پانچ بلاد کے سفر کے احوال پر مشتمل ہے۔اس کے مطالعے سے جہاں آپ پانچ بلاد کے متعلق معلومات حاصل کریں گے وہیں کئی علمی نکات بھی آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔

(37) منصور حلاج۔عبد مصطفی آفیشل

یہ مختصر سا رسالہ حضرت منصور حلاج رحمہ اللہ کے حالات پر ہے جس میں علماے اہل سنت کی تحقیق کو بیان کیا گیا ہے اور حضرت منصور حلاج کے بارے میں رکھے جانے والے نظریات کو پیش کر کے جائزہ لیا گیا ہے۔

(38) مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں

اس رسالے میں علامہ وقار رضا القادری المدنی سلمہ الباری نے امام احمد بن حنبل کے صحابہ کرام کے متعلق نظریات کو پیش کیا ہے اور حضرت امیر معاویہ کے حوالے سے بھی کلام کیا گیا ہے۔

(39) مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں۔مولانا محمد ثقلین ترابی نوری، مولانا محمد سلیم رضوی

یہ کتاب شہزادۂ اعلی حضرت، حضور مفتی اعظم ہند کی سیرت اور کردار پر لکھا گیا ہے۔

(40)سفرنامہ عرب۔ مفتی خالدایوب مصباحی شیرانی

یہ مفتی خالدایوب مصباحی کا ملک عرب کے سفر کے دوران لکھا گیا سفرنامہ ہے۔

(41)تحریرات لقمان-علامہ قاری لقمان شاہد

مختلف موضوعات پر مشتمل یہ نہایت عمدہ کتاب ہے۔اس کتاب کو سیکڑوں کتابوں کا نچوڑ کہا جا سکتا ہے۔یہ اصل میں علامہ لقمان شاہد صاحب کی فیس بک پر تقریبا8 سال کی گئی پوسٹوں کا مجموعہ ہے۔

(42)من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق-زبیر جمالوی

یہ رسالہ مشہور روایت "من سب نبیا فاقتلوہ" کی تحقیق پر لکھا گیا ہے جس میں اس روایت کی سند پر تحقیقی کلام کیا گیا ہے۔

(43)ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت۔ مفتی خالدایوب مصباحی شیرانی

اس رسالے میں ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔اس قدر کتابیں ڈاکٹر صاحب نے نہیں لکھی ہیں بلکہ دوسروں کی محنتوں کو اپنے نام کیا ہے۔

(44)فرضی قبریں۔عبد مصطفی آفیشل

اس کتاب میں علمائے اہل سنت کے 20 سے زائد حوالوں سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ فرضی قبریں، مزارات وغیرہ بنانا اور ان کے ساتھ اصل جیسے معاملات کرنا حرام ہے۔

(45)سنی کون؟ وہابی کون؟۔عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ بہت عام فہم زبان میں لکھا گیا ہے تاکہ سنی اور وہابی کے درمیان اصل اختلاف کی نوعیت ہر کوئی سمجھ سکے۔

(46)علم نور ہے۔ محمد شعیب جلالی عطاری

اس میں علم دین کے فضائل، علم کے حصول اور علم دین کے فروغ کے حوالے سے قرآن وسنت سے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔

(47)یہ بھی ضروری ہے۔ محمد حاشر عطاری

یہ رسالہ تبلیغ دین کی اہمیت پر لکھا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ "یہ (تبلیغ دین) بھی ضروری ہے"

(48)مومن ہو نہیں سکتا۔فہیم جیلانی مصباحی

یہ رسالہ تین حدیثوں کی شرح پر مشتمل ہے جو ان الفاظ کے ساتھ روایت کی گئی ہیں کہ "تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن ہو نہیں سکتا...الخ"

(49)جہان حکمت۔ محمد سلیم رضوی

یہ کتاب اولیائے کرام کے اقوال پر مشتمل ہے۔کئی کتابوں میں سے منتخب اقوال کو اس میں شامل کیا گیا ہے۔جذبے کو بیدار کرنے کے لیے اور کئی امور میں ان اقوال کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

(50)ماہ صفر کی تحقیق۔مولانا محمد نیاز عطاری

اس رسالے میں ماہ صفر کے حوالے سے جو غلط فہمیاں عام ہیں ان کی اصلاح کی گئی ہے۔

(51)فضائل و مناقب امام حسین۔ڈاکٹر فیض احمد چشتی

اس کتاب میں امام حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب بیان کیے گئے ہیں اور ساتھ میں واقعۂ کربلا پر بھی بیان موجود ہے۔

(52)شانِ صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر۔امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ

اردو ترجمہ، تشریح اور تخریج ابو حامد عمران رضا عطاری المدنی نے کی ہے۔

(53)تحریرات بلال۔مولانا محمد بلال ناصر

یہ کتاب مولانا محمد بلال ناصر کی تحریروں کا مجموعہ ہے۔مختلف موضوعات پر تحریریں آپ اس میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

(54)معارف اعلی حضرت

اس کتاب میں کئی لکھاری حضرات کے مضامین کو شامل کیا گیا ہے۔اعلی حضرت رحمہ اللہ تعالی کی سیرت اور ان کے اوصاف پر یہ ایک بہترین کتاب ہے۔

(55)نگارشات ہاشمی۔مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی

یہ کتاب مولانا محمد بلال شاہ ہاشمی کی تحریروں کا مجموعہ ہے۔مختلف موضوعات پر تحریریں آپ اس میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

(56)ماہنامہ التحقیقات۔ربیع الاول 1444ھ کا شمارہ

یہ ایک ماہنامہ ہے جو دار التّحقیقات انٹرنیشنل کی خوب صورت کاوش ہے۔مختلف موضوعات پر تحقیقی مضامین اس میں شامل کیے گئے ہیں۔

(57)حضرت امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں۔مبشر تنویر نقشبندی

50 سے زیادہ باحوالہ اقوال و فرامین؛
کیا فرماتے ہیں پہلی تین صدیوں کے اسلاف حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں؟ جانیں اس کتاب میں

(58)زرخانۂ اشرف۔محمد منیر احمد اشرفی

یہ کتاب محمد منیر احمد اشرفی کی تحریروں کا مجموعہ ہے۔700 سے زیادہ علمی اور اصلاحی تحریروں کو اس میں شامل کیا گیا ہے۔آخر میں ایک باب الگ سے بنایا گیا ہے جس میں مختصر تحریریں اور اقوال موجود ہیں۔

(59)حضرت خضر علیہ السلام۔ایک تحقیقی جائزہ

حضرت خضر علیہ السلام کون ہیں؟ نبی ہیں؟ فرشتے ہیں؟ ولی ہیں؟ ان کا نام کیا ہے؟ وغیرہ پر ایک تحقیقی پیشکش

(60)ایمان افروز تحاریر۔محمد ساجد مدنی

1200 سے زائد تحریروں کا مجموعہ؛ یہ سب مطالعے کے دوران نوٹ کیے گئے ہیں۔

(61)انبیا کا ذکر عبادت۔ایک حدیث کی تحقیق۔اسعد عطاری مدنی

یہ مختصر رسالہ ایک حدیث کی تحقیق پر مشتمل ہے۔انبیا کا ذکر عبادت ہے...الخ حدیث کی سند پر کلام کیا گیا ہے۔

(62)رشحات ابن حجر۔فرحان خان قادری (ابن حجر)

یہ کتاب سیکڑوں علمی اور تحقیقی تحریروں کا مجموعہ ہے۔

(63)تجلیات احسن (جلد 1)۔محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی

یہ کتاب جناب محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی کے مضامین کا مجموعہ ہے۔موضوعات بہت ہی عمدہ ہیں۔حالات حاضرہ کے حساب سے ہر مضمون قابل تعریف ہے۔

(64)درس ادب۔غلام معین الدین قادری

اساتذہ، والدین، دینی کتب وغیرہ کا ادب و احترام سکھاتی ایک کتاب۔قرآن و سنت اور بزرگوں کے واقعات و ارشادات سے سجائی گئی ایک مختصر تحریر

(65)تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)۔محمد شعیب عطاری جلالی

یہ جناب محمد شعیب عطاری جلالی کی علمی اور اصلاحی تحریروں کا مجموعہ ہے۔

(66)حق پرستی اور نفس پرستی۔علامہ طارق انور مصباحی

یہ ایک بہت علمی کتاب ہے۔افراط و تفریط کے شکار لوگوں کی سرکوبی کی گئی ہے اور بڑے اچھے انداز میں اعتدال کا پیغام دیا گیا ہے۔

(67)خوان حکمت۔محمد سلیم رضوی (یہ کتاب)

یہ کتاب 850 سے زائد اقوال کا مجموعہ ہے۔پر حکمت اقوال با حوالہ نقل کیے گئے ہیں۔بازار میں ملنے والی غیر معتبر اقوال سے متعلقہ کتب سے اسے انفرادیت حاصل ہے۔

DONATE

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

TO DONATE :

Account Details :

Airtel Payments Bank

Account No.: 9102520764

(Sabir Ansari)

IFSC Code : AIRP0000001

SCAN HERE

PhonePe G Pay Paytm **9102520764**

OUR DEPARTMENTS:

enikah
E NIKAH MATRIMONIAL SERVICE

SABIYA
SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

BOOKS
ROMAN BOOKS

PS graphics
PURE SUNNI GRAPHICS
GRAPHIC DESIGNING DEPARTMENT

ACAG MOVEMENT
TO CONNECT AHLE SUNNAT

/abdemustafaofficial

for more details WhatsApp on **+919102520764**

About us

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

(1) Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog. These articles are very useful and informative.

(2) Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Topics of our books are something different and many of them are based on current affairs. Islamic scholars from different countries are sending their books to publish on our platform. We want to make this platform, the biggest virtual library for Ahle Sunnat Wa Jama'at.

(4)E Nikah Matrimonial Service

India's #1 Sunni Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. It's especially for Sunni Muslims and here we don't allow any other sect. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.

(4) E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four womens at once, it's recommended to have more wives but nowadays it's rare because people started to dislike this beautiful Islamic culture. By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

(5) Roman Books

Roman Books is our very popular department. We are publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.Read more about us on our website,

visit : www.abdemustafa.in

AMO